سلسلۂ اشاعۃ العلوم حیدرآباد دکن نمبر (۱۱)

وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا

الحمد للہ والمنہ رسالہ مسائل حج وعمرہ مولفہ مولانا مولوی مفتی محمد سعد اللہ خان صاحب مرحوم

جسمیں

مناسک و فضائل حج وعمرہ و ممنوعات و مکروہات احرام و خطبہاے

حج و مقامات قبولیت دعا و بقاع متبرکہ وغیرہ معتبر کتب فقہ سے اخذ کر کے

نہایت خوبی کیساتھ بیان کئے گئے ہیں

مسمٰی بہ

زاد السبیل الی دار الخلیل

حسب منظوری مجلس اشاعۃ العلوم حیدرآباد دکن بعد ترتیب و تہذیب

باہتمام

جناب مولوی ابوالوفا سید ندیم اللہ حسینی صاحب بختیاری (مولوی فاضل)

مہتمم مجلس اشاعۃ العلوم

مطبع دائرۃ المعارف النظامیہ حیدرآباد دکن میں طبع ہوا

بار اول تعداد جلد (۱۰۰۰) (۲۱ رمضان شریف ۱۳۳۱ھ)

ذخیرہ

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

137055

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	۲	۳
۱۰	فصل چہارم - ممنوعات احرام کے بیان میں -	۴۰
۱۱	فصل پنجم - مکروہات احرام کے بیان میں -	۴۳
۱۲	فصل ششم - مباحات احرام کے بیان میں -	۴۴
۱۳	فصل ہفتم - طریقہ عمرہ کے بیان میں -	۴۷
۱۴	فصل ہشتم - ادائی حج کے طریقہ کے بیان میں -	۴۹
۱۵	فصل نہم - جنایات کے بیان میں -	۸۴
۱۶	فصل دہم - مسائل مختلفہ کے بیان میں -	۹۳
۱۷	خاتمہ - مکہ اور دیگر زیارات کے بیان میں -	۱۰۹
۱۸	مقصد دوم - زیارات مدینہ منورہ کے بیان میں -	۱۱۵

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شکر حق نعت محمد مصطفٰے ۔۔۔ بندۂ عاجز سے ہو کیونکر ادا

ہاں مگر اظہار اپنے عجز کا ۔۔۔ سب سے بہتر ہے بقول مصطفٰے[1]

اما بعد۔ بندہ سراپا گناہ محمد سعد اللہ عفا اللہ عنہ ما جناہ و وفقہ لما یحبہ ویرضاہ[2]۔ عرض کرتا ہے کہ جب یہ فقیر توفیق الٰہی سے سنہ بارہ سو ستر (۱۲۷۰ھ) ہجری میں حج کے ارادہ سے قصبہ دھولیہ تک پہنچا۔ یاران ہمدم و رفیقان راسخ قدم نے التماس کیا کہ مناسک حرمین کو اردو زبان میں لکھیے اور حج۔ عمرہ اور زیارات کے مسائل کو عام فہم عبارات میں بیان فرمائیے۔ تاکہ ناواقفوں کو ہدایت اور حجاج کو اعانت ہو لہذا اس عاجز نے اسی شب کو لکھنا شروع کیا۔ اور باوجود رواروی و بے سرو سامانی اور مرض و ناتوانی کے عین سفر بحر و بر میں کچھ کچھ لکھتا رہا۔ الحمد للہ کہ ہنوز بندر "مکلا" تک نہیں پہنچا تھا کہ رسالہ بتوفیق ایزدی تمام ہوا اور اس کا نام **زاد السبیل الی دار الخلیل** رکھا گیا۔

---

[1] وہ قول یہ ہے العجز عن الادراک عین الادراک ۱۲ منہ

[2] اس نے جو کچھ گناہ کیا اللہ اس کو اس سے معاف کرے اور جس بات کو خود دوست رکھتا اور پسند کرتا ہے اس کی اس کو توفیق دے ۱۲ منہ

Marfat.com

حق تعالے اپنے فضل و کرم سے اس کو مقصد قبول پر پہنچائے اور فقیر کو مع دوستان ہم سفر کے[1] حج مبرور نصیب فرمائے

اس رسالہ میں ایک مقدمہ اور دو مقصد ہیں۔

مقدمہ

(فرضیت حج و فضائل حج و عمرہ و طریقہ سفر کے بیان میں)

اور اس میں تین فصلیں ہیں!

فصل اول

(حج کی فرضیت کے بیان میں)

یقین کرنا چاہیے کہ حج بھی نماز روزہ اور زکوٰۃ کی طرح فرض عین اور ارکان اسلام سے ہے حق تعالے نے سورۂ آل عمران میں ارشاد فرمایا ہے۔

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا۔

خدا کی بندگی کے لیے ان لوگوں پر خانۂ کعبہ کا قصد کرنا فرض ہے جو اس گھر کی طرف راہ چلنے کی طاقت رکھتے ہیں۔

[1] الحمد للہ کہ اس رسالہ کے لکھنے کے بعد حق تعالے نے حج و زیارات سے مشرف کرایا اور اس میں مشاہدہ کے موافق بعد میں بعض جگہ اصلاح کرنے کا بھی اتفاق ہوا ۱۲ منہ

Marfat.com

اس حکم کو خدائے تعالیٰ نے کمال تاکید کے لیے خبر کی صورت میں بیان فرمایا ہے جیسا کہ اس آیت کریمہ۔

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ۔ | تم پر روزہ رکھنا مقرر کیا گیا۔

میں روزہ کی فرضیت بصورت خبر بیان فرمائی ہے ورنہ حقیقت میں امر مقصود ہے۔

کہتے ہیں کہ جب یہ آیت (وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ الخ) نازل ہوئی حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب قوموں کو جمع کر کے اس کا حکم سنایا اس کو مسلمانوں نے تو مان لیا۔ لیکن یہود۔ نصاریٰ۔ مجوس۔ صابئین اور مشرکین ان پانچ فرقوں نے نہ مانا تب حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ | اور جو نہ مانے (اس سے کہہ دو کہ) اللہ ساری جہان سے بے نیاز ہے۔

یعنی جو اس حکم کو بجا نہ لائے اور انکار کرے وہ کافر ہے اور اللہ کو کسی کی عبادت کی حاجت نہیں اور اصل اس عبادت سے کچھ اللہ کا بھلا نہیں ہوتا بلکہ عبادت کرنے والے کو بھلائی حاصل ہوتی ہے۔ اور اس کے نہ کرنے سے وہ بھلائی کھو کر آپ برا بنتا ہے۔

اور سورہ حج میں حضرت ابراہیم کی طرف خطاب فرمایا ہے

وَاَذِّنْ فِى النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ | اے ابراہیم لوگوں کو حج کے لیے بلاؤ وہ تمہارے پاس آئیں گے پیادہ پا اور دبلی دبلی اونٹنیوں پر جو دور دراز راستے سے آئیں گی

اس حکم پر حضرت ابراہیم نے عرض کیا۔	
مایبلغ صوتی	میری آواز نہیں پہنچیگی

تب ارشاد ہوا۔

عَلَیْكَ الْاَذَانُ وَعَلَیْنَا الْبَلَاغُ	تیرا کام پکارنا ہے۔ اور پہونچا دینا ہمارا ذمہ۔

پس حضرت ابراہیم علیہ السلام مقام[1] پر کھڑے ہوئے اور وہ اتنا اونچا ہوا کہ سب پہاڑوں سے بلند ہو گیا۔ پھر یوں پکارا۔

یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ رَبَّكُمْ قَدْ بَنٰی لَكُمْ بَیْتًا وَكَتَبَ عَلَیْكُمُ الْحَجَّ فَاَجِیْبُوْا رَبَّكُمْ	اے لوگو! خبردار ہو۔ البتہ تمہارے پروردگار نے تمہارے لیے ایک گھر بنایا اور اس کا حج تم پر فرض کیا ہے پس تم اپنے رب کا حکم مانو۔

اس ندا پر ہر ایک شخص جس کے نصیب میں حج کرنا تھا اپنے باپ کی پیٹھ یا ماں کے پیٹ سے بول اٹھا۔ لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ

کہتے ہیں جس نے ایک بار جواب دیا وہ ایک حج کریگا اور جس نے کئی بار جواب دیا وہ کئی حج کرے گا۔ اور جس نے جواب نہ دیا وہ محروم رہے گا

---

[1] ۔ مقام اور حجر اسود دونوں بہشتی پتھر ہیں جن کو حضرت ادریس علیہ السلام نے طوفان کے خوف سے ابوقبیس پہاڑ پر چھپا دیا تھا۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام خانہ کعبہ بنانے لگے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ان کا نشان بتایا تب وہ ان دونوں کو ابوقبیس سے نکال لائے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے یمن والوں نے جواب دیا تھا اسی لیئے یمن کے لوگ اکثر حج کرتے ہیں۔

اس آیت (سورۂ حج) سے بھی حج کی فرضیت ثابت ہے اس لیئے کہ جب اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں کسی اور شریعت کا حکم بیان کرے اور اس کو منسوخ نہ فرمائے تو وہ حکم ہم پر بھی لازم ہوتا ہے اور اگر اس آیت کے مخاطب ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں جیسا کہ بعض مفسرین نے لکھا ہے تو پھر فرضیت بے تکلف ظاہر ہوتی ہے۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت سرور کائنات علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ نے فرمایا۔

بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَہَادَۃُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاِقَامُ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءُ الزَّکٰوۃِ وَالْحَجُّ وَصَوْمُ رَمَضَانَ

پانچ چیزوں پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ایک اس بات کی گواہی دینا کہ خدا کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور بیشک محمد صلعم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ دوسری ٹھیک نماز پڑھنا تیسری زکوۃ دینا۔ چوتھی حج اور پانچویں رمضان کے روزے رکھنا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج بھی نماز روزے کی طرح ارکان اسلام سے ہے پس جو شخص باوجود قدرت کے حج نہ کرے گا اس کا اسلام پورا نہ ہوگا۔ کیونکہ ہر چیز اپنے جمیع ارکان بغیر ناتمام رہتی ہے۔

Marfat.com

جامع ترمذی میں حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مَنْ مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ إِلَى بَيْتِ اللهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا۔

جو توشہ اور ایسی سواری کا مالک ہو جو اس کو بیت اللہ تک پہنچائے اور پھر وہ حج نہ کرے۔ تو اس پر اس کا فرق نہیں کہ یہودی مرے یا نصرانی۔

یعنی اس کا مسلمان۔ یہودی اور نصرانی ہونا برابر ہے۔ یہ اس لیے فرمایا کہ یہود و نصرانی حج کے قائل نہیں ہیں۔

اس حدیث سے حج کی فرضیت ثابت ہے اس لیے کہ جس فعل کے نہ کرنے پر وعید وارد ہوتی ہے اس کا کرنا لازم ہوتا ہے۔

صاحب ترمذی لکھتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے لیکن مخفی نہ رہے کہ یہ حدیث اور سند سے بھی وارد ہے۔ چنانچہ مسند دارمی میں ابو امامہ سے اس طرح منقول ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللهِ مَنْ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ أَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ أَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ فَمَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ إِنْ شَاءَ يَهُودِيًّا وَإِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو کوئی ظاہری حاجت یا ظالم بادشاہ یا روکنے والا مرض حج کرنے سے نہ مانع ہو اور وہ بغیر حج کئے مرگیا پس وہ چاہے یہودی ہو کر مرے چاہے نصرانی بنکر

Marfat.com

الغرض حج کی فرضیت مثل اور ارکان کے اِن آیتوں اور حدیثوں سے ثابت ہے مگر حج تمام عمر میں ایک بار فرض ہے۔ چنانچہ صحیح مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا۔

یَا اَیُّھَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَیْکُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ اَکُلَّ عَامٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَسَکَتَ حَتّٰی قَالَھَا ثَلٰثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُوْنِیْ مَا تَرَکْتُکُمْ فَاِنَّمَا ھَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِکَثْرَۃِ سُؤَالِھِمْ وَاخْتِلَافِھِمْ عَلٰی اَنْبِیَائِھِمْ فَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ فَاْتُوْا مِنْہُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَھَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَدَعُوْہُ۔

اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے پس تم حج کرو۔ اس پر ایک مرد[1] نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا ہر سال فرض ہے پس آپ چپ ہو رہے یہانتک کہ اُس نے اس بات کو تین بار کہا تب آپ نے فرمایا کہ اگر میں ہاں کہدیتا تو بیشک ہر سال واجب ہو جاتا اور تم ادا نہ کر سکتے پھر فرمایا جب تک میں تم کو چھوڑوں تم بھی مجھ چھوڑو کیونکہ اگلی امتیں صرف اپنے پیغمبروں سے زیادہ سوال اور اختلاف کرنے کے باعث ہلاک ہوئی ہیں پس میں جس بات کا حکم دوں اس کو اپنے حتی الامکان بجالاؤ اور جس چیز سے منع کروں اس کو چھوڑ دو

[1] وہ اقرع بن حابس تھا بنا بر حدیث ابن عباس میں صریحاً مذکور ہے ۱۲

مسند امام احمد نسائی اور سنن دار قطنی میں بروایت عبداللہ بن عباسؓ

وَالْحَجُّ مَرَّةٌ فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ | حج عمر بھر میں ایک بار فرض ہے اور جو زیادہ کرے اس کے لیئے وہ نفل ہے۔

سنن ابو داؤد میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔

مَنْ اَرَادَ الْحَجَّ فَلْيُعَجِّلْ | جو حج کا قصد رکھتا ہو وہ جلدی کرے[1]۔

یعنی جس سال میں حج اس پر فرض ہوا اسی سال میں اس کو بجالائے یا مکہ کی طرف سفر کرے۔ چنانچہ امام ابو حنیفہؒ۔ امام ابو یوسفؒ اور امام مالکؒ کا یہی مذہب ہے اور امام محمدؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک فی الفور واجب نہیں اور یہ اختلاف اس صورت میں ہے کہ جب سلامتی کا ظن غالب ہو اور اور اگر مرض یا بڑھاپے کے سبب سے ہلاکی کا ظن غالب ہو تو بالاتفاق فی الفور واجب ہے پس پہلی حالت میں اگر مرنے کے قبل حج کیا تو سب کے نزدیک ادا ہو جاسے گا۔ اور گناہ بھی ساقط ہوگا۔ اور اگر بدون حج کرنیکے مر گیا تو بالاتفاق گنہگار رہا۔ اور اختلاف کا اثر یہ ہے کہ تعجیل والوں کے نزدیک دیر کرنے والا فاسق مردود الشہادۃ ہے اور تراخی والوں کے

---

[1] روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ تعجلوا فی الحج فان احدکم لا یدری ما یعرض له۔ یعنی حج میں جلدی کرو اس لیئے کہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اس کو کیا چیز عارض ہوگی ۱۲ منہ

Marfat.com

نزدیک نہیں ہے۔ لیکن استطاعت بالاتفاق شرط ہے۔

استطاعت سے مراد یہ ہے کہ مسلمان آزاد ۔ عاقل بالغ صحیح البدن اور حاجت اصلی کے سوا زاد و راحلہ پر قادر ہو۔ خواہ حج کے مہینوں میں خواہ اپنے وطن سے سفر کرنے کے وقت بشرطیکہ راستہ میں امن ہو۔

پس غلام ۔ مجنون ۔ معتوہ (کم عقل) اور لڑکے پر حج فرض نہیں ۔ اسلیئے اگر لڑکا بالغ ہونے اور غلام آزاد ہونے کے پہلے حج کرے اور اس میں مولا کی اجازت بھی ہو تاہم حج فرض اس کے ذمہ سے ساقط نہ ہوگا ۔ بلکہ بلوغ اور آزادی کے بعد بشرط استطاعت دوسرا حج لازم ہوگا اور وہ پہلا حج نوافل میں شمار ہوگا۔

ایسے ہی اپاہج لولے اندھے عاجز مفلوج بیمار اور شیخ فانی پر جو مشقت عظیم اپنے آپ سواری پر ٹھیرنے کی قدرت نہ رکھتے ہوں ۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک حج واجب نہیں اور ان لوگوں کے مال پر بھی واجب نہیں جو کسی اور سے حج ادا کریں یا مرتے وقت وصیت کریں اور صاحبین کے نزدیک ان کے مال پر واجب ہے اس لیئے ان کو لازم ہے کہ کسی اور سے حج کرائیں۔

زاد لہ پر قادر ہونے کے یہ معنی ہیں کہ سواری کا خود مالک ہو یا کرایہ پر ...

ف۲ تراخی والوں کی دلیل یہ ہے کہ آنحضرت نے فریضہ حج کے [illegible]

اگرچہ [illegible] دسویں برس [illegible] ادا فرمایا حالانکہ پہلے سال فرض ہوا تھا [illegible]

ضرورت کے سبب [illegible] لہذا استطاعت ثابت نہیں [illegible]

پس عاریت اور اباحت سے راحلہ پر قدرت ثابت نہیں ہوتی۔

اور حاجت اصلی کے سوا زاد و راہ پر قادر ہونے سے مراد یہ ہے کہ قرض ادا کرنے اگرچہ وہ بی بی کا مہر ہی کیوں نہ ہو اور گھر کا خرچ اور اہل عیال و غلام کا نفقہ دینے اور اثاث البیت کے انتظام کے بعد گھر پر واپس آنے تک کا خرچ اپنے کھانے پینے اور سواری وغیرہ کے موافق رکھتا ہو۔

پس اگر اس کے پاس مکان سکونت سے زیادہ مکان ہو جس کو کرایہ پر دیتا ہو یا لباس یا دینی کتابیں حاجت سے زیادہ ہوں یا طب و نجوم وغیرہ کی کتابیں اپنی ضرورت سے رکھتا ہو یا ایسے لونڈی غلام ہوں جن سے خدمت نہ لیتا ہو تو اس کو لازم ہے کہ ایسی چیزوں کو بیچ کر حج کرے۔

اور اگر کسی کے پاس مکان یا لونڈی غلام نہ ہوں مگر نقد اس قدر ہو کہ اس سے حج کر سکے یا مکان مع سامان کے مول لے سکے تو اس صورت میں بھی اس کو حج کرنا چاہیے۔

حج کی راہ[1] میں سوار ہو کر جانا بہتر ہے تاکہ حج ادا کرنے کے وقت بخوبی قوت باقی رہے۔ اور اگر باوجود قدرت کے پیادہ چلے تو بھی جائز ہے اور

---

[1] اگر کوئی یہ کہے کہ حدیث میں آیا ہے للماشی فضل علی الراکب کفضل لیلۃ القدر علی سائر اللیالی یعنی پیادہ کو سوار پر ایسی ہی فضیلت ہے جیسی شب قدر کو باقی راتوں پر اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پیادہ حج کرنا بہتر ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث اور اس قسم کی دوسری حدیثیں مکہ والوں اور اس کے آس پاس کے رہنے والوں کے حق میں ہیں کیونکہ ان لوگوں میں پیادہ چلنے سے ضعف کا احتمال نہیں ہے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

رات کو چلنا زیادہ بہتر ہے خصوصاً ملک عرب میں۔

امام مالکؒ کے نزدیک استطاعت کے لیے سواری پر قادر ہونا ضروری نہیں تندرستی اور پیادہ چلنے کی قدرت کافی ہے۔

جو لوگ مکہ کے اطراف میں تین دن کی راہ سے کم فاصلہ پر رہتے ہیں اگر وہ پیادہ چل سکتے ہیں تو سواری ان کے لیے شرط نہیں البتہ زاد راہ[1] ضرور ہے۔

پس جو لوگ بغیر زاد و راحلہ کے اور دراز راہوں سے مانگتے کھاتے حج کو جاتے ہیں نہایت برا کرتے ہیں اس لیے کہ نفل کے حاصل کرنے کے لئے بھیک مانگنے میں گرفتار ہوتے ہیں۔ اور اکثر ایسے لوگ اور دوسری ضروریات دین کے بھی پابند نہیں ہوتے حالانکہ نماز کا مرتبہ حج سے زیادہ ہے۔

نقل ہے کہ ایک شخص نے امام احمد حنبلؒ سے پوچھا کہ میرا ارادہ ہے کہ محض اللہ پر توکل کروں اور بے سرو سامان حج کو جاؤں۔ انھوں نے فرمایا کہ اچھا اکیلا جا۔ قافلہ کے ساتھ نہ جا۔ اس نے کہا میں تنہا تو نہیں جا سکتا۔ فرمایا تو اللہ پر توکل نہیں کرتا۔ قافلہ کے مال پر توکل کرتا ہے۔

ایسی ہی جب حضرت شبلیؒ حج کو چلے رستہ کے فقیروں نے آکر کہا ہم بھی اللہ پر توکل کر کے آپ کے ساتھ چلیں گے۔ انھوں نے کہا پہلی یہ شرط ہے کہ توشہ ساتھ نہ لو۔ سوال نہ کرو۔ کوئی کچھ دے تو قبول نہ کرو۔ اس تیسری شرط میں

[1] یعنی اپنا اور ان لوگوں کا توشہ جن کا نفقہ اس پر واجب ہے ۱۲

ان کو عذر ہوا۔ حضرت شبلیؒ نے فرمایا کہ تم کو خدا پر توکل نہیں۔ لوگوں کے توشے پر توکل ہے۔

صحیح بخاری میں عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ یمن کے لوگ بغیر خرچ لیئے حج کو آتے تھے اور اپنے آپ کو متوکل ٹھیرا کر مکے والوں کو ستاتے تھے تو حق تعالےٰ نے ان کے حق میں یہ آیت نازل فرمائی۔

وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى	توشہ ساتھ لیا کرو اس لیئے کہ توشہ کا بہتر فائدہ سوال سے بچنا ہے۔

زاد و راحلہ سے ہر شخص کی عادت کے موافق توشہ و سواری مراد ہے مثلاً ایک شخص ہمیشہ گوشت کھاتا ہے دال نہیں کھاتا اگر وہ گوشت پر قدرت نہیں رکھتا تو وہ مستطیع نہیں اسی قیاس پر سواری کا حال بھی سمجھ لینا چاہیئے۔

امن راہ سے مراد یہ ہے کہ اس میں سلامتی غالب ہو اگرچہ احیاناً کسی پر آفت بھی آجائے اس بارے میں خشکی و تری دونوں برابر ہیں اور اسی پر فتویٰ ہے جیسا کہ درمختار۔ برہان۔ قنیہ۔ عالمگیری۔ وغیرہ میں مذکور ہے۔

ابو بکر کرخی سے کسی نے پوچھا کہ قوم قرامطہ کے خوف سے جو جنگل میں رہتی ہے حج ساقط ہوگا یا نہیں۔ فرمایا جنگل خود آفت سے خالی نہیں ہوتا مثلاً پانی کا کم ہونا گرمی کا سخت ہونا اور ددوں کا چلنا یعنی ایسی آفتوں کے احتمال سے استطاعت باطل نہیں ہوتی۔ اور ابو بکر اسکاف نے جو سنہ تین سو چھبیس (۳۲۶) ہجری میں راہ کے عدم امن کا فتویٰ دیا تھا اس کی یہ وجہ ہے کہ اس زمانہ میں لوٹ مار۔ قطاع الطریق غالب تھی۔

Marfat.com

اور برہان میں لکھا ہے کہ اگر سلامتی و ہلاکی دونوں کے احتمال برابر ہوں تو بھی امن راہ نہیں۔

یہ سب شرطیں مرد کے لیے ہیں۔ عورت کے لیے اگرچہ بڑھیا ہو ان شرطوں کے علاوہ اور دو شرطیں ہیں۔ ایک عدت سے خالی ہونا دوسرے خاوند یا جوان متقی محرم کا بلاجبر ہمراہ ہونا۔

محرم وہ شخص ہے جس کے ساتھ بوجہ قرابت یا رضاعت یا مصاہرت کے نکاح کبھی جائز نہیں۔ خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر غلام ہو یا آزاد۔

محرم کا زاد و راحلہ عورت پر لازم[1] ہے۔

اور استطاعت کے بعد شوہر کی اجازت کی ضرورت نہیں ہاں اس حالت میں اس کی ضرورت ہے جبکہ مکہ تک تین دن کی راہ سے کم مسافت نہ ہو اور اگر تین دن سے کم کا سفر ہو تو عورت کا اکیلا جانا جائز ہے محرم کی حاجت نہیں۔

ظاہر الروایہ یہی ہے لیکن امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کی ایک روایت میں عورت کو ایک دن کا سفر بھی بغیر شوہر یا محرم کے نہ کرنا چاہیے ملا علی قاری شرح منسک میں لکھتے ہیں اس زمانہ کے فساد کے لحاظ سے اسی روایت پر فتویٰ دینا چاہیے۔

امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک نیک بخت عورتوں کا [illegible] مردوں کے ہمراہ ہونا بھی شوہر یا محرم کے قائم مقام ہے [illegible] شوہر کی اجازت

---

[1] یہ روایت اظہر ہے مگر اصح یہ ہے کہ لازم نہیں۔ کذا فی مستطاع ابن العابدین ۱۲ منہ

Marfat.com

بھی شرط ہے۔

فصل دوم

(فضائل حج عمرہ کے بیان میں)

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔

اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ	ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کا بدلہ صرف جنت ہے۔

حج مبرور حج مقبول کو کہتے ہیں اس کی علامت یہ ہے کہ حاجی اپنے آپکو گناہوں سے بچائے اور اس کا حج محض خدا کے لیئے ہو۔ اس میں فخر و ریا وغیرہ کا کچھ دخل نہ ہو۔ بعض محدثین کہتے ہیں کہ اگر حج کرنے والے کے افعال و صفات حج کے بعد پہلے سے بہتر ہو جائیں تو اس کا حج مقبول ہے ورنہ نامقبول۔

صحیحین میں ابو ہریرہ سے دوسری روایت اس طرح مذکور ہے کہ جس نے خدا کے لیئے حج کیا اور عورتوں سے خواہش کی بات چیت نہ کی اور ساتھ والوں سے گالی گلوج جھگڑا نہ کیا وہ پلٹتے وقت ایسا پاک ہوا کہ گویا اسی دن اسکو اس کی ماں نے جنا ہے۔

جامع ترمذی میں عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا	حج اور عمرہ کو ساتھ ساتھ ادا کرو اسلیئے کہ

Marfat.com

يَنفِيَانِ الذُّنُوبَ وَالْفَقْرَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خُبْثَ الْحَدِيدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ	یہ دونوں گناہوں اور محتاجی کو اسطرح دور کرتے ہیں جیسے بھٹی لوہے اور سونے چاندی کے میل کو دور کرتی ہے۔

نیز اسی کتاب میں مذکور ہے کہ جس نے کعبہ کا ساٹھ پھیر طواف کیا اس کو اللہ تعالےٰ ہر طواف کے بدلے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے دس بردے کے آزاد کرنے کا ثواب دے گا۔ اور جس نے صفا و مروہ میں سعی کی اسکو اللہ تعالےٰ پلصراط پر ثابت قدم رکھے گا۔ اور عدۃ الانابہ میں مذکور ہے کہ ساٹھ طواف ایک عمرہ کے برابر ہیں۔

فاکہی ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ حج عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان اور اس کی زیارت کرنے والے ہیں جو کچھ چاہیں وہ ان کو دیتا ہے مغفرت چاہیں تو بخشتا ہے دعا مانگیں تو قبول کرتا ہے شفاعت کریں تو وہ بھی اس کے نزدیک مقبول ہوتی ہے۔ اور جو کچھ اللہ کی راہ میں دیں ایک ایک کے بدلے لاکھ لاکھ کا ثواب پائیں قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے نبی برحق کیا ہے ان کا ایک درہم تمہارے اس پہاڑ سے بھاری ہے۔ یہ اشارہ ابوقبیس پہاڑ کی طرف فرمایا۔

عدۃ الانابہ فی اماکن الاجابہ۔ میں مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ خَرَجَ يَؤُمُّ هٰذَا الْبَيْتَ مِنْ حَاجٍّ أَوْ مُعْتَمِرٍ نَا ئِمًا كَانَ مَضْمُونًا عَلَى اللهِ	جو شخص حج یا عمرہ ادا کرنے کے لئے اس گھر کا قصد کرے اس کے لیے اللہ کا

Marfat.com

اِنْ رَدَّہٗ بِاَجْرٍ وَغَنِیْمَۃٍ وَاِنْ قَبَضَہٗ اَنْ یُدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ۔

ذمہ ہے کہ اگر اس کو واپس کرے تو اجر و غنیمت کیساتھ واپس کرے اور اگر اس کی روح قبض کرے تو اس کو جنت میں داخل کرے۔

ابو الفضل کرمانی اپنے منسک میں لکھتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مکہ کی راہ میں آتے یا جاتے مرجاوے حق تعالیٰ اس کے پہلے گناہ بخشتا ہے نہ اس کے حساب کا دفتر کھولا جاوے گا۔ اور نہ اس کے اعمال تولے جاویں گے اور وہ بلا حساب و کتاب اور بلا عذاب کے جنت میں داخل ہوگا۔ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ اس کو قیامت تک حج اور عمرہ کا ثواب ملتا رہے گا اور بعض کتابوں میں روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیئے ایک فرشتہ پیدا کرے گا جو قیامت تک اس کی طرف سے حج کرتا رہے گا۔

اسمعیل افغانی تحفۃ الایضاح میں لکھتے ہیں کہ رزین سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب دنوں سے بہتر وہ عرفہ ہے جو جمعہ کے دن واقع ہو اور اس دن کا حج اور دنوں کے ستر حج سے بہتر ہے اور حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عرفہ حجۃ الوداع بھی جمعہ کے دن واقع ہوا تھا بلکہ اس دن یہود نصاریٰ مجوس اور مشرکین کی بھی عید تھی۔

شاید اسی حدیث کے سبب لوگ اس حج کو جس کا عرفہ جمعہ کے دن واقع ہو حج اکبر سمجھتے ہیں کہ اور حج سے اس حج کا بڑا ثواب ہے لیکن قرآن مجید میں حج اکبر سے

Marfat.com

یہ مراد نہیں ہے بلکہ اس سے عین حج مراد ہے اور اکبر کی قید حج اصغر سے احتراز کے لیے ہیں کیونکہ حج اصغر عمرے کو کہتے ہیں۔

حاکم اور بیہقی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سوار حاجی کی اونٹنی کے لیے ہر قدم پر ستر نیکیاں ہیں اور پیادہ حاجی کے لیے ہر قدم پر سات سو نیکیاں ہیں جو حرم کی نیکیوں میں سے ہیں۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلعم حرم کی نیکیاں کیسی ہیں فرمایا ہر نیکی لاکھ نیکی کے برابر ہے یعنے مکہ میں ایک نیکی لاکھ نیکی کے برابر۔ ایک رکعت لاکھ رکعت کے برابر ایک نفلی روزہ لاکھ نفلی روزے کے برابر۔ اور ایک درہم للہ دینا لاکھ درم کے برابر ہیں۔

ایک معتبر حدیث میں وارد ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔

مَنِ اعْتَمَرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ عُمْرَةً فَكَأَنَّمَا حَجَّ مَعِي حَجَّةً۔	جس نے ماہ رمضان میں عمرہ کیا گویا اس نے میرے ساتھ ایک حج کیا۔

سنن ابن ماجہ میں عباس [illegible] سے روایت ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے آخر روز عرفات پر اپنی امت کے گناہ معاف ہونے کے لیے دعا کی تو حکم ہوا کہ میں نے حقوق العباد کے سوا ایسے گناہ بخشا۔ حضرت نے عرض کیا کہ اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت دے اور ظالم کو بخش دے [illegible] اس کا کچھ جواب نہ ملا۔ جب مزدلفہ میں آکر [illegible] صبح کو پھر دعا کی تو تب [illegible] ہوگئی [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہنسنے لگے۔ اصحاب نے عرض کیا کہ [illegible]

سلہ جس روز [illegible] میں شیطان کو یہ حال [illegible] [illegible] [illegible] کے پاس پانسو چالیس گز کے فاصلہ پر ہے [illegible] وہاں سے حاجی جلد گذرتے ہیں ۱۲ منہ

Marfat.com

نہ تھے۔ اس کا کیا سبب ہے؟ فرمایا کہ خدا کے دشمن ابلیس کو جب معلوم ہوا کہ میری دعا مقبول ہوئی تو وہ اپنے سر پر خاک ڈالکر۔ یا ویلاہ یا ثبوراہ پکارنے لگا۔

یہاں سے حج کی عظمت و بزرگی معلوم کرنی چاہیئے کیونکہ حج کے سوا کسی اور عبادت کے طفیل میں حق العباد اور حق المظلوم نہیں بخشا جاتا۔

حدیث شریف میں وارد ہے۔

اَعظَمُ النَّاسِ ذَنْبًا مَنْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ فَظَنَّ اَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَغْفِرْ لَهٗ۔	سب سے بڑا گنہگار وہ شخص ہے جو عرفہ کے دن عرفات پر ٹھہرے اور یہ گمان کرے کہ اللہ نے اس کو نہیں بخشا۔

امام حسن بصریؒ اپنے رسالہ میں لکھتے ہیں کہ صحف آدم علیہ السلام میں حق تعالےٰ فرماتا ہے کہ حج کے دن آٹھ لاکھ حاجی آتے ہیں اگر کم ہوتے ہیں تو فرشتوں کو بھیج کر آٹھ لاکھ پورے کر دیتا ہوں۔ اور ستر ہزار فرشتے ہر روز کعبہ کے طواف کے واسطے بھیجتا ہوں۔

ف۱ یا ویلاہ کے معنی ہیں ای میری ہلاکی یا ثبوراہ کے معنی ہیں ای میرے عذاب تو آکہ یہ تیرا وقت ہے۔ ۱۲

ف۲ طیبی شافعی اور میر بادشاہ کا یہی مذہب ہے کہ حج سے گناہ کبیرہ اور حق العباد معاف ہوتے مگر جمہور اہل سنت کے نزدیک کبائر اور حقوق العباد اس کی مشیت پر موقوف ہیں چاہے بخشے یا نہ بخشے ۱۲

ف۳ حیات القلوب میں بحر عمیق سے بقول امام ابو بکر محمد بن حسن نقاش منقول ہے کہ حجاج کے اکثر عدد پندرہ لاکھ تک اور کمتر عدد چھ لاکھ تک پہنچتے ہیں اور امام غزالیؒ احیاء العلوم میں بقول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھ لاکھ تعداد نقل کرتے ہیں ۱۲ منہ

Marfat.com

تفاسیر میں لکھا ہے کہ سارے انبیا نے پیادہ پا حج کیا ہے اور حضرت آدم علیہ السلام نے سراندیپ سے پیادہ چلکر چالیس حج کیے ہیں کہتے ہیں کہ جب آدم علیہ السلام حج کو چلے فرشتوں نے کہا۔

یَا آدَمُ بِرَّ حَجَّكَ فَاِنَّا حَجَجْنَا قَبْلَكَ بِاَلْفَیْ عَامٍ۔ — اے آدم تو اچھا حج کر اور البتہ ہم نے تجھ سے دو ہزار برس پہلے حج کیا ہے۔

فصل سوم

سفر اور حج وطن سے رخصت ہونے کے طریقہ کے بیان میں

جو شخص حج کا ارادہ کرے اس کو لازم ہے کہ اس سے محض خدا کی خوشنودی کی نیت رکھے یعنی اس سے ریا۔ افتخار۔ سیر گلگشت اور تجارت مد نظر نہ ہو ہاں اگر حج مقصود بالذات ہو اور تجارت بالعرض تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں حق تعالے فرماتا ہے

لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّکُمْ۔ — تم پر اس میں کچھ گناہ نہیں کہ تم اپنے پروردگار کے احسان کے طالب ہو۔

اس آیت کی شان نزول یہ ہے کہ اسلام سے پہلے ایام حج میں لوگ بازار عکاظ و مجنہ و ذوالمجاز میں خرید و فروخت کیا کرتے تھے اور یہی ان کا ذریعہ معاش تھا جب اسلام نے رونق پکڑی تو مسلمانوں نے ایسی تجارت میں تامل کیا تب یہ آیت نازل ہوئی جس کا منشا یہ ہے کہ حج کے ساتھ اگر تجارتی نفع بھی تلاش کرو تو کچھ گناہ نہیں۔

Marfat.com

نیز طالب حج کو چاہیئے کہ سب گناہوں سے خالص توبہ کرے اور جہاں تک ہو سکے حقوق العباد کو معاف کرائے اور قرضوں اور امانتوں کو ادا کرے اور دشمنوں کو راضی کرے کیونکہ توبہ کا قبول ہونا اس پر موقوف ہے چنانچہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ تَوْبَۃَ عَبْدٍ حَتّٰی یُرْضِیَ الْخُصَمَاءَ وَاِذَا رَضِیَ خُصَمَاءُہٗ رَضِیَ اللّٰہُ وَیَقْبَلُ اللّٰہُ تَوْبَتَہٗ وَصَوْمَہٗ وَصَلٰوتَہٗ وَدِرْھَمٌ وَاحِدٌ یُرَدُّ فِی الْخُصَمَاءِ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ عِبَادَۃِ اَلْفِ سَنَۃٍ۔	اللہ تعالےٰ اپنے بندے کی توبہ اسی وقت قبول کرتا ہے جب کہ وہ اپنے دشمنوں کو راضی کرتا ہے پس جب اُن سے اس کے دشمن راضی ہوتے ہیں تو اللہ بھی راضی ہوتا ہے اور اس کی توبہ اور نماز روزہ قبول کرتا ہے اور دشمنوں میں ایک درہم کا دینا ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

لازم ہے کہ اہل وعیال کا اور جس کا نفقہ اس پر واجب ہے اپنی واپسی تک مہیا کرے۔ اور ہرگز ان لوگوں سے بیخبر نہ ہو کیونکہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

کَفٰی بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ یُّضَیِّعَ اَھْلَہٗ	آدمی کے گنہگار ہونے کے لیئے یہی بس ہے کہ وہ اپنے اہل وعیال سے بیخبر ہو۔

اپنے والدین کو اور نیز جسکی اطاعت ونفقہ اس پر واجب ہے اُن کو راضی کرنا چاہیئے اگر والدین اس کی خدمت کے محتاج ہوں تو ان کو اس حالتیں

Marfat.com

چھوڑنا مگر والدین اگر حج فرض کو مانع ہوں تو ان کا کہنا نہ مانے ہاں نفل حج سے انکی خدمت و اطاعت بہتر ہے اور والدین نہ ہوں تو دادا دادی کو والدین کی طرح سمجھنا چاہیئے۔

کسی امین کے نام وصیت نامہ لکھنا چاہیئے تاکہ حقوق العباد و حقوق اللہ کو جو اس کے ذمہ ہیں اس کے بعد ادا کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے ہیں۔

لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّبِيْتَ لَيْلَتَيْنِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهٗ مَكْتُوْبَةٌ تَحْتَ رَاْسِهٖ

جو کوئی اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان لائے اس کو یہ حلال نہیں کہ اپنے سر کے نیچے اپنی لکھی ہوئی وصیت رکھے بغیر دو راتیں بھی بسر کرے۔

جو نماز و دعائے استخارہ حصن حصین وغیرہ میں مذکور ہیں ان کو وقت سفر اور راستہ کے اختیار کرنے کے لیئے پڑھے نہ اصل سفر کے لیئے کیونکہ اس میں استخارہ کی حاجت نہیں اور استخارہ تین یا سات مرتبہ کرے۔

مسواک سرمہ سلائی آئینہ کنگھی سوئی تاگا قینچی چھری استرا عصا وضو کا برتن ساتھ لینا مستحب ہے۔

جمعرات یا پیر کے دن سفر کرے اور سفر کرنے سے پہلے حج وغیرہ کے احکام معلوم کرلے اور وطن سے ایسا رخصت ہو کہ گویا دنیا سے آخرت کو جاتا ہے گھر سے باہر آنے کے پہلے سات محتاجوں کو کچھ خیرات دے اور دو نفل ادا کرے پہلی رکعت میں قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ دوسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھے اور سلام کے بعد یہ دعا پڑھے۔

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ وَالْاَصْحَابِ وَالْاِخْوَانِ اِحْفَظْنَا وَاِیَّاھُمْ مِنْ کُلِّ اٰفَۃٍ وَّعَاھَۃٍ

اے اللہ تو سفر میں ساتھی ہے۔ اور گھر والوں اور مال اور اولاد اور دوستوں اور بھائیوں کا پیچھے خبر لینے والا ہے تو ہم کو اور ان کو ہر آفت و مصیبت سے بچا۔

جب وہاں سے نکلنے پر پہنچے سورہ انا انزلنا اور یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَمَالِیْ وَدِیْنِیْ اَللّٰھُمَّ بِکَ اَنْتَشَرْتُ وَاِلَیْکَ تَوَجَّھْتُ وَبِکَ اعْتَصَمْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ اَللّٰھُمَّ زَوِّدْنِی التَّقْوٰی وَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَوَجِّھْنِیْ لِلْخَیْرَاتِ اَیْنَمَا تَوَجَّھْتُ۔

اللہ کا نام لیکر سفر کرتا ہوں میں نے اللہ پر بھروسہ کیا اور گناہ سے بچنے اور عبادت کرنے کی طاقت صرف خدا کی طرف سے ہے۔ اللہ کے نام سے اپنی ذات و مال اور دین پر اعتماد کرتا ہوں۔ اے اللہ تیرے ساتھ چلتا ہوں۔ اور تیری ہی طرف دھیان کرتا ہوں اور تجھی پر بھروسا اور اعتماد کرتا ہوں۔ اے اللہ تو مجھکو پرہیزگاری کا توشہ دے اور میرے گناہ بخشدے اور میں جہاں جاؤں مجھے نیکیوں کیطرف متوجہ کر۔

اور جب باہر نکلے یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اَضِلَّ

اے اللہ میں گمراہ ہونے یا

Marfat.com

اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ یُجْهَلَ عَلَیَّ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنِیْ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی وَاعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔	گمراہ کیئے جانے یا ظلم کرنے یا ظلم کیئے جانے یا نادانی کرتے یا اپنے اوپر نادانی کیئے جانے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اللہ کا نام لیکر میں نے اللہ پر بھروسہ کیا گناہ سے بچنے اور عبادت کرنیکی طاقت صرف خدائے عزوجل کی طرف سے ہے اے اللہ تو جس چیز کو دوست رکھتا اور پسند کرتا ہے اسکی مجھے توفیق دے اور مجھکو شیطان مردود سے بچا۔

اس کے بعد آیت الکرسی سورہ اخلاص اور معوذتین پڑھکر پھر سات مسکین کو کچھ دے اور سب سے رخصت ہوکر دعا مانگے اور کہے۔

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِیْنَکُمْ وَاِیْمَانَکُمْ وَخَوَاتِیْمَ اَعْمَالِکُمْ۔	میں تمہارے دین و ایمان۔ اور تمہارے کاموں کے انجام کو خدا کے سپرد کرتا ہوں۔

اور رخصت کرنے والے یہ کہیں۔

فِیْ حِفْظِ اللّٰهِ وَکَنَفِهٖ زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰی وَجَنَّبَكَ عَنِ الرَّدٰی	تو اللہ کی حفاظت اور اس کی پناہ میں رہیو اللہ تجھکو پرہیزگاری کا توشہ دے اور ہلاکی سے دور رکھے۔

Marfat.com

اور کشتی یا جہاز پر سوار ہونے کے وقت یہ کہے

بِسْمِ اللّٰهِ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔

اللہ کا نام لیکر سوار ہوتا ہوں اور انہوں نے اللہ کی کما حقہ قدر نہ جانی اور تمام زمین قیامت کے دن اسکی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے دہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہونگے وہ ان کے شرک سے پاک اور برتر ہے اللہ ہی کے نام پر جہازوں کا چلنا اور ٹھہرنا ہے۔ بیشک میرا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے ۔

سفر کی اور دعائیں حصن حصین وغیرہ میں دیکھ کر عمل میں لائے ۔

حج کے لیے حلال وطیب مال جمع کرے۔ حرام مال سے حج قبول نہیں ہوتا چنانچہ مستطاع ابن العماد میں روایت ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی حرام مال سے حج کرتا اور لبیک کہتا ہے تو حق تعالےٰ فرماتا ہے

لَا لَبَّيْكَ وَلَا سَعْدَيْكَ وَحَجُّكَ هٰذَا مَرْدُوْدٌ عَلَيْكَ

تیرا لبیک وسعدیک پکارنا مقبول نہیں اور تیرا یہ حج مردود ہے ۔

مگر مشتبہ مال سے فرض ساقط ہوجاتا ہے پس جس کے پاس مشتبہ مال ہو وہ قرض لیکر حج کرے اور اپنے مشتبہ مال میں سے قرض ادا کرے ۔

اپنے ساتھ اسقدر مال لینا چاہیے کہ اپنے رفیقوں اور ضعیفوں کو بھی وسعت سے اپنے ساتھ کھلا یا کرے ۔

Marfat.com

اگر سواری کرایہ کی ہو تو سواری والے کو اپنا بوجھ دکھا دے یا اس کا وزن بتلا دے اور بغیر اُس کی رضامندی کے زیادہ اسباب نہ لادے۔

نقل ہے کہ ایک شخص عبداللہ بن مبارک کے پاس ایک خط کسی کے پاس پہنچا دینے کو لایا اُنھوں نے فرمایا کہ ابھی اپنے پاس رکھ میں اونٹ والے سے پوچھ لوں پھر جواب دوں گا۔

ہر منزل پر مقدور کے موافق کچھ خیرات کرتا جائے کیونکہ لوگوں نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حج کی نیکی کیا ہے تو آپ نے فرمایا۔ اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَلِیْنُ الْکَلَامِ کھانا کھلانا اور نرمی سے بات کرنا۔

اس حدیث کی رو سے یہ بھی لازم ہے کہ اپنے ساتھ والوں سے خوش خلقی اور خندہ پیشانی سے پیش آئے سخت گوئی اور جھگڑے سے بچے راہ میں پانی اور سودا سلف کی خرید میں لوگوں سے دھکا پیل نہ کرے ترش روئی اور بدمزاجی سے دور رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

مَا مِنْ ذَنْبٍ اِلَّا وَلَهٗ تَوْبَةٌ اِلَّا مَا کَانَ مِنْ سُوْءِ الْخُلُقِ فَاِنَّهٗ کُلَّمَا تَابَ عَنْ ذَنْبٍ عَادَ فِیْمَا هُوَ شَرٌّ مِنْهُ۔

ہر گناہ کے لیے توبہ ہے سوا اس کے اس گناہ کے جو بدخلقی سے ہو اس لیے کہ جب بدخلق کسی گناہ سے توبہ کرتا ہے تو اس سے بدتر میں پڑتا ہے۔

اپنے رفیق کی ایسی خاطرداری کرے کہ اس کے لیے اپنے سے تجویز کرے۔

نقل ہے کہ ایک مرتبہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابی کے ساتھ

Marfat.com

جھاڑی میں داخل ہوئے وہاں سے دو مسواکیں تراشیں ان میں سے جو سیدھی تھی وہ صحابی کو دی اور جو ٹیڑھی تھی وہ آپ رکھی صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ سیدھی مسواک کے زیادہ مستحق ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔

مَا مِنْ صَاحِبِ يَصْحَبُ صَاحِبًا وَلَوْ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ إِلَّا يُسْئَلُ عَنْ صُحْبَتِهِ هَلْ اَقَامَ فِيهَا حَقَّ اللهِ تَعَالَى اَوْ اَضَاعَهُ۔

ہر ایک ساتھی جو اپنے ساتھی کے پاس بیٹھتا ہے اگرچہ ایک ہی لحظ ہو اس سے اس کی صحبت کی بابتہ ضرور سوال ہوگا کہ آیا اس میں اللہ تعالے کا حق بجالایا یا اس کو ضائع کیا۔

مستحب ہے کہ کھانے اور سواری وغیرہ میں کسی کی شرکت نہ کرے اگرچہ رفیق راضی ہو تاکہ نزاع واقع نہ ہو۔

ایسے رفیق کو اپنے ساتھ لے جو صالح۔ عاقل۔ موافق المزاج۔ سفر سودہ نیکی کی طرف راغب اور شر سے بچنے والا ہو اور اپنے قریب کا رشتہ دار نہ ہو اور اگر ان صفات کا عالم ہو تو سبحان اللہ کیا کہنا ہے۔ اس سے دین کی باتیں خصوصاً حج اور عمرہ کے مسائل سیکھنے چاہئیں۔

کُتّا اور گھنٹا ہمراہ رکھنا مکروہ ہے۔

جو کوئی اپنے گھر سے بغیر زاد و راحلہ کے نکلا ہو اس کو بُرا نہ کہے۔ بلکہ اگر کچھ ہو سکے تو اس کو دے ورنہ نرم جواب دے اور اُس کے حق میں اعانت کی دعا کرے۔

Marfat.com

مقصد اول

(حج اور عمرے کے بیان میں)

اور اس میں دس فصلیں اور ایک خاتمہ ہے۔

فصل اول

حج۔ عمرہ۔ افراد۔ تمتع۔ قران۔ کے معنی اور ان کے متعلقات کے بیان میں۔

حج کہتے ہیں احرام باندھ کر عرفات پر ٹھہرنے اور اوقات معین میں طواف زیارت کرنے کو۔

عمرہ کہتے ہیں احرام باندھ کر کعبہ کے طواف اور صفا مروہ میں سعی کرنے کو۔ عمرے میں طواف قدوم اور طواف وداع نہیں ہوتا۔ حج میں دونوں ہوتے ہیں مگر پہلا سنت اور دوسرا واجب ہے اور حج بالاتفاق فرض ہے اور عمرہ امام ابوحنیفہؒ و امام مالکؒ کے نزدیک سنت ہے اور امام شافعیؒ کے مذہب میں مثل حج کی طرح یہ بھی فرض ہے۔

افراد کے معنی ہیں (۱) تنہا حج اس طرح پر کرنا کہ عمرہ اس سال نہ کرنا یا اس کے بعد ایام حج یا قبل شوال ادا کرنا۔

Marfat.com

(۳) تنہا عمرہ اس طرح پر کرنا کہ اس سال حج نہ کرنا یا کرنا تو عمرہ کو شوال سے پہلے یا ایام حج کے بعد ادا کرنا۔

تمتع کے معنی ہیں حج کے مہینوں میں احرام باندھ کر عمرے کے افعال کرنا اور وطن جانے سے پہلے احلال کے قبل یا اس کے بعد احرام باندھ کر حج بھی کرنا لیکن اگر قربانی ساتھ لی ہو تو اس کو حج سے پہلے حلال ہونا جائز نہیں ہے۔

قِران کے معنی ہیں حج اور عمرے کو جمع کرنا یعنی دونوں کو حج کے مہینوں میں ایک احرام سے ادا کرنا یا احرام حج کو احرام عمرہ میں طواف عمرہ سے پہلے داخل کرنا یا احرام عمرہ کو احرام حج میں عرفات سے لوٹنے کے پہلے داخل کرنا۔ لیکن اخیر صورت میں گنہگار ہوگا۔

پس تمتع میں دو احرام دو تلبیہ ایک سفر میں لازم ہیں۔ اور قران میں ایک احرام ایک تلبیہ ایک حلق سفر واحد میں چاہیئے۔ اور تمتع و قران میں قربانی واجب ہے خواہ میقات سے ساتھ لی ہو یا نہیں اور قارن پر ایک جنایت کی دو جزا لازم آتی ہیں اور مفرد متمتع پر ایک۔ مگر جو متمتع احرام عمرہ سے خارج نہ ہو کر احرام حج کے بعد جنایت کرے وہ قارن کا حکم رکھتا ہے۔

افراد اور قران کے نام کی وجہ تو ظاہر ہے اور تمتع کے نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ متمتع احرام عمرہ و احرام و حج کے درمیان میں ممنوعات احرام سے فائدہ اٹھا سکتا ہے بخلاف قارن کے کہ اگر وہ عمرہ کے بعد مثلاً سر منڈھالے تو اس پر قربانی واجب ہوگی۔

آفاقی کو افراد۔ قران۔ تمتع ہر ایک درست ہے اور مکی کو قران و تمتع

Marfat.com

نہیں کرنا چاہیئے اگر کرے گا تو اس پر دم لازم آئے۔ تحقیق یہی ہے۔

آفاقی اُس شخص کو کہتے ہیں جو میقات[1] سے باہر رہتا ہو اور مکی سے مراد امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک وہ شخص ہے جو آفاقی نہ ہو خواہ وہ خاص مکہ میں رہتا ہو یا عین میقات پر یا میقات کے اندر مکہ کے جانب رہتا ہو۔ اور امام مالکؒ کے نزدیک مکی سے خاص مکہ کا رہنے والا مراد ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک مکہ کا رہنے والا اور جو مکہ سے سفر شرعی کے فاصلہ پر نہ ہو دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔

---

[1] احرام باندھنے کا مقام ۱۲ منہ

Marfat.com

فصل دوم

احرام باندھنے کے وقت اور میقات کے بیان میں

آفاقی کے لیے عمرے کے احرام کا وقت تمام سال ہے مگر عرفہ عید ایام تشریق ان پانچ دنوں میں مکروہ تحریمی ہے۔ اور مکی کے لیے عمرے کا وقت سوائے حج کے مہینوں کے تمام سال ہے۔ اور حج کے مہینوں میں اگر حج کا قصد رکھتا ہو تو عمرہ کرنا مکروہ ہے ورنہ مکروہ نہیں۔

آفاقی کے لیے عمرہ و حج کے احرام باندھنے کے پانچ مشہور مقام ہیں اور ہر ایک کو میقات کہتے ہیں۔

۱۔ مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ ہے اس کو عوام آبار علی[۱] کہتے ہیں وہاں کئی کوئیں ہیں۔ درمختار میں لکھا ہے کہ وہ مقام مکہ سے دس منزل پر مدینہ کی جانب واقع ہے۔ اور فتح الباری میں مذکور ہے کہ ایک سو اٹھانوے (۱۹۸) میل پر ہے اور مدینہ سے چار یا چھ میل کا فاصلہ۔ لکھتا ہے سید سمہودی تاریخ مدینہ میں لکھتے ہیں کہ میں نے ناپ کر معلوم کیا کہ باب السلام مسجد نبوی سے دہلیز مسجد الشجرہ تک جہاں سے ذوالحلیفہ میں احرام باندھتے ہیں انیس ہزار سات سو ساڑھے تینتیس گز کا تفاوت ہے۔

---

[۱] ... عوام کا خیال ہے کہ حضرت علیؓ نے وہاں کے کنوؤں میں جنوں کو مار ڈالا ... اس حکایت کی کچھ اصل نہیں ... برجندی کہتے ہیں کہ ذوالحلیفہ بنی جشم کا ایک پانی ہے اور حلیفہ حلفاء کی تصغیر ہے ... ایک گھاس جو پانی میں اگتی ہے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

۲- مصر و شام اور مغرب والوں کا میقات اگر مدینہ کی طرف سے آئیں تو وہی ذوالحلیفہ ہے اور اگر تبوک[1] کی راہ سے گذرے تو جحفہ[2] ہے جو زمانہ سابق میں رابغ کے پاس ایک بستی تھی جو مکہ سے پانچ منزل تھی جس کے بیاسی[3] میل تھے اور مدینہ سے سات منزل لیکن اب وہ مقام ویران ہے اس کا نشان [illegible]

لہذا اب احرام رابغ سے باندھتے ہیں جو جحفہ سے کچھ مقدم ہے اور وہ ایک وادی ہے جہاں ایک بستی آباد ہوگئی ہے۔

۳- نجد[4] والوں کا میقات قرن ہے [illegible] عرفات کے پاس [illegible] پرانڈے جیسا گول اور چکنا ایک پہاڑ ہے جو مکہ سے دو منزل ہے [illegible] میل شمار کرتے ہیں۔

۴- اہل یمن و تہامہ اور یمن کی طرف سے آنے والے ہندو [illegible] کا میقات یلملم ہے اور وہ مکہ سے دو منزل پر ایک پہاڑ ہے [illegible] اس کو سعدیہ کہتے ہیں۔

---

[1] تبوک شام اور مدینہ کے درمیان میں ایک بستی ہے [illegible]

[2] اس کو مہیعہ کہتے ہیں جب عمالقہ نے بنو عبید کو [illegible] ایک سیل آئی اور انکو بہا لے گئی تو لوگوں نے [illegible] جحفہ نام رکھا [illegible]

[3] یہ بات حیات القلوب وغیرہ میں اسی طرح لکھا ہے [illegible] ہے اور مسجد ماثور بھی وہاں موجود ہے [illegible]

[4] نجد بلند مکان کو کہتے ہیں یہاں [illegible] بلندی کی طرف ہیں اور جو شام [illegible]

Marfat.com

۵- اہل عراق[۵۱] یعنی بصری. کوفی. خراسانی وغیرہ کا میقات ذات عرق[۵۲] ہے اور وہ مکہ سے بیالیس میل پر ایک بستی تھی جس کو دو منزل شمار کرتے تھے پھر وہ بستی زمانہ سابق میں ویران ہو کر مکہ کی طرف آبسی تھی۔ اس واسطے عراقیوں کے لیے بہتر یہ ہے کہ احرام وادی عقیق سے باندھیں جو کہ ایک یا دو منزل ذات عرق سے مقدم ہے۔

ان میقاتوں میں ذوالحلیفہ سب سے دور اور یلملم سب سے قریب ہے اگر اور کوئی ان میقاتوں پر یا دو میقات کے درمیان سے گذرے اس کا حکم بھی انہیں میقات والوں کا ہے پس اس کو احرام عین ان میقاتوں پر باندھنا چاہیے اگر خود اُن پر سے گذرے ورنہ ان کی سیدھ پر سے اگر معلوم ہو۔

کئی میقاتوں میں سے جو دور ہو وہاں سے اور اس کی سیدھ سے احرام باندھنا بہتر ہے اور اگر سیدھ معلوم نہ ہو تو دو منزل پر سے۔ اس لیے کہ کوئی میقات دو منزل سے کم نہیں ہے۔ اسی لیے جدہ سے جانے والے عین دریا میں یلملم کے سامنے سے جس کو جہاز والے بتا دیتے ہیں احرام باندھتے ہیں۔

جتنے میقات ہیں اون کی اول حد پر احرام باندھنا چاہیے تاکہ سارے میقات پر احرام کے ساتھ گذرے مگر جس میقات میں جگہ کا تعین روایت میں وارد ہو چکا ہے

---

[۵۱] عراق دریا یا نہر کے کنارے کو کہتے ہیں چونکہ ملک عراق مکہ سے مشرق کی جانب دجلہ و فرات کے کنارے پر واقع ہے اس لیے اس نام سے موسوم ہوا۔ ۱۲۔ منہ

[۵۲] ۔ ذات عرق ایک ریتلی زمین ہے جس میں بھاؤ پیدا ہوتا ہے اور وہاں عرق نامی ایک پہاڑی ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

وہاں اسی جگہ سے احرام باندھنا چاہیئے۔ جیسے ذو الحلیفہ میں مسجد الشجرہ احرام کے لیئے متعین ہے

بغیر احرام باندھے ان میقاتوں سے آگے بڑھنا درست نہیں البتہ ان کے پہلے سے احرام باندھنا جائز ہے بلکہ بہتر یہ ہے کہ اپنے گھر سے احرام باندھ کر آئے جب کہ یہ جانے کہ میں ممنوعات احرام سے بچ سکوں گا ورنہ میقات پر ہی باندھنا بہتر ہے۔

حج کے احرام کا وقت شوال و ذولیقعد کا سارا مہینہ اور ذی الحجہ کے دس دن ہیں۔ اس سے پہلے احرام باندھنا امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک مکروہ اور امام شافعیؒ کے نزدیک بالکل ناجائز ہے۔

جو آفاقی مکہ یا حرم میں جانے کے لئے میقات پر سے گذرے اس پر حج یا عمرہ کا احرام باندھنا اور ان دونوں میں سے ایک کا بجالانا امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک واجب ہے اگرچہ وہ مالدار نہ ہو اور خواہ حج و عمرہ کا قصد رکھتا ہو یا تجارت وغیرہ کے لیئے جاتا ہو اور امام شافعی رح کے نزدیک اگر حج اور عمرہ کے سوا اور کسی کام کے لیئے جاتا ہو تو اس پر حج یا عمرے کا احرام واجب نہیں۔

لیکن میقات پر یا میقات کے اندر رہنے والا یا جو کسی کام کو باہر نکل کر پھر میقات پر سے گذرے اور ان میں سے ہر ایک مکہ یا حرم میں جانے کا قصد رکھتا ہو جب تک کہ حج یا عمرے کی نیت نہ کرے اس پر احرام باندھنا اور حج وعمرہ کرنا بالاتفاق لازم نہیں

مکی کے لیئے احرام حج کی جگہ تمام حرم ہے مگر مسجد الحرام خصوصاً میزاب کے نیچے کا مقام بہتر ہے اور احرام عمرہ کی جگہ زمین حل ہے۔ مگر تنعیم منصوصاً

مسجد عائشہؓ بہتر ہے۔

آفاقی جب مکہ میں داخل ہو کر احرام سے خارج ہو گیا تو وہ بھی مکی کا حکم رکھتا ہے اگرچہ اقامت کی نیت نہ کرے ایسا ہی حال میقات یا حل والے کا ہے جب کہ وہ کسی کام کو بغیر احرام باندھے مکہ میں آیا ہو۔

Marfat.com

فصل سوم

طریقہ احرام کے بیان میں

احرام کے دو کپڑے ہوتے ہیں۔ ایک تہمد جس سے نیچے کا بدن چھپایا جاتا ہیں دوسری چادر جس سے اوپر کا بدن ڈھانکتے ہیں۔ تہمد اکثر ہوتا ہے اور اس کے لیے پانچ ہاتھ لمبا اور ناف سے گھٹنوں کے نیچے تک چوڑا اور چادر چار ہاتھ لمبی اور کندھوں سے تہمد باندھنے کی جگہ تک چوڑی کافی ہے مگر جو محرم بڑا یا موٹا چھوٹا یا بڑا ہو وہ اپنے موافق ان کپڑوں کو گھٹا بڑھا سکتا ہے اسی طرح اگر بجائے دو کپڑوں کے ایک ہی کپڑا رکھے تو بھی جائز ہے احرام کے لیے نیا سفید کپڑا بہتر ہے ورنہ دھویا ہوا۔

جب احرام باندھنے کا ارادہ کرے تو سب سے پہلے سلے ہوئے کپڑے موزے وغیرہ بدن سے نکالے سر کے بال[1] [illegible]

---

[1] فقہ کی اکثر کتابوں اور حج کے رسالوں میں یہ مسئلہ اسی طرح لکھا ہوا ہے [illegible] بالوں کا باقی رکھنا بہتر ہے اور ان کو [illegible] جائز اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب بھی بجز حج و عمرہ کے سر کے بال [illegible] ایسا کرتے تھے پس عوام اہل [illegible] جو احرام باندھنے کے وقت سر منڈاتے ہیں [illegible] نفیر بھی کرتا ہے [illegible] اس سے منع نہیں فرمایا پس جو لوگ احرام کے [illegible] کی عادت [illegible] اور نظافت [illegible] میں کنگھی کرنا تیل لگانا کافی [illegible] ۱۲

ہو ورنہ گل خیرو اشنان وغیرہ سے دھوئے۔ مونچھیں۔ ناخن کترائے بغل اور زیرناف کے بال دور کرے۔ بدن کو نہا دھوکر میل کچیل سے صاف کرے خوشبو لگائے خواہ اس کا جرم بعینہ احرام کے بعد باقی رہے جیسے مشک۔ ارگجا۔ یا جاتا رہے جیسے مشک کو گلاب میں گھسکر لگائے مگر جس خوشبو کا جرم اور اثر باقی رہے اس کو کپڑوں میں نہ لگائے فتویٰ اسی پر ہے اس لیئے کہ کپڑا کبھی بدن سے علیحدہ ہوجاتا ہے پس اس کا پھر اوڑھنا گویا احرام کی حالت میں خوشبو کا استعمال کرنا ہے۔ بالوں میں تیل ڈالے۔ کنگھی کرے اور یہ غسل بدن کی پاکی وصفائی کے لیئے ہے لہذا حیض والی عورت اور زچہ اور لڑکے کو بھی مسنون ہے۔ اس غسل میں احرام کی نیت کرے اور اگر نہانے کی حاجت ہو تو اس کی بھی نیت کرے جس کو نہانے کی حاجت نہ ہو اگر وہ وضو پر اکتفا کرے تو بھی جائز ہے۔

اگر بی بی یا لونڈی ساتھ ہو اور کوئی امر مانع نہ ہو تو اس موقع پر اس سے صحبت کرنا بھی مستحب ہے تاکہ اس کے بعد اس کا دل حج وعمرہ میں اور طرف نہ بھٹکے۔

غسل وغیرہ کے بعد تہمد باندھے اور چادر اوڑھے اکثر فقہ کی کتابوں اور حج کے رسالوں میں احرام باندھنے میں اضطباع کو مسنون لکھا ہے۔ اضطباع کہتے ہیں چادر کے داہنے کو داہنے بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنے کو۔ لیکن ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ اضطباع خاص طواف میں ہے ورنہ نماز میں کندھے کا کھولنا لازم آئیگا جو کہ مکروہ ہے بحرالرائق میں بھی طواف کی تخصیص مذکور ہے اور اہل مکہ کا بھی یہی معمول ہے

بغیر مکروہ[1] وقت میں احرام کی نیت سے دو رکعت[2] نفل قل یا ایہا الکافرون وقل ہو اللہ

---

[1] نوافل کے لیئے مکروہ وقت۔ سورج نکلنے۔ ڈوبنے اور ٹھیک دوپہر کا وقت ہے اور نماز فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک اور نماز عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک ۱۲ منہ

[2] اگر فرض نماز کے بعد احرام باندھے تو بھی کافی ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

کے ساتھ پڑھے۔

اکثر علما قل یا ایہا الکافرون کے بعد یہ آیت پڑھتے ہیں۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ	اے پروردگار تو ہمیں راہ دکھلانے کے بعد ہمارے دلوں کو مت پھیلا اور ہمکو اپنے پاس سے رحمت دے بیشک تو ہی بڑا دینے والا ہے

اور قل ہو اللہ کے بعد یہ آیت۔

رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا	اے ہمارے رب ! تو ہم کو اپنے پاس سے رحمت دے اور ہمارے لئے ہمارے کام میں ہدایت مہیا کر

(۱) پھر قبلہ رخ بیٹھے اور یہی طریقہ افضل ہے یا کھڑا ہو جائے اس کے بعد اگر حج کا ارادہ ہو تو دل سے نیت کرے اور زبان سے یہ کہے۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُرِيْدُ الْحَجَّ فَيَسِّرْهُ لِي وَتَقَبَّلْهُ مِنِّي ۔	اے اللہ ! میں حج کا ارادہ کرتا ہوں پس اسکو میرے لئے آسان کر اور اس کو میری طرف سے قبول کر۔

بعض کہتے ہیں کہ اس کے بعد اتنا اور کہے۔

وَأَعِنِّي عَلَيْهِ وَبَارِكْ لِي فِيْهِ نَوَيْتُ الْحَجَّ وَأَحْرَمْتُ بِهٖ لِلّٰهِ تَعَالٰى	اور تو اس پر میری مدد کر اور اس میں مجھے برکت دے میں نے حج کی نیت کی اور احرام اللہ تعالے کے لیے باندھا۔

(۲) اور اگر عمرے کا قصد ہو تو یوں کہے۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُرِيْدُ الْعُمْرَةَ	اے اللہ ! میں عمرے کا ارادہ کرتا ہوں

Marfat.com

فَیَسِّرْهَا لِیْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ وَاَعِنِّیْ عَلَیْهَا وَبَارِكْ لِیْ مِنْهَا نَوَیْتُ الْعُمْرَۃَ وَاَحْرَمْتُ بِهَا لِلّٰهِ تَعَالٰی	پس تو اس کو میرے لئے آسان اور میری طرف سے قبول کر اور اس پر میری مدد کر اور اس میں مجھے برکت دے میں نے عمرہ کی نیت کی اور خدا کے لئے اس کا احرام باندھا۔

(۳) اور اگر قران کرنا چاہے تو یہ کہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ وَالْحَجَّ فَیَسِّرْهُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّیْ وَاَعِنِّیْ عَلَیْهِمَا وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِمَا نَوَیْتُ الْعُمْرَۃَ وَالْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِهِمَا لِلّٰهِ تَعَالٰی	اے اللہ! میں عمرے اور حج کا ارادہ کرتا ہوں پس تو ان دونوں کو میرے لئے آسان اور میری طرف سے قبول کر اور دونوں پر میری مدد کر اور دونوں میں مجھے برکت دے میں نے عمرے اور حج کی نیت کی اور خدا کے لئے دونوں کا احرام باندھا۔

(۴) اور تمتع کے لیے بالفعل عمرے کی نیت کافی ہے۔ آگے چلکر عمرے کے بعد حج کی بھی نیت کرے۔

پھر نیت کے بعد یوں پکارے

لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ[1] لَا شَرِیْكَ لَكَ۔	اے اللہ میں تیری خدمت میں حاضر ہوں حاضر ہوں حاضر ہوں تیرا کوئی ساجھی نہیں میں تیری خدمت میں حاضر ہوں بیشک تمام تعریف نعمت اور بادشاہت تجھکو ہی ہے تیرا کوئی ساجھی نہیں ہے۔

اس سے کم نہ کرے زائد کہے تو بہتر ہے مثلاً یہ کہے۔

[1] والملك پر وقف کرنا چاہیے اور ان الحمد کے الف کو کسرہ (زیر) پڑھنا فتحہ (زبر) سے بہتر ہے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

لَبَّيْكَ إِلٰهَ الْخَلْقِ لَبَّيْكَ غَفَّارَ الذُّنُوْبِ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ بِيَدَيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ

اے خلق کے معبود! میں تیری خدمت میں حاضر ہوں حاضر ہوں۔ گناہوں کے بخشنے والے! میں تیری خدمت میں حاضر ہوں اور تیرے کام میں مدد کرتا ہوں اور تمام نیکیاں تیرے اختیار میں ہیں۔ اور تمام رغبتیں تیری طرف ہیں۔

پھر پست آواز سے درود اور جو دعا التحیات کے بعد پڑھتے ہیں اس کو پڑھے پھر جو چاہے دعا مانگے۔ لیکن دعا ماثورہ یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَمِنَ النَّارِ۔

اے اللہ! میں تجھ سے تیری رضامندی اور جنت چاہتا ہوں اور تیرے غصہ اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں

اور یہ دعا بھی مستحب ہے۔

اَللّٰهُمَّ أَحْرَمَ لَكَ شَعْرِيْ وَبَشَرِيْ وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ مِنَ النِّسَاءِ وَالطِّيْبِ وَكُلِّ شَيْءٍ حَرَّمْتَهُ عَلَى الْمُحْرِمِ أَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَكَ الْكَرِيْمَ۔

اے اللہ! میں تیرے لیے اپنے بال، کھال، گوشت اور خون، عورتوں اور خوشبو اور ان تمام چیزوں کو جن کو تو نے محرم پر حرام کیا ہے حرام کرتا ہوں اور اس سے خاص تیری ذات پاک کی خوشنودی چاہتا ہوں

لبیک کے ساتھ عمرہ یا حج یا دونوں کی تعین کرنی مستحب ہے مثلاً لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ یا لَبَّيْكَ بِحَجٍّ۔ یا لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجٍّ۔

Marfat.com

لبیک کہنے کے ساتھ یہ شخص محرم ہو گیا۔ تسبیح۔ تہلیل۔ تکبیر۔ تحمید اور جو ذکر اللہ کی عظمت پر دلالت کرے وہ بھی محرم ہونے میں لبیک کا حکم رکھتا ہے اسی طرح نیت کے ساتھ قربانی لے چلنے کے وقت محرم ہو جاتا ہے اگرچہ لبیک وغیرہ زبان سے نہ کہے اور بغیر ان دو چیزوں کے محرم نہیں ہوتا۔

قربانی سے مراد وہ اونٹ۔ اونٹنی۔ گائے۔ بیل ہے جس کے گلے میں علامت کے لیئے نعل یا نعل کا ٹکڑا یا توشہ دان یا اس کا دستہ یا کسی درخت کی دھاڑی باندھتے ہیں یا اس کو جھول پہناتے ہیں یا اونٹ کے کوہان میں بائیں طرف زخم کرتے ہیں جس سے خون بہتا ہے مگر یہ صورت امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک مکروہ ہے جب کہ زخم کے سرایت کرنیکا خوف ہو۔

محرم ہونے پر ہر نماز کے بعد۔ اٹھتے۔ بیٹھتے۔ پڑھتے۔ اترتے صبح شلم ہوتے۔ سوتے۔ جاگتے۔ راہ پہ مڑتے۔ تاروں کے ڈوبتے۔ نکلتے۔ ٹوٹتے لوگوں سے ملاقات کرتے غرض ہر تغیر کے وقت بآواز بلند لبیک پکارتا رہے مگر اتنا نہ چلائے کہ گلا پڑ جائے اور جب کہے تو برابر تین بار کہے اگرچہ فرض صرف ایک بار کہنا ہے اور مسجد میں بہت زور سے نہ کہے۔

عمرے میں شروع طواف سے اور حج میں شروع رمی اول سے لبیک کہنا موقوف نہ کرے

فصل چہارم

Marfat.com

ممنوعات احرام کے بیان میں

جن چیزوں کا حالت احرام میں کرنا حرام ہے اور اکثر اُن پر جزا (کفارہ) لازم آتی ہے اُن کا اس مقام پر ذکر کیا جاتا ہے۔

عورت سے اگرچہ اپنی بی بی یا لونڈی ہو صحبت کرنا۔ رغبت سے بات چیت کرنا ہاتھ لگانا۔ خواہش سے آنکھ بھر دیکھنا۔ فسق وفجور کرنا۔ جھگڑنا۔ ساتھ والوں نوکروں اور دنیا کے معاملہ کرنے والوں پر غصہ کرنا منع ہے۔ مگر دین کی بات پر غصہ کرنا اور [illegible] امر بالمعروف ونہی عن المنکر منع نہیں۔

بدن سے کسی جگہ کے پورے یا ادھورے بال دور کرنے ناخن ترشوانا یا اپنے یا غیر کے ناخن کترنے بھی منع ہیں مگر جو بال آنکھ کے اندر نکلے اُس کا دور کرنا جائز ہے۔ سیا ہوا لباس پہننا یا اس طرح کا بُنا ہوا یا بنایا ہوا کہ اکثر بدن یا بعض عضو کا احاطہ کرے اور کام کرنے میں خود بخود یا اکثر بدن پر ٹھہرا رہے جائز نہیں۔

سیا ہوا کپڑا جیسے کرتہ۔ جبہ۔ انگرکھا۔ جامہ۔ نیمہ۔ فرغل۔ عبا۔ قبا۔ ٹوپی یا پائجامہ۔ موزے وغیرہ۔

بُنا ہوا جیسے دستانے۔ جرابیں۔ بے جوڑ کا کرتہ۔ یا پائجامہ ٹوپی وغیرہ۔

بنایا ہوا جیسے خود۔ بارانی۔ نمدے کا جبہ۔ کرتہ۔ [illegible] ڈال ہو۔

پہننے سے عادت کے موافق پہننا مراد ہے پس اگر کوئی محرم جبہ عبا کو کندھوں پر ڈالے اور آستینوں کو نہ پہنے یا صرف ایک آستین کو پہنے

Marfat.com

یا پاجامہ کو اوڑھے تو جائز ہے مگر ترک کرنا بہتر ہے سر یا گالوں کا کسی کپڑے سے ڈھانکنا۔ چادر میں گھنڈی تکمہ لگا کر باندھنا ٹخنے کا موزوں جرابوں جوتیوں وغیرہ سے ڈھانکنا۔ سر اور منہ پر پٹی باندھنا اگرچہ مرض کی وجہ سے ہو ایسے رنگین کپڑے کا پہننا۔ اوڑھنا جو کسم۔ یا زعفران یا ورس[۱] یا کسی اور خوشبودار چیز میں رنگا ہوا جائز نہیں لیکن اگر رنگنے کے بعد دھو ڈالا ہو یا ایسا مستعمل ہو کہ اس سے خوشبو نہ آتی ہو تو جائز ہے۔

بخور[۲] دیئے ہوئے کپڑے کا پہننا اوڑھنا۔ بدن یا کپڑوں میں اگرچہ چھوٹا ہو خوشبو لگانا ہاتھ کا خوشبو میں ڈالنا جس سے اس کا جرم ہاتھ میں لگ جائے کپڑے کے کنارے میں سوائے عود کے خوشبو باندھنا اور خوشبودار[۳] چیز کا کھانا جیسے دارچینی۔ الائچی۔ لونگ۔ سونٹھ۔ ایسا کچا کھانا کھانا جس میں خوشبو شامل اور اس کی بو غالب ہو اور یہی حال پینے کی چیز کا بھی ہے۔

بالوں یا بدن میں مہندی لگانا۔ بالوں کو گل خیرو یا اسی قسم کی اور چیز سے دھونا۔ تیل لگانا۔ بالوں کو گوند وغیرہ سے جمانا۔ سر اور بدن کا منڈوانا

---

[۱] ورس یمن میں ایک گھاس کے ریشے ہیں جو زعفران کی طرح خوشبودار ہوتے ہیں۔ ۱۲ منہ

[۲] بخور دینا یعنی خوشبودار چیز مثلاً عود و مصطگی وغیرہ کا دھواں دینا۔ لیکن اگر کسی مکان میں عود وغیرہ سلگایا گیا ہو اور اس مکان میں گذرنے سے کپڑوں میں کچھ خوشبو کا اثر آگیا ہو تو کچھ مضائقہ نہیں ۱۲ منہ

[۳] خوشبودار چیز ہے جس کی بو بھلی معلوم ہو اور عقلمند اس کو خوشبو کہیں ۱۲ منہ

Marfat.com

کرنا یا پکڑنا یا روک رکھنا یا بتانا یا اشارہ کرنا یا شکار پر اعانت کرنا جیسے تیر و کمان چھرے وغیرہ دینا یا ایک جانب سے دوسری جانب کو ہانکنا اسکا انڈا یا پر یا بازو یا پاؤں توڑنا یا اس کا گوشت پکانا یا بھوننا۔ دودھ دوہنا یا بیچنا یا خریدنا۔ یا بدن کا اس طرح کھجانا کہ اس سے بال ٹوٹ جائے یا جوں مرجائے جوں کا بدن یا کپڑے سے مارنا یا دور کرنا یا مارنے کے لیئے کسی کے حوالہ کرنا بشرطیکہ وہ مارڈالے۔ یا کپڑوں کو جوں کے دور ہونے یا مرجانے کے لیئے دھوپ میں ڈالنا یا دھونا یا غیر سے کہنا کہ تو جوں کو میرے بدن یا کپڑے سے مار یا دور کر[1]۔ یا اس بات کو بتانا یا اشارہ کرنا یہ سب باتیں منع ہیں لیکن اگر غیر کی جوں زمین پر گری ہوئی ہو تو اس کا مارنا جائز ہے۔ حرم کے درخت کو سوائے اذخر گھاس کے کاٹنا یا چبانا جائز نہیں۔

فصل پنجم

مکروہات احرام کے بیان میں

جو چیزیں حالت احرام میں مکروہ ہیں اور ان پر جزا نہیں لازم آتی وہ یہاں بیان کی جاتی ہیں۔

[1] اس طرح دور کرنا کہ زمین پر ڈال دے جس سے وہ مرجائے اور اگر اپنے جسم یا بدن سے کہ شخص تکلیف کے باعث ایک جگہ سے دوسری جگہ رکھ دے تو جائز ہے ۱۲ منہ

بدن سے میل کا دور کرنا۔ بالوں کا کھولنا۔ سر کے بالوں یا داڑھی میں کنگھی کرنا داڑھی یا سر کا یا باقی جسم کا زور سے کھجانا جس سے بال کے ٹوٹنے یا جوں کے مرنے کا خوف ہو۔ چادر کا گردن پہ باندھنا۔ سر یا منہ کا پردہ کعبہ سے اس طرح چھپانا کہ سر یا منہ پر لگ جائے۔ عبا۔ قبا۔ جیسے پوستین لبادے وغیرہ کا اوڑھنا۔ کندھوں سے بغیر دونوں آستینوں یا ایک آستین پہنے کے گرہ باندھنا۔ چادر یا تہمد کے ایک کنارے کو دوسرے کنارہ سے یا دونوں کناروں کو ملا کر کاٹنا یا سوئی چھوتا یا ڈوری وغیرہ سے باندھنا چادر یا تہمد کے دو پاٹ سیکر یا پیوند لگا کر باندھنا۔ اوڑھنا۔ غیر خوشبو دار سیاہ زرد نیلہ کپڑا پہننا۔ خوشبو کا سونگھنا یا ہاتھ لگانا بشرطیکہ اس کا جرم ہاتھ میں نہ لگے۔ خوشبو دار پھولوں میووں اور بوٹیوں کا سونگھنا۔ عطار کے پاس یا اس کی دوکان پر خوشبو سونگنے کے لیے بیٹھنا سر اور منہ کے سوا کسی اور عضو پر بغیر مرض کے پٹی باندھنا۔ ناک یا ٹھوڑی کا کپڑے سے ڈھانکنا یہ سب مکروہ ہے مگر ہاتھ سے ڈھانکنا مکروہ نہیں ہے۔

اور جس کھانے کی کچی چیز میں خوشبو ملکر مغلوب ہوگئی ہو گو اس میں سے بو آتی ہو اس کا کھانا پینا اور تکیہ پر پیشانی رکھ کر اوندھا سونا بھی مکروہ ہے۔

فصل ششم

مباحات احرام کے بیان میں

Marfat.com

وہ چیزیں جو حالت احرام میں مباح و جائز ہیں حسب ذیل ہیں۔

طہارت کے لیے غسل کرنا۔ غبار و گرمی دفع کرنے کے لیے حمام کرنا پانی میں غوطہ لگانا۔ طہارت کے لیے نہ زینت کے لیے کپڑا دھونا۔ انگوٹھی پہنا۔ پرتلے میں تلوار لٹکانا اگرچہ پرتلا ریشمی یا چمڑے کا سیا ہوا ہو۔ ہتھیار باندھنا۔ دشمن دین سے لڑنا۔ ہمیانی باندھنا۔ اگرچہ سی ہوئی ہو۔ سر یا منہ کو گھر یا دیوار یا پہاڑ یا محمل یا عماری یا خیمہ یا چھتری کے سایہ میں رکھنا۔ بغیر خوشبو کا سرمہ[1] لگانا۔ آئینہ دیکھنا۔ مسواک کرنا۔ داڑھ اکھاڑنا ٹوٹے ہوئے ناخن کاٹنا۔ فصد لینا۔ بالوں کو دور کیے بغیر پچھنے لگانا۔ ختنہ کرنا۔ دمل کا قطع کرنا۔ شکستہ عضو کی اصلاح کرنا۔ پٹی باندھنا۔ کرتے کو چادر کی طرح اوڑھنا۔ یا اس کا تہبند باندھنا۔ پگڑی کو بغیر گرہ لگانے کے کمر پر لپیٹنا۔ چادر کے دونوں کونے تہبند میں کھوسنا۔ عبا۔ قبا۔ پوستینی۔ لبادہ کا کندھوں کے داخل کیے بغیر اپنے اوپر ڈالنا یا لپیٹ کر اوڑھ لینا۔ سر یا منہ کا تکیہ پر رکھنا۔ سر یا منہ پر اپنا یا غیر کا ہاتھ رکھنا۔ جوتی۔ یا کٹے ہوئے موزے یا کھڑاؤں پہننا جس سے ٹخنے نہ چھپیں۔ داڑھی کا ٹھوڑی کے نیچے سے اور کان۔ گردن۔ ہاتھوں کا بلکہ سر اور منہ کے سوا تمام بدن کا ڈھانکنا۔ سر پر لگن۔ تغار۔ دیگچی۔ طباق۔ رکابی۔ گون۔ بورا۔ دستی صندوق۔ چارپائی۔ شہری[2] کا اٹھانا۔ مگر کپڑوں کی گٹھڑی

---

[1] اگر خوشبودار سرمہ ایک یا دو بار لگائے تو صدقہ دے زیادہ میں دم [illegible] ۱۲

[2] یعنی اگر ساری رات یا دن میں ان چیزوں [illegible] تو صدقہ لازم ہے ۱۲

لحاف وغیرہ نہ اُٹھاسے۔ شکار صحرائی کا گوشت کھانا جو کہ غیر محرم نے شکار ذبح کیا ہو۔ زمین حل میں بدون شرکت محرم کے کسی طرح کی شرکت سے شکار کرنا۔ مچھلی کھانا۔ ہر حال میں اس سے پکے ہوئے کھانے کا کھانا جس میں خوشبو پڑی ہو۔ بے پکے کھانے کا اس حال میں کھانا جب کہ اس میں خوشبو بالکل معلوم نہ ہوتی ہو۔ گھی۔ چربی۔ روغن زیتون۔ تل کے تیل اور جس روغن میں خوشبو نہ ہو اس کا کھانا۔ زخم یا بوائی میں تیل لگانا۔ زمین حل میں درخت اور گھاس کا کاٹنا خواہ خشک ہو خواہ تر۔ ایسا شعر پڑھنا جس میں کوئی بری بات نہ ہو۔ اصالتہً یا نیابتہً نکاح کرنا۔ اونٹ۔ گائے۔ بکری۔ مرغی۔ بطخ کا ذبح کرنا داڑھی یا بالوں یا کسی عضو کو اگر جوں کے مرتے جھڑنے یا بال کے ٹوٹنے کا خوف ہو۔ آہستہ آہستہ انگلیوں سے بغیر ناخن کے کھجانا اور اگر ایسا خوف نہ ہو تو زور سے کھجانا بھی جائز ہے اگرچہ درد ہو پڑ جائیں اور خون چھلک آئے گندھی کے پاس یا اس کی دکان پر بلانیت خوشبو سونگھنے کے بیٹھنا۔ بے ادب خادم کو ادب سکھانے کے لیئے مارنا حل و حرم میں مردار خوار اور ناپاکی کھانے والے کوے۔ چیل۔ سانپ۔ بچھو چھپے۔ چچڑی۔ بھیڑیئے۔ گیدڑ۔ پروانے۔ مکھی۔ چیونٹی۔ چھپکلی۔ زنبور پسو۔ ساہی۔ مچھر۔ کھٹمل اور موذی حملہ آور درندوں کا مارنا۔ مگر جوں کا مارنا اس لیئے جائز نہیں کہ بدن کے میل سے پیدا ہوتی ہے پس اس کا مارنا یا دور کرنا گویا اپنے بدن یا کپڑے کو میل سے صاف کرنا ہے۔ جو درست نہیں۔

Marfat.com

فصل ہفتم

طریقہ عمرہ کے بیان میں!

عمرے کا طریقہ یہ ہے کہ جو آفاقی ماہ شوال و ذیقعد اور ایام عشرہ ذی الحج کے سوا میقات پر گذرے وہ فقط عمرے کا احرام باندھے اور جو ان مہینوں میں گذرے وہ عمرے کی نیت سے یا قران یا تمتع کی نیت سے احرام باندھ کر لبیک کہتا ہوا جیسا کہ پہلے مذکور ہوا مکہ کی طرف چلے۔ جب زمین حرم[1] پہونچے اگر طاقت رکھتا ہو پیادہ ننگے پاؤں ہولے۔ اور جیسے قیدی گنہگار بادشاہ قہار کے سامنے جاتا ہے کمال انکسار و آہستگی و وقار و توبہ و استغفار کے ساتھ قدم اٹھائے اور یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَ حَرَمُ رَسُوْلِكَ فَحَرِّمْ لَحْمِيْ وَدَمِيْ وَ عَظْمِيْ عَلَى النَّارِ اَللّٰهُمَّ اٰمِنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ	اے اللہ بیشک یہ تیرا اور تیرے رسول کا حرم ہے سو تو میرے گوشت خون اور ہڈی کو آگ پر حرام کر۔ اے اللہ تو مجھکو اس دن اپنے عذاب سے پناہ دے جس دن

[1] زمین حرم کی علامت کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے ہر طرف نشان نصب [illegible] میں کھا گیا اس کی روشنی جہاں تک پہونچی وہ حرم کی حد قرار پائی اور وہ زمین مدینے کی طرف تنعیم تک تین میل اور یمن و عراق و طائف ہر ایک جانب سات میل جعرانہ کی طرف نو میل اور جدہ کی طرف دس میل ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ اَوْلِیَائِکَ وَاَھْلِ طَاعَتِکَ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔	تو اپنے بندوں کو اوٹھائے گا اور مجھے اپنے دوستوں اور فرمان برداروں میں شامل کر اور مجھ پر رحم کر بیشک تو ہی بڑا رحم کرنے والا مہربان ہے۔

پھر لبیک کہے اور سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَکْبَرُ کہہ کر درود پڑھے۔ اور اپنے والدین۔ استادوں قرابتداروں۔ دوستوں اور تمام مسلمانوں کے لیئے دعا مانگے۔

پھر اگر مدینہ کی طرف سے گذرے تو مکہ میں داخل ہونے کیلیئے ذی طوی پر جس پر اب قبہ بن گیا ہے غسل کرے اور اگر عراق کی جانب سے گذرے تو بیر معونہ پر جو بطحائے مکہ میں جبل نور کے برابر واقع ہے غسل کرے اور دوسری طرفوں میں جہاں مکہ کے قریب پانی پائے غسل کرے۔

بہتر یہی ہے کہ دن[1] کو ثنیۂ کدا[2] کی طرف سے جو بلندی کی جانب جنۃ المعلی کے دروازہ کے پاس ہے مکہ میں داخل ہو۔ بعضے کہتے ہیں کہ جو مکہ سے عمرہ لانے کے لیئے تنعیم کو جائے وہ مکہ کی پستی کی جانب

---

[1] رات کو داخل ہونا بھی بلا کراہت جائز ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں ثابت ہیں مگر عورت کیلیئے رات کو داخل ہونا بہتر ہے۔ ۱۲ منہ۔

[2] پہلا کدا ء بمد کیا تھ ذھاب بوزن پر ہے اور دوسرا (کُدا) بلا ہمزہ ھدی کے وزن پر ۱۲۔ منہ

پشتہ کدا کی طرف سے جو دروازہ شبیکہ پر واقع ہے پھرے۔ بالفعل اکثر مکہ میں اسی طرف سے داخل ہوتے ہیں۔

جب شہر مکہ معظمہ پر نظر پڑے یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیْ بِھَا قَرَارًا وَارْزُقْنِیْ بِھَا حَلَالًا۔	اے اللہ! تو مجھکو اس میں ٹھہرنے کی جگہ دے اور مجھکو اس میں حلال روزی عطا کر۔

پھر جب مقام مدعیٰ[1] پر پہونچے جہاں سے پہلے کعبہ نظر آتا تھا ٹھہر جائے اور جو دعا چاہے مانگے۔ مگر یہ دعا بہتر ہے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَكَ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ	اے رب! تو دنیا و آخرت میں مجھے نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا اے اللہ! میں تجھسے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بہتر مانگا ہوا چاہتا ہوں۔ اور اس برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے۔

[1] مدعیٰ یعنی دعا مانگنے کی جگہ وہ ایک بلند زمین ہے جس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بلند کیا تھا وہاں سے کعبہ کی چھت نو سو برس تک نظر آتی تھی اس کے بعد درمیان میں اونچے مکانات بن گئے اس لیے اس کا نظر آنا موقوف ہوگیا لیکن اس مقام پر دعا مانگنا اب بھی مستحب ہے

Marfat.com

پھر لبیک کہتا ہوا دعا پڑھتا ہوا ممکن ہو تو سیدھا مسجد الحرام میں جاوے نہیں تو اپنا اسباب محفوظ جگہ رکھ کر یا کسی کے پاس چھوڑ کر بدون کپڑے بدلنے۔ مکان کرایہ لینے اور کھانے پینے کے مسجد الحرام کی طرف چلے جب باب بنی شیبہ پر جس کو بالفعل باب السلام کہتے ہیں پہونچے کمال عاجزی سے داہنا پاؤں بڑھائے اور لبیک کہہ کر پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ثُمَّ اَدْخِلْنِيْ فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَاَنْ تَرْحَمَنِيْ وَتُقِيْلَ عَثَرَاتِيْ وَتَغْفِرَ ذُنُوْبِيْ وَتَضَعَ عَنِّيْ وِزْرِيْ۔	میں اللہ کا نام لیکر داخل ہوتا ہوں اور سب تعریف خدا کو ہے اور درود پیغمبر خدا پر نازل ہو۔ اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول اور انمیں مجھے داخل کر۔ ای اللہ! میں اپنے اس مقام میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو ہمارے سردار اور اپنے بندے اور پیغمبر محمد پر درود نازل فرما اور مجھ پر رحم کر اور میری لغزشوں کو معاف فرما۔ اور میرے گناہوں کو بخش اور میرے گناہ کو مجھ سے دور کر۔

۱؎ اور نوافل تحیۃ المسجد۔ اشراق۔ چاشت۔ تہجد وغیرہ کو مقدم کرے لیکن اگر امام فرض پڑھتا ہو یا فرض یا وتر یا سنت موکدہ یا نماز جنازہ کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو ان صورتوں میں ان چیزوں کی تقدیم کرے بعد ازاں طواف کرے۔ ۱۲

Marfat.com

جب خانۂ کعبہ پر نظر پڑے ہاتھ اُٹھا کر۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اور جو دعا چاہے مانگ کر ہاتھ منہ پر پھیرے کیونکہ اسوقت کی دعا مقبول ہوتی ہے۔

پھر حجر اسود کی طرف یہ دعا پڑھتا ہوا چلے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هٰذَا تَعْظِيمًا وَتَشْرِيفًا وَمَهَابَةً وَزِدْ[1] مَنْ تَعْظِيمِهٖ وَتَشْرِيفِهٖ مِنْ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ تَعْظِيمًا وَتَشْرِيفًا وَمَهَابَةً۔

اے اللہ! تو سلامت ہے اور تجھی سے سلامتی ہے اور تیری ہی طرف سلامتی پھرتی ہے۔ اے ہمارے رب! ہم کو سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ اور ہمکو سلامتی کے گھر میں داخل کر۔ اے ہمارے رب! تو برکت والا ہے۔ اور اے عزت وبزرگی والے! تو برتر ہے۔ اے اللہ! اپنے اس گھر کی عظمت بزرگی اور رعب کو بڑھا اور اس کی موجودہ تعظیم وتکریم پر حج وعمرہ سے عظمت وبزرگی اور رعب کو زیادہ کر۔

پس اپنا داہنا کندھا حجر اسود کے بائیں کونے کے مقابل رکھے

---

[1] بعض روایت میں اس طرح آیا ہے وَزِدْ مَنْ شَرَّفَهٗ وَعَظَّمَهٗ وَكَرَّمَهٗ مِمَّنْ حَجَّهٗ اَوِ اعْتَمَرَهٗ تَشْرِيفًا وَتَكْرِيمًا وَتَعْظِيمًا وَبِرًّا یعنی اس کے حج وعمرہ کرنیوالوں میں سے جس نے اس کی تعظیم وتکریم اور بزرگی کی اسکے لیے تعظیم وتکریم اور بزرگی ونیکی کو زیادہ کر۔ ۱۲

Marfat.com

اور اپنا تمام بدن بائیں طرف چھوڑے اور طواف کی نیت کرکے یہ کہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِکَ الْحَرَامِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ

اے اللہ! میں تیرے حرمت والے مکان کا سات پھیر طواف کرنا چاہتا ہوں پس اس کو میرے لیئے آسان کر اور میری طرف سے قبول فرما۔

پھر حجر اسود کے سامنے آکر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر کہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ۔

اللہ کا نام لیکر یہ کام کرتا ہوں اور اللہ بڑا ہے اور اسی کے لیئے حمد ہے اور درود پیغمبر خدا پر نازل ہو۔

پھر اگر بغیر کسی کے ایذا دینے کے ممکن ہو تو دونوں ہاتھ حجر اسود پر رکھکر بیچ میں منہ سے بوسہ دے[۱] اسکو اِسْتِلَام کہتے ہیں اور اس میں مستحب یہ ہے کہ منھ اور پیشانی دونوں کو رکھے اور تین بار چومے پھر کہے

---

[۱] روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کے بوسہ دینے کے وقت فرمایا کہ میں جانتا ہوں تو پتھر ہے نہ ضرر کرتا ہے نہ نفع دیتا ہے اگر میں پیغمبر علیہ السلام کو تجھے بوسہ دیتے دیکھتا تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے نفع و ضرر متصور ہے کہا کیونکر جواب دیا کہ حق تعالیٰ نے آدمی کی ذریت کے عہد کا کاغذ اس کے منہ میں امانت رکھا ہے اسی نے کہا ہے کہ جو اس عہد کو پورا کرے گا میں اسکی گواہی دونگا پس اسکی گواہی یہی نفع ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا میں اس قوم میں زندہ رہنے سے پناہ مانگتا ہوں جس میں اے ابوالحسن تو نہ ہو لیکن نفی نفع و ضرر کی ہے کسی اور طرح کا نفع ہے اور جسکی نفی حضرت عمرؓ نے کی تھی اس سے اور طرح کا نفع مراد تھا پس دونوں باتیں ٹھیک ہیں ۱۲ منہ

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَتَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَوَفَاءً بِعَھْدِکَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّۃِ نَبِیِّکَ	اے اللہ! میں تجھ پر ایمان لانے تیری کتاب کے سچ ماننے تیرے عہد کے پورا کرنے اور تیرے پیغمبر کی سنت کی پیروی سے حجر اسود کو چومتا ہوں

اگر چاہے تو اس دعا کو بھی بوسہ دینے سے پہلے پڑھ لے۔

اگر بوسہ دینا ممکن نہ ہو تو ہاتھ کو اس پر لگا کر چومے۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو لاٹھی وغیرہ کو چھوا کر چومے اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو دونوں ہاتھ اس طرف اُٹھا کر کہے۔

اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ والحمد للہ تعالٰی والصلوٰۃ علی نبیہ المصطفیٰ	اللہ بڑا ہے! اللہ کے سوا کوئی برحق معبود نہیں، اور سب تعریف اللہ تعالٰی کے لیے ہے، اور درود اس بزرگ پیغمبر پر نازل ہو۔

اور سمجھ کر گویا آپ نے ان دونوں ہاتھوں سے اس کو چھو لیا ہاتھوں کو بوسہ دے پھر اضطباع کئے ہوئے رمل کے ساتھ داہنی طرف کو چلے۔

اضطباع کے معنی پیچھے گذر چکے اور رمل اس کا نام ہے کہ دونوں کندھوں کو ہلاتا اکڑتا ہوا نزدیک نزدیک چھوٹے قدم رکھ کر تیزی کی چال سے چلے جیسے پہلوان جنگ میں بہادری ظاہر کرتے تھے۔

اگر ازدحام کی وجہ سے رمل نہ ہو سکے تو ٹھہر جائے جب لوگ کم ہوں تب بجا لائے اور ابتدائے طواف سے لبیک کہنا موقوف کرے

Marfat.com

جب ملتزم کے مقابل یعنی حجر اسود اور دروازۂ کعبہ کے درمیان میں پہنچے یہ کہے ۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۔	اے ہمارے رب ! تو ہم کو دنیا و آخرت میں بھلائی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا' پاکی اور حمد اللہ تعالیٰ کے لیئے ہے اور اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور اللہ بڑا ہے اور گناہ سے بچنے اور عبادت کرنے کی طاقت صرف اللہ بزرگ برتر سے ہے

جب دروازہ کے سامنے آئے کہے ۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا الْبَیْتُ بَیْتُکَ وَھٰذَا الْحَرَمُ حَرَمُکَ وَھٰذَا الْاَمْنُ اَمْنُکَ[1] وَھٰذَا الْمَقَامُ مَقَامُ[2] الْعَائِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ	اے اللہ ! یہ گھر تیرا گھر ہے اور یہ حرم تیرا حرم ہے اور یہ بچاؤ تیرا بچاؤ ہے اور یہ مقام اس شخص کا مقام ہے جو تجھ سے دوزخ سے پناہ مانگتا ہے اے اللہ ! تو اپنی دی ہوئی روزی سے مجھے قانع بنا اور اس میں مجھے برکت دے

[1] بالغیر یعنی مطوف امنک کے بعد یوں پڑھتے ہیں وَالْعَبْدُ عَبْدُکَ وَاَنَا عَبْدُکَ وَھٰذَا الْمَقَامُ مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ فَحَرِّمْ یَا اللّٰہُ لُحُوْمَنَا وَبَشَرَتَنَا مِنَ النَّارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ ۱۲ منہ

[2] مقام سے مقام ابراہیم یا مطاف یا تمام حرم شریف مراد ہے ۱۲

Marfat.com

وَاَعْلَمُ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِيْ بِخَيْرٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔	اور میری ہر غائب چیز کا خیر کے ساتھ خلیفہ ہو سو اے خدا کے یکتا کے کوئی سچا معبود نہیں اس کا کوئی ساجھی نہیں بادشاہت اور سب تعریف اسی کو ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے ۔

جب رکن عراقی کے سامنے پہونچے یہ دعا پڑھے ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالنِّفَاقِ وَالشِّقَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ ۔	اے اللہ ! میں شک ، شرک ، نفاق ، عداوت ، بدخلقی اور برے انجام سے اپنے اہل اور مال اور اولاد کے متعلق تیری پناہ چاہتا ہوں ۔

جب میزاب کے مقابل پہنچے یہ دعا پڑھے ۔

اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِيْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ وَلَا بَاقِيَ اِلَّا وَجْهُكَ وَاسْقِنِيْ بِكَاْسِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً لَا اَظْمَاُ بَعْدَهَا	اے اللہ ! جس دن تیرے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا اور صرف تیری ذات باقی رہیگی اس دن مجھے اپنے عرش کے سایہ کے نیچے رکھ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیالہ سے ایسا شربت پلا کہ اس کے بعد میں پیاسا نہ ہوں ۔

جب رکن شامی کے سامنے پہنچے یہ کہے ۔

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّتِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ یَا عَزِیْزُ یَا غَفُوْرُ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ یَا عَالِمَ مَا فِی الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِیْ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ۔	اے اللہ! تو اس کو حج مقبول و کوشش مشکور و گناہ مغفور و تجارت مفید بنا۔ اے زبردست اے گناہ بخشنے والے اے رب! گناہ بخش رحم کر اور جس کو تو جانتا ہے اس سے درگذر کر بیشک تو ہی بڑا زبردست بڑا کریم ہے اے سینوں کی باتوں کے جاننے والے! مجھکو تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکال۔

جب رکن یمانی پر پہونچے استلام کرے اور اس کا ترک بھی جائز ہے بعضے کہتے ہیں استلام رکن یمانی یہی ہے کہ دونوں ہاتھوں یا ایک ہاتھ سے اس کو مس کرے اور ازدحام ہو تو اس کا بدلہ اشارہ وغیرہ سے نہیں۔ اسی روایت پر عمل ہے۔

جب رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان میں پہنچے یہ پڑھے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔	اے رب! ہمکو دنیا اور آخرت میں نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

پھر حجر اسود کے پاس آکر بطور سابق استلام کرے اور یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ بِرَحْمَتِکَ وَاَعُوْذُ بِرَبِّ ھٰذَا الْحَجَرِ	اے اللہ! مجھکو اپنی رحمت سے بخش اور میں اس پتھر کے

Marfat.com

مِنَ الدَّيْنِ وَ الْفَقْرِ وَضِيقِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔	رب سے قرض محتاجی سینہ کی تنگی اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔

یہ ایک پھیر ہوا۔ اس میں حطیم[1] کو شامل کرلے اور رمل فقط تین پھیر تک مسنون ہے باقی چار میں نہیں۔ ہر پھیر میں حجر اسود کا استلام کرنا چاہیے اگر اول و آخر استلام پر اکتفا کرے تو بھی جائز ہے ان سات پھیروں کا نام ایک طواف ہے۔

پھر مقام ابراہیم کی طرف یہ آیت پڑھتا ہوا چلے

وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى۔	اور تم مقام ابراہیم کے پاس نماز کی جگہ بناؤ۔

اور وہاں دو رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت میں قُل یا دوسری رکعت میں قل ھو اللہ احد۔ پڑھے یہ دو رکعتیں حنفی مذہب میں واجب [illegible] اور نماز کے بعد یہ دعا جو حضرت آدم علیہ السلام نے مانگی تھی [illegible]۔

اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّي وَعَلَانِيَتِي فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِي	اے اللہ! تو [illegible] میرا بھید اور میرا ظاہر جانتا ہے پس تو میرا عذر [illegible]

[1] حطیم کعبہ سے شام کی جانب نصف دائرہ کی شکل پر ایک احاطہ ہے جسکے گرد آدمی کے سینہ برابر سنگ مرمر کی اونچی دیوار کھنچی ہوئی ہے اور کعبہ کے متصل دونوں طرف اس میں راہ ہے [illegible] ہے وہ بڑا احاطہ اس میں [illegible] کعبہ کی عمارت [illegible] نہ ہوا [illegible] اسکو باہر رکھنا تھا اسی سطر اسکو حطیم کہتے ہیں [illegible] کرنے سے منع کی گئی ہے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ	تو میری حاجت کو جانتا ہے پس تو میرا
وَتَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ	سوال پورا کر اور تو میرے دل کی بات
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا	جانتا ہے پس تو میرے گناہوں کو بخش
یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی	اے اللہ میں تجھ سے وہ ایمان مانگتا ہوں جو میرے
اَعْلَمَ اَنَّہٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا	دل کو لگا رہے اور سچا یقین مانگتا ہوں تاکہ
کَتَبْتَ لِیْ وَرَضِّنِیْ بِمَا قَسَمْتَ	میں جان لوں کہ مجھے صرف وہی پہونچے گا جو تو نے
لِیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ	میرے لئے لکھا ہے اور اس پر رضامندی
	چاہتا ہوں جو تو نے میری قسمت میں رکھا ہے
	اے سب سے زیادہ رحم کرنیوالے۔

کہتے ہیں کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے یہ دعا مانگی وحی آئی کہ اے آدم تو نے مجھ سے ایسی دعا مانگی جس کو میں نے قبول کیا تیرے گناہ بخشے تیرے رنج وغم دور کیے اور تیرے بعد تیری اولاد میں سے جو کوئی کبھی یہ دعا مانگیگا اس کے ساتھ بھی ضرور ایسا ہی کروں گا۔ اس محتاجی آنکھوں کی راہ سے نکالونگا اس کی تجارت کو سب تاجروں سے بہتر کرونگا۔ اس کے پاس دنیا آئیگی اور یہ اس کو مکروہ جانے گا لیکن پھر نہ سکے گا ؛؛

پھر ملتزم پر سینہ پیٹ اور داہنا رخسار لگا کر اور دونوں ہاتھ سر سے اوپر سیدھے دیوار پر پھیلا کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ یَا وَاجِدُ یَا مَاجِدُ	اے اللہ ! اے پانے والے !!
لَا تَنْزِعْ مِنِّیْ نِعْمَۃً اَنْعَمْتَھَا	اے بزرگ !!! وہ نعمت مجھسے

Marfat.com

عَلَى اللّٰهُمَّ اِنِّیْ وَقَفْتُ
عَلٰی بَابِكَ الْعَالِیْ وَالْتَزَمْتُ
بِاَعْتَابِكَ وَاَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَاَخْشٰی
عَذَابَكَ اَللّٰهُمَّ حَرِّمْ شَعْرِیْ وَجَسَدِیْ
عَلَی النَّارِ اَللّٰهُمَّ کَمَا صُنْتَ وَجْهِیْ عَنْ
سُجُوْدِ غَیْرِكَ فَصُنْ وَجْهِیْ عَنْ مَسْئَلَةِ
غَیْرِكَ اَللّٰهُمَّ یَا رَبَّ
الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا
وَرِقَابَ اٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا
وَاَصْحَابِنَا وَاَحْبَابِنَا مِنَ النَّارِ
یَا کَرِیْمُ یَا غَفَّارُ یَا عَزِیْزُ یَا جَبَّارُ
تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ
الرَّحِیْمُ ۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْبَیْتِ
الْعَتِیْقِ فُکَّنِیْ مِنَ النَّارِ وَاَعِذْنِیْ
مِنْ کُلِّ سُوْءٍ وَقَنِّعْنِیْ بِمَا
رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا
اٰتَیْتَنِیْ وَصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ
الْهَاشِمِیِّ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ

مت چھین جو تو نے مجھے بخشی ہے۔ اے
اللہ! میں تیرے اونچے دروازہ پر کھڑا ہوں
تیری چوکھٹوں سے چمٹا ہوں۔ تیری رحمت کا
امیدوار ہوں اور تیرے عذاب سے ڈرتا ہوں
اے اللہ میرے بال اور بدن کو دوزخ پر حرام کر
اے اللہ جیسا کہ تو نے میرے منہ کو اپنے غیر کے سجدے سے بچایا
ہے ویسا ہی میرے منہ کو اپنے غیر سے سوال کرنے
سے بچا۔ اے اللہ! اے قدیم گھر کے مالک
ہماری گردنوں، ہمارے باپ دادا، ماؤں
اور ہمارے دوستوں و احباب کی گردنوں کو
دوزخ سے آزاد کر۔ اے کریم! اے
غفار! اے عزیز! اے جبار!
تو ہماری دعا قبول کر۔ بیشک تو ہی
سننے اور جاننے والا ہے ہم کو توبہ کی
توفیق دے۔ بیشک تو ہی توبہ قبول کرنے
والا مہربان ہے۔ اے اللہ! اے
قدیم گھر کے مالک! مجھکو دوزخ سے بچا۔
ہر برائی سے پناہ دے۔ اپنی دی ہوئی
روزی پر قانع بنا۔ اپنی دی ہوئی چیز میں

Marfat.com

ذُنُوْبِیْ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔	میرے لیئے برکت دے اور پیغمبر ہاشمی پر درود بھیج۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے تو ہی گناہوں کا بخشنے والا ہے بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے۔

پھر چاہ زمزم پر جاکر قبلہ رو کھڑے ہو کے تین بار دم لے لے کر خوب چھک کے پانی پیئے اگر ڈول خود نکال سکے تو نہایت بہتر ہے بچے ہوئے پانی کو اپنے اوپر ڈالے اور ہر بار دم لینے کیوقت کعبہ کو دیکھے اور یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ۔	اللہ کا نام لیکر یہ کام شروع کرتا ہوں اور ساری تعریفیں اللہ کو ہیں اور درود اسکے پیغمبر پر نازل ہو۔

مگر پچھلی مرتبہ یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّعَمَلًا صَالِحًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ	اے اللہ میں تجھسے مفید علم کشادہ روزی نیک عمل اور ہر بیماری سے شفا چاہتا ہوں

لہ اس زمانہ میں اکثر مطوفین باب کے سامنے اور ملتزم پر چمٹنے کیوقت یہ دعا پڑھاتے ہیں اللھم انی عبدك وابن عبدك واقف ببابك ارجو رحمتك واخشی عذابك من النار یا حنان یا منان یا دیان یا برہان یا سلطان یا ذا الجود والکرم والعطاء والاحسان اللھم احسن عاقبتنا فی الامور کلھا واجرنا من خزی الدنیا وعذاب الاخرۃ برحمتك یا ارحم الراحمین وصلی اللہ علی محمد وآلہ وسلم ۱۲

پھر حجر اسود کا استلام کرے اور باب صفا سے صفا[1] کی طرف جسکو باب بنی مخزوم بھی کہتے ہیں نکلے جب مسجد سے باہر چلے تو پہلے بایاں قدم اٹھائے اور پہنچنے سے پہلے یہ کہے ۔

أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۔

جس چیز سے اللہ نے ابتدا کی ہے اسی سے میں بھی ابتدا کرتا ہوں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا بخشنے والا مہربان ہے بیشک صفا و مروا اللہ کی نشانیاں ہیں پس جو کوئی اس گھر کا حج کرے یا عمرہ لاوے اس پر گناہ نہیں کہ دونوں کا طواف کرے اور جو اپنی خوشی سے نیکی کرے سو اللہ اسکا قدر دان اور جاننے والا ہے ۔

اور صفا پر چڑھ[2] یہاں تک کہ کعبہ کو باب الصفا کی راہ سے جہاں سے سامنے پڑتا ہے دیکھے اور اس کی طرف منہ کیے ہوئے ہاتھ کندھوں تک اٹھائے

---

[1] [illegible] شخص کیلیے سب [illegible] کا [illegible] میں [illegible] کرے [illegible] وہاں جانکی [illegible] طواف کرنیوالے کو [illegible] ۱۲

[2] کہتے ہیں کہ صفا پر حضرت [illegible] اللہ بیٹھے تھے [illegible] حضرت حوا [illegible] دونوں [illegible] صفا [illegible] اور [illegible] منسخ ہو کر [illegible] گئے [illegible] ان دونوں [illegible] رکھ دیا [illegible] پہاڑ [illegible] ۱۲

[illegible] اپنے ہاتھوں کو بلند کرتے [illegible] اس کی [illegible] ۱۲

اسطرح پر کہ ہتھیلیاں آسمان کی طرف ہوں اور یہ دعا پڑھے ۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
وللہ الحمد الحمد للہ
علی ما ھدانا الحمد للہ علی
ما اولانا الحمد للہ علی
ما الھمنا الحمد للہ الذی
ھدانا وما کنا لنھتدی لولا
ان ھدانا اللہ لا الہ الّا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک
ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو
حی لا یموت بیدہ الخیر
وھو علی کل شئ قدیر
لا الہ الا اللہ وحدہ وصدق
وعدہ ونصر عبدہ واعز جندہ
وھزم الاحزاب وحدہ لا الہ
الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ
مخلصین لہ الدین ولو کرہ
الکافرون۔ اللھم انک
قلت وقولک الحق

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے
اللہ سب سے بڑا ہے ۔ اور اللہ ہی کیلیے حمد ہے اللہ کا
شکر ہے کہ اس نے ہمکو سیدھا راستہ بتایا اللہ کا
شکر ہے کہ اُسنے ہمکو نعمت دی اللہ کا شکر ہے
کہ اس نے ہمکو حق بات سجھائی اللہ کا شکر ہے کہ
اس نے ہمکو ہدایت دی اور ہم کبھی راہ پر نہ آتے
اگر اللہ ہم کو راہ پر نہ لاتا سوا ے خدا کے کوئی
معبود برحق نہیں وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی
ساجھی نہیں ۔ اسی کی بادشاہت اور اسی کو حمد ہے
وہ زندہ رکھتا اور مارتا ہے اور وہ ایسا زندہ ہے
کہ مرنیوالا نہیں اسکے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر
چیز پر قادر ہے سوائے خدا کے کوئی معبود برحق
نہیں وہ اکیلا ہے اسکا دعوی سچا ہے اس نے
اپنے بندے کی مدد کی اپنی لشکر کو غالب کیا اور تمام
گروہوں کو اکیلے شکست دی سوائے خدا کے کوئی معبود
برحق نہیں اور ہم اپنے دین کو اسی کیلیے خالص کر کے
اسی کی عبادت کرتے ہیں اگرچہ کافر لوگ برا مانیں
ای اللہ تو نے فرمایا ہے اور تیرا قول سچا ہے

Marfat.com

ادعونی استجب لکم وانك
لا تخلف المیعاد وانی اسألك
کما هدیتنی للاسلام ان لا
تنزعه منی حتی توفانی وانا مسلم
سبحان الله والحمد لله ولا اله
الا الله والله اکبر ولا حول ولا
قوة الا بالله العلی العظیم اللهم
صل وسلم علی سیدنا محمد
وعلی آله وصحبه واتباعه
الی یوم الدین اللهم اغفرلی
ولوالدی ولمشائخی وللمسلمین
اجمعین والسلام علی
المرسلین والحمد لله
رب العلمین -

کہ تم مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا
اور بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا اور جیسا کہ
تو نے مجھے اسلام کی راہ بتائی ہے میں
تجھ سے یہ چاہتا ہوں کہ اسکو مجھ سے مت چھین
یہانتک کہ تو مجھکو دنیا سے مسلمان ہی اٹھا
اللہ پاک ہے اور اللہ کا شکر ہے اور سوائے
خدا کے کوئی معبود برحق نہیں اللہ سب سے
بڑا ہے اور گناہ سے پھرنے اور عبادت کرنے کی
طاقت صرف خدائے بزرگ و برتر سے ہی ہے
اے اللہ تو درود و سلام ہمارے سردار محمد اور انکی
آل اور اصحاب اور انکے پیروی کرنیوالوں پر قیامت
تک نازل فرما۔ اے اللہ تو مجھے میرے
ماں باپ میرے استادوں اور تمام مسلمانوں کو
بخش دے اور سب پیغمبروں پر سلام نازل
کر اور سب تعریف پروردگار عالم کے لئے ہے

اور بہت دیر تک وہاں ٹھہرا رہے اور خدا کی یاد اور دعا کرتا رہے
کیونکہ وہ خدا کے مقبول بندوں کا مقام ہے پھر اتر کر مروہ[1] کی طرف دعا مانگتا

۱؎ صفا سے مروہ تک سات سو ستر گز کی مسافت ہے اور دونوں میلوں میں تیز چلنا چاہیے
قدم کا فرق ہے اور دونوں کے مقابل بازار کی دوسری طرف بھی دو سبز مینار بنے ہوئے ہیں ۱۲

یاد کرتا ہوا آرام تمام چلے جب سبز منارتک پہونچے جو بائیں طرف مسجد الحرام کی دیوار میں نصب ہے تو دوسرے منارتک جو حضرت عباسؓ کے گھر کے مقابل ہے دوڑے اور یہ دعا پڑھے۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ وَاهْدِنِي لِلَّتِي هِيَ اَقْوَمُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَسَعْيًا مَشْكُوْرًا وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ يَا مُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

اے میرے رب! تو بخش اور رحم کر اور اس سے درگزر کر جس کو تو جانتا ہے بیشک تو اس کو جانتا ہے جس کو ہم نہیں جانتے البتہ تو زبردست بہت کرم والا ہے مجھکو وہ راہ دکھا جو بہت سیدھی ہے۔ اے اللہ! اسکو مقبول حج اور قابل شکر سعی اور بخشا ہوا گناہ قرار دے۔ اے اللہ! تو مجھکو میرے ماں باپ تمام باایمان اور فرماں بردار مرد و عورتوں کو بخش دے اے دعاؤں کے قبول کرنے والے! اے ہمارے رب! ہمکو دنیا اور آخرت دونوں میں بھلائی دے اور ہمکو عذاب دوزخ سے بچا۔

پھر دوسرے منار کے بعد سے آہستہ اپنی عادت کے موافق چلے جب مروہ پر پہنچے تو وہی سب بجالائے جو صفا پر کیا تھا یہ ایک

پھیرا ہوا۔ پھر صفا کی طرف لوٹے یہ دوسرا پھیرا ہوا۔ اسی طرح سات بار پھرے کہ صفا سے شروع اور مروہ پر ختم کرے اور ہر بار دونوں سبز مینار کے درمیان میں دوڑے یہ دوڑنا گھوڑے کے دوڑنے سے کم اور رمل سے زائد ہو حنفی مذہب میں اس موقع پر اضطباع نہیں ہے امام شافعیؒ کے مذہب میں ہے۔

پھر قبلہ رو ہو کر اپنے دہنے جانب سے سر منڈائے یا سر کے چوتھائی بال یا اس سے بھی زیادہ جتنا چاہے کترلے لیکن تمام سر کا منڈانا بہتر ہے۔ عورت کا تمام بالوں سے ایک انگشت کے برابر کترائے اس کے بعد مرد ناخن مونچھیں کترائے بغل کے بال دور کرے اور بالوں کو دفن کر دے بالوں کو دور کرنے کے وقت یہ دعا پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا ھَدَانَا وَاَنْعَمَ عَلَیْنَا وَقَضٰی عَنَّا نُسُکَنَا اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ فَاجْعَلْ لِیْ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَامْحُ عَنِّیْ بِھَا سَیِّئَۃً وَارْفَعْ لِیْ دَرَجَۃً فِی الْجَنَّۃِ الْعَالِیَۃِ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْ نَفْسِیْ	خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں سیدھی راہ بتائی ہم کو نعمت دی اور ہم سے ہمارے نسک ادا کرائے۔ اے اللہ ہمارا یہ چوٹی تیرے ہاتھ میں ہے سو ہر بال کے بدلے قیامت کے دن میرے لیے ایک نور کر اور اس کے بدلے میری ایک برائی دور کر اور جنت میں میرا ایک درجہ بلند کر اے اللہ مجھکو میرے نفس میں برکت دے

وَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِلْمُحَلِّقِیْنَ یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ آمین
قبول کر۔ اے اللہ! مجھکو اور سر منڈانے والوں کو بخش اے بڑی بخشش والے قبول کر۔

پھر مسجد الحرام میں آکے حجر اسود کے سامنے دو رکعت نماز پڑھ کر احرام اتار ڈالے کیونکہ عمرہ تمام ہوچکا اور ایسا ہی متمتع کو بھی کرنا چاہیئے لیکن اگر وہ چاہے یا اُس کے ساتھ قربانی کا جانور ہو تو وہ احرام باندھے رہے جب حج کا وقت آئے تو دوسرا احرام حج کا باندھے اور قارن حج تک ایک ہی احرام باندھے رہے۔

فصل ششم

ادائی حج کے طریقہ کے بیان میں

آفاقی اگر صرف حج کرنا چاہے تو اسطرح احرام باندھے جس طرح اوپر بیان کیا گیا۔ اگر کسی ضرورت سے یا بلاضرورت سیدھا عرفات کو جائے تو اس پر سے طواف القدوم جو کہ تحیۃ المسجد کی طرح مسنون ہے ساقط ہوجائے گا لیکن بلاضرورت ایسا کرنے سے گنہگار ہوگا۔ کیونکہ اس سے بہت سی سنتیں ترک ہوجاتی ہیں چنانچہ اس کا بیان آگے آئیگا اور اگر سیدھا عرفات کو نہ جائے تو طواف القدوم بجا لائے جس طرح

Marfat.com

عمرے کے بیان میں[1] گزرا۔

اگر اس طواف کے بعد سعی صفا و مروہ منظور نہ ہو بلکہ طواف الزیارت کے بعد جو کہ مسنون ہے تو اس طواف میں اضطباع و رمل نہ کرے لیکن اگر اس لحاظ سے کہ طواف الزیارت کے بعد بہت سے مناسک ادا کرنے دشوار ہوں گے اس طواف کے بعد سعی کرے تو جائز ہے اور اضطباع و رمل بھی اسی میں کرے جیسا کہ اوپر گذرا الحاصل جس طواف کے بعد سعی ہو اسی میں اضطباع و رمل بھی ہونا چاہیے جیسا کہ طواف عمرہ میں بیان ہوا۔

اس طواف قدوم و سعی میں لبیک کہنا موقوف نہ کرے جیسا کہ عمرے میں اول طواف سے موقوف کرتے ہیں ہاں جو حاجی طواف الزیارت کے بعد سعی کرے اس کو صفا و مروہ میں لبیک نہ کہنا چاہیے بلکہ وہ جمرۃ العقبہ میں رمی سے پہلے موقوف کرے۔

پھر طواف القدوم یا طواف و سعی کے بعد مکہ میں اقامت کرے اگر احرام باندھے رہے اور جو چیزیں احرام میں منع ہیں ان سے بچے یہی حکم قارن اور اس متمتع کا بھی ہے جس کے پاس قربانی ہو اس اثنا میں جب چاہے بغیر اضطباع و رمل کے طواف نفل ادا کرتا رہے۔

---

[1] یعنی جس طرح عمرے کے بیان میں طواف کا ذکر ہوا ہے اسی طرح طواف بجا لائے اس کے یہ معنی نہیں کہ عمرے کے طواف القدوم جیسا طواف کرے کیونکہ عمرے میں طواف القدوم نہیں ہوتا۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

مگر حج کے مہینوں میں عمرہ نہ ادا کرے کیونکہ اب وہ قیام مکہ سے مکی ہو گیا ہے۔

ذی الحجہ کی ساتویں تاریخ کو امام مسجد الحرام میں ظہر کے بعد ایک خطبہ پڑھتا ہے اور اس میں حج کے مناسک بیان کرتا ہے اس کو سُنے۔

ترویہ کے دن یعنی آٹھویں تاریخ کو محرم آفاقی اور جو مکی غیر محرم ہو وہ احرام باندھ کر صبح کی نماز کے بعد امام اور سب لوگوں کے ساتھ منیٰ[1] کو جاوے۔ مکی طواف نفل کے بعد احرام باندھے تو بہتر ہے اگر اس کے بعد سعی بھی منظور ہو تو اس طواف میں اضطباع و رمل بھی کرے۔ اور اگر طواف الزیارت کے بعد سعی کا قصد ہو تو اس طواف میں یہ دونوں کام نہ کرے۔

منیٰ پہنچکر ممکن ہو تو مسجد خیف[2] کے پاس ٹھہرے ورنہ راستہ کے علاوہ جہاں کہیں جگہ پائے قیام کرے اور ظہر سے فجر تک وہاں پانچ نمازیں پڑھیں، اور رات بھر لبیک۔ دعا اور استغفار میں مصروف رہے۔

---

[1] منی ایک مقام کا نام ہے جو مکہ سے تین کوس پر شرق کی جانب ہے وہاں مکانات اور دوکانیں بنی ہوئی ہیں موسم حج میں وہاں بازار نہایت آراستہ کرتے ہیں اس نام رکھنیکا وجہ یہ ہے کہ منی کے معنی لغت میں اندازہ کرنیکے ہیں اور یہاں بھی قربانی کرنیکا اندازہ کیا جاتا ہے یا اس کی وجہ یہ ہے کہ جب حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام سے اس مقام پر جدا ہونے لگے تو کہا تَمَنَّ یعنی تو آرزو کر حضرت آدم علیہ السلام نے کہا اتمنی الجنۃ میں جنت کی آرزو کرتا ہوں پس اس لحاظ سے اس مقام کا نام منی رکھا گیا کہ حضرت آدمؑ کی امنیہ یعنی آرزو وہاں واقع ہوئی تھی ۱۲ منہ

[2] خیف کنارے کو کہتے ہیں چونکہ یہ مسجد بھی منی کے کنارے یا منی کے پہاڑ کے کنارے واقع ہے اسلئے اس نام سے موسوم ہوئی ۱۲

طبرانی اور بیہقی عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو کوئی مرد و عورت عرفہ کی رات منٰی میں یہ دعا ہزار بار پڑھے گا وہ جو کچھ مانگے گا ضرور پاوے گا وہ دعا یہ ہے۔

سبحان الذی فی السماء عرشہ۔ سبحان الذی فی الارض موطئہ سبحان الذی فی البحر سبیلہ سبحان الذی فی النار سلطانہ سبحان الذی فی الجنۃ رحمتہ سبحان الذی فی القبر قضاؤہ سبحان الذی فی الھواء روحہ سبحان الذی رفع السماء سبحان الذی وضع الارض لاملجاء ولامنجأ منہ الا الیہ۔

پاکی ہے اس ذات کو جس کا عرش آسمان پر ہے۔ پاکی ہے اس ذات کو جس کا پاانداز زمین پر ہے۔ پاکی ہے اس ذات کو جس کی راہ دریا میں ہے۔ پاکی ہے اس ذات کو جس کی حکومت آگ میں ہے۔ پاکی ہے اس ذات کو جس کی رحمت جنت میں ہے۔ پاکی ہے اس ذات کو جس کا حکم قبر میں جاری ہے۔ پاکی ہے اس ذات کو جس کی روح ہوا میں پیدا کی گئی ہے۔ پاکی ہے اس ذات کو جس نے آسمان کو بلند کیا۔ پاکی ہے اس ذات کو جس نے زمین کو پست کیا۔ اس سے پناہ اور نجات بجز اس کے نہیں ہے۔

اور صبح کی نماز اندھیرے منہ اول وقت پڑھ کر منٰی سے جب آفتاب نکل آوے مسجد خیف کے پہاڑ کی راہ سے جس کو عرفہ کہتے ہیں۔ عرفاتؔ کو جاوے

سلہ عرفات نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہاں پہچان اس بات کی حاصل ہوئی تھی کہ خواب سچا ہے یا یہ کہ جبرئیل علیہ السلام نے یہاں ان کو مناسک حج کی معرفت سکھائی تھی یا یہ کہ حضرت آدم و حوا علیہما السلام کو یہاں باہم معرفت و شناسائی حاصل ہوئی تھی ۱۲۔

Marfat.com

زمین کی راہ سے جو مزدلفہ اور عرفہ کے درمیان میں ہے واپس ہو اور عرفات کو نکلتے وقت یہ دعا پڑھے ہے۔

اللهم اجعلها خير غدوة غدوتها قط واقربها من رضوانك وابعدها من سخطك اللهم اليك غدوت واياك رجوت وعليك اعتمدت ووجهك اردت فاجعلني ممن تباهي به اليوم من هو خير مني وافضل

اے اللہ! اس صبح کو میری تمام صبحوں سے بہتر بنا اس کو اپنی رضامندی سے زیادہ قریب اور اپنے غصہ سے بہت دور کر۔ اے اللہ! میں نے تیرے ہی طرف صبح کی اور تیرے ہی آرزو کی اور تجھی پہ اعتماد کیا اور تیرے ہی ذات کا خواستگار ہوا مجھکو ان لوگوں میں سے بنا جن پر آج کے دن مجھ سے بہتر اور افضل شخص نے فخر کیا ہے۔

جب جبل رحمت پر نگاہ پڑے دعا مانگے اور تسبیح و تہلیل و تحمید و استغفار و تکبیر پڑھے پھر عرفات میں مسجد النمرہ[1] کے پاس جس کو مسجد ابراہیم کہتے ہیں قیام کرے اور زوال کے قبل کھانے پینے سے فارغ ہو کر وقوف عرفات کیلئے جو سنت موکدہ ہے غسل کرے تاکہ زوال کے وقت یا اس سے پیشتر مسجد النمرہ میں جا بیٹھے زوال کے بعد خطبہ سنکر امام کے پیچھے ظہر و عصر[2] کی نماز ایک اذاں دو تکبیر کے ساتھ

---

[1] نمرہ مقام یا پہاڑ کا نام ہے جس پر حد حرم کی میل بنی ہوئی ہے ۔ ۱۲

[2] اس دن نماز ظہر و عصر کا جمع کرنا اس پر موقوف ہے کہ نماز امام اکبر کی جماعت کے ساتھ ادا کی جاے ورنہ اکیلا یا چھوٹی جماعت کیساتھ پڑھے تو وہ ظہر و عصر کو جمع نہ کرے ۱۲ منہ

Marfat.com

ظہر کے وقت پڑھے۔ ان دونوں نمازوں کے درمیان میں نوافل اور سنتیں نہ پڑھے اور نہ کچھ کھائے پیئے۔ جب نماز سے فارغ ہو فوراً عرفات پر سوائے وادی عُرنہ کے جہاں چاہے اور جہاں جگہ پائے اونٹ پر سوار ہوکر قبلہ رو امام کے پیچھے یا دائیں بائیں ٹھہرے مگر جبل الرحمت کے پاس بڑے بڑے سیاہ پتھروں کے فرش پر ٹھہرنا بہتر ہے کیونکہ وہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا موقف ہے۔ وہاں اب بطور مسجد کے احاطہ بنا ہوا ہے پہاڑ پر چڑھ کر وقوف کرنا اور اس کو سب مواقف سے بہتر جاننا کچھ اصلیت نہیں رکھتا۔ پیادہ کھڑا رہنا بیٹھنا لیٹنا بھی جائز ہے اس حالت میں مسکین محتاج کی طرف ہاتھ پھیلا کر دعا مانگے اور سُبْحَانَ اللّٰہِ[1] وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کمال عاجزی سے شام تک پڑھتا رہے اور درمیان میں ہر ہر ساعت کے بعد لبیک پکارتا رہے اور اپنے گناہوں کو یاد کرکے پھوٹ پھوٹ کر روئے اور توبہ و استغفار دل و زبان سے کرے رونا نہ آئے تو منھ بسورے بلکہ اپنی سنگدلی پر روئے اور اپنے والدین۔ استادوں۔ رشتہ داروں۔ دوستوں اور تمام مسلمانوں کے لئے مغفرت چاہے اس روز گناہ و قصور سے نہایت بچا کرے بلکہ مباح سے بھی بچے۔ صرف دعا استغفار توبہ تسبیح

---

[1] پاکی اللہ کو ہے اور سب تعریف اللہ کو ہے اور سوائے اللہ کے کوئی سچا معبود نہیں ہے ۱۲

Marfat.com

تلاوت وغیرہ میں مشغول رہے کیونکہ ایسا دن پھر کہاں ملیگا۔

طبرانی بیہقی وابن ابی شیبہ حضرت علی وابن عباس وجابر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں یہ دعا پڑھتے تھے۔

الله اکبر۔ الله اکبر۔ الله اکبر ولله الحمد ولله الحمد ولله الحمد لا اله الا الله وحده لا شریك له الملك وله الحمد اللهم اهدنی بالهدی ونقنی واعصمنی بالتقوی واغفرلی فی الاخرة والاولی اللهم اجعله حجا مبرورا وذنبا مغفورا اللهم لك صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی والیك مآبی اللهم انی اعوذبك من عذاب القبر ووسوسة الصدر وشتات الامر۔ اللهم	اللہ بڑا ہی۔ اللہ بڑا ہی۔ اللہ بڑا ہے اللہ ہی کیلئے حمد ہے اور اللہ ہی کیلئے حمد ہے۔ اللہ ہی کیلئے حمد ہے۔ سوائے خدا کے کوئی سچا معبود نہیں وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی ساجھی نہیں اس کی بادشاہت اور اسی کو حمد ہے اے اللہ مجھکو سیدھی راہ دکھا اور پاک کر اور تقوے کا مضبوط پکڑنے والا بنا اور دنیا وآخرت میں مجھکو بخش۔ اے اللہ تو اس کو حج مقبول اور بخشا ہوا گناہ قرار دے اے اللہ میری نماز میری عبادت میری زندگی میری موت سب تیرے لیئے ہے اور تیرے ہی طرف میرا ٹھکانا ہے۔ اے اللہ میں قبر کے عذاب دل کے وسوسے کام کی پریشانی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ!

Marfat.com

اھدنا بالھدی وزینا بالتقوی
واغفر لنا فی الآخرۃ والاولی
اللھم انی اسئلک رزقا
حلالا طیبا مبارکا اللھم
امرتنی بالدعاء ومنک الاجابۃ
وانک لا تخلف وعدک
اللھم ما احببت من خیر
فحببہ الینا ویسرہ لنا وما
کرھت من شر فکرھہ الینا
وجنبناہ ولا تنزع منا الاسلام
بعد اذ ھدیتنا لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک
ولہ الحمد یحیی ویمیت
وھو علی کل شیء قدیر
اللھم اجعل فی صدری
نورا وفی سمعی نورا وفی
بصری نورا وفی قلبی نورا اللھم
اشرح لی صدری ویسر لی امری
واعوذ بک من وساوس الصدر

تو مجھکو سیدھی راہ دکھا پرہیزگاری سے
آراستہ کر اور دنیا و آخرت میں مجھے
بخش دے اے اللہ میں تجھ سے حلال پاک
برکت والی روزی چاہتا ہوں۔ اے اللہ
تونے مجھے دعا مانگنے کا حکم دیا ہے اور
قبول کرنا تیرا ہی کام ہے اور تو وعدہ خلافی
نہیں کرتا۔ اے اللہ تو جس نیکی کو پسند
کرتا ہے اس کو ہمارے نزدیک محبوب
بنا اور ہمارے لیے آسان کر اور جس کو
برا جانتا ہے اس کو ہمارے نزدیک
برا کر اور ہم کو اس سے بچا اور اسلام کو
اس کی ہدایت دینے کے بعد ہم سے
مت چھین خدا کے سوا کوئی سچا معبود
نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی ساجھی
نہیں سب کی بادشاہت اور حمد اسی کی ہے جلاتا
اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے
اے اللہ میرے سینہ میں نور ڈال [illegible]
میرے آنکھوں میں میرے دل میں اے اللہ میرا سینہ کھول دے
اور میرے کام آسان کر اور میرے سینہ کے وسوسے

Marfat.com

وتشتت الامر وعذاب القبر	کام کی پریشانی قبر کے عذاب سے تیری
اللهم انی اعوذبک	پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! رات دن
من شر ما یلج فی اللیل وشر ما	کے آنے والی اور ہوا کے چلنے اور حوادث
یلج فی النهار وشر ما تهب	زمانہ کی برائیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں
الریاح وشر بوائق الدهر	اے ہمارے رب تو ہم کو دنیا میں بھی اور آخرت
ربنا اتنا فی الدنیا حسنة	میں بھی بھلائی دے اور عذاب دوزخ کی
وفی الاخرة حسنة وقنا	بچا۔ اے اللہ! میں تجھ سے وہ بھلائی چاہتا
عذاب النار اللهم	ہوں جسکو تجھ سے تیرے نبی نے مانگا ہے
انی اسئلک من خیر	اور اس برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں
ما سالک به نبیک واعوذبک	جس سے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
من شر ما استعاذ به	نے پناہ چاہی ہے۔ اے ہمارے رب!
نبیک صلی الله علیه وسلم	ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہم پر
ربنا ظلمنا انفسنا وان لم	بخشش اور رحم نہ کرے گا تو ہم بیشک
تغفر لنا وترحمنا لنکونن	ٹوٹے میں رہیں گے۔ اے رب! تو مجھکو
من الخاسرین۔ رب اجعلنی	اور میری اولاد کو پکا نمازی بنا۔ ای رب!
مقیم الصلوة ومن ذریتی	اور میری دعا قبول کر۔ اے ہمارے
ربنا وتقبل دعاء ربنا	رب! مجھکو میرے ماں باپ اور
اغفرلی ولوالدی وللمؤمنین	تمام مسلمانوں کو قیامت
یوم یقوم الحساب	کے دن بخش دے

Marfat.com

رب ارحمھما کما ربیانی
صغیرا ربنا اغفرلنا ولاخواننا
الذین سبقونا بالایمان ولا
تجعل فی قلوبنا غلا للذین اٰمنوا
ربنا انک رؤف رحیم
ربنا انک انت السمیع العلیم
وتب علینا انک التواب
الرحیم لاحول ولا قوۃ الا
باللہ العلی العظیم اللّٰھم
انک تعلم وتری مکانی
وتسمع کلامی وتعلم سری
وعلانیتی ولا یخفی علیک
شئی من امری وانا البائس
الفقیر المستغیث المستجیر الوجل
المشفق المقر المعترف
بذنبہ اسئلک مسئلۃ
المسکین وابتھل الیک
ابتھال المذنب الذلیل
وادعوک دعاء الخائف الضریر

اے رب! تو ان دونوں پر ویسا ہی
رحم کر جیسا کہ انھوں نے مجھے بچپن میں
پالا ہے۔ اے ہمارے رب! تو ہمکو
اور ہمارے اگلے مسلمان بھائیوں کو
بخش دے۔ اور ہمارے دلوں میں
مسلمانوں کی طرف سے کینہ مت
ڈال۔ اے رب! بیشک تو مہربان
اور رحم کرنیوالا ہے اے ہمارے
رب! تو بیشک سننے اور جاننے والا ہے
ہم کو توبہ کی توفیق دے بیشک تو ہی
توبہ کی توفیق دینے والا اور رحم کرنے
والا ہے گناہ سے پھرنے اور عبادت
کرنیکی طاقت صرف خدای بزرگ و برتر کی
طرف سے ہے۔ اے اللہ بیشک تو میرا مکان
جانتا بوجھتا میرا کلام سنتا میرے ظاہر و باطن کو
جانتا ہے اور تجھ پر میرا کوئی امر پوشیدہ نہیں ہے
اور میں مصیبت زدہ محتاج فقیر فریادی پناہ جو ترسندہ
خوف زدہ اپنی گناہوں کا اقرار و اقبال کرنیوالا ہوں
تجھ سے مسکین کی طرح سوال کرتا ہوں اور ذلیل گنہگار کی طرح

Marfat.com

من خضعت الیک رقبتہ	تیرے سامنے گڑگڑاتا ہوں اور
وفاضت عیناہ ونحل لک	اندھے خوف زدہ کی طرح تجھے پکارتا
جسدہ ورغم لک	ہوں جس کی گردن تیرے لیے جھکی
انفہ اللہم لا تجعلنی	اور آنکھیں تیرے لیے اشکبار ہوئیں
بدعائک شقیا وکن	اور اس کا جسم تیرے لیے لاغر اور اسکی ناک
لی رؤفا رحیما یا خیر المسئولین	تیرے لیے خاک آلودہ ہوئی اے اللہ! تو مجھے اپنی
ویا خیر المعطین یا ارحم	دعامیں ناکام مت کر اور تو میرا مہربان و شفیق
الراحمین والحمد للہ رب	اے سب سوال کیے گیوں اور بخشش کرنیوالوں
العالمین آمین۔	سے بہتر اے سب سے زیادہ رحم کرنیوالے اور ساری
	حمد پروردگار عالم کیلئے ہے تو اس کو قبول کر۔

اور مناسب ہے کہ خضر علیہ السلام کی دعا کا بھی ورد کرے اور وہ یہ ہے۔

یا من لا یشغلہ شان	اے وہ ذات کہ تجھکو ایک حالت سے
عن شان ولا سمع عن	نہیں روکتی اور نہ ایک کا سننا دوسرے کی سننے سے
سمع ولا تشتبہ علیہ	مانع ہوتا اور نہ تجھ پر آوازیں مشتبہ ہوتی ہیں
الاصوات یا من لا	اے وہ ذات! کہ تجھکو بہت سی مرادیں مانگنا
یغلطہ کثرۃ المسائل	غلطی میں نہیں ڈالتا اور نہ تجھ پر زبانیں
بالحاجات ولا یختلف	مختلف ہوتی ہیں۔ اور اے وہ
علیہ اللغات	ذات! کہ تجھ کو

Marfat.com

ویا من لایبرمه الحاح الملحین فی الدعاء ولا تضجره مسئلة السائلین اذقنا برد عفوك وحلاوة مغفرتك ولذة مناجاتك ورحمتك	نہ دعا مانگنے والوں کا اصرار عاجز کرتا اور نہ سوال کرنیوالوں کا سوال تنگ کرتا تو ہم کو اپنی بخشش کی ٹھنڈک اپنی مغفرت کی حلاوت اور اپنی مناجات ورحمت کی لذت چکھا۔

اور یہ دعا جس کو امام غزالیؒ احیاء العلوم میں لکھتے ہیں نہایت موثر ہے۔

الٰهی من مدح الیك نفسه فانی لائم لنفسی اخرست المعاصی لسانی فمالی وسیلة من عمل ولا شفیع سوی الامل۔	اے اللہ اگر نیوالوں نے اپنی تعریف تیرے سامنے کی ہوگی مگر میں تو اپنے آپ کو ملامت کرنیوالا ہوں۔ گناہوں نے میری زبان گونگی کردی پس نہ مجھکو عمل کا وسیلہ ہے اور نہ سواے تیری امید کے کوئی میرا شفیع ہے۔

سورج ڈوبنے کے بعد لبیک کہتا اور دعائیں پڑھتا ہوا امام کے ہمراہ اطمینان اور وقار کیساتھ مزدلفہ[1] کی طرف آئے اگر قدرت ہو تو جلدی جلدی چلے کیونکہ تیز چلنا مسنون ہے لیکن تیز چلنے سے کسی کو تکلیف

۱؎ مزدلفہ عرفات سے تین کوس پر ایک مقام ہے وہاں ہی نہر جاری ہے ازدلاف کے معنی قریب ہونا چونکہ حضرت آدمؑ وہاں حضرت حوا سے قریب ہوئے تھے اس لئے اس کو مزدلفہ کہتے ہیں ۱۲ منہ

Marfat.com

نزدیک جب مزدلفہ کے پاس پہنچے اگر ہو سکے پیادہ ہو لے اور غسل کرے ورنہ وضو کرے اور مزدلفہ کے پہاڑ کے پاس جس کو مشعر الحرام کہتے ہیں مسجد کی قریب راہ سے داہنی طرف اترے۔ عین راہ میں نہ اترے کیونکہ یہ مکروہ ہے۔ اگر وہاں جگہ نہ پائے تو پھر تمام مزدلفہ ٹھہرنے کا مقام ہے بجز وادی محسر کے کہ وہاں سے گذرتے ہوئے بقدر پھینکنے[1] ایک پتھر کے تیز چلے اور سوار ہو تو سواری کو تیز کرے بشرطیکہ اور چلنے والوں کو ایذا نہ پہنچے اور وہاں سے گذرتے ہوئے یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَالِکَ	اے اللہ! نہ تو ہم کو اپنے غضب سے قتل کر اور نہ اپنے عذاب سے ہلاک کر اور ہم کو اس سے پہلے عافیت دے

اور اسباب اتارنے سے پہلے اگر مطمئن ہو تو مغرب و عشا کی نماز ایک اذان اور ایک تکبیر سے امام کے پیچھے عشا کے وقت ملا کر پڑھے مگر امام شافعیؒ و امام مالکؒ کے نزدیک دو تکبیر کے ساتھ ادا کرے مغرب و عشا کی سنت اور وتر دونوں کے بعد پڑھے۔ مغرب کی نماز میں بھی ادا کی نیت کرے جماعت سنت موکدہ ہے۔ اگر اکیلے پڑھے تو بھی دونوں نمازوں کو جمع کرے۔

رات بھر وہاں رہے اور مثل عرفات کے خدا کی یاد۔ دعا۔ استغفار

---

[1] یہ مقام پانسو پینتالیس گز کا بعد رکھتا ہے۔

Marfat.com

اور استدعائے رضامندی اعدا میں مشغول رہے جب صبح صادق ہو اندھیرے میں فجر کی نماز امام کے پیچھے یا اکیلے پڑھ کر کوہ مشعر الحرام کے پاس جس کو جبل قزح بھی کہتے ہیں اور اب اس پر مکان بھی بن گیا ہے جاکر قبلہ رو بیٹھ تسبیح تہلیل۔ تکبیر۔ تحمید اور درود میں مشغول ہو اور طلوع آفتاب کے قریب تک ہاتھ پھیلا کر دعا مانگے اور یہ دعا پڑھے۔

اللّٰھم بحق المشعر الحرام والبیت الحرام والشھر الحرام والرکن والمقام بلغ روح محمدٍ منا التحیۃ والسلام وادخلنا دار السلام یاذا الجلال والاکرام	اے اللہ! مشعر الحرام۔ خانہ کعبہ۔ ماہ حرام رکن حجر اسود۔ اور مقام ابراہیم کے طفیل میں حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی روح پاک کو ہماری طرف سے درود وسلام پہنچا اور اے بزرگی اور عزت والے! تو ہمکو جنت میں داخل کر۔

پھر باقلی یا چنے کے برابر سات کنکریاں مزدلفہ سے لیکر منی میں آئے اور نالے کے نشیب میں پانچ گز یا اس سے کچھ زیادہ فاصلہ سے جمرۃ العقبہ کے سامنے۔ منی کو داہنی جانب۔ کعبہ کو بائیں طرف چھوڑ کر سواری پر یا پیادہ کھڑا ہو اور داہنے ہاتھ کے انگوٹھے اور کلمے کی انگلی سے ان کنکریوں کو متفرق طور پر خوب تاک کر جمرۃ العقبہ پر مارے اور ہر کنکری مارنے میں یہ دعا پڑھے۔

بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر	میں اللہ کا نام لیکر اور اللہ سب سے بڑا ہے

Marfat.com

رغما للشیطان وحزبه ورضی للرحمن ولطفه اللھم اجعلہ حجا مبرورا وسعیا مشکورا وذنبا مغفورا	شیطان اور اس کے گروہ کی ذلت اور اللہ تعالی کی خوشنودی ومہربانی کے لئے ایسا کرتا ہوں اے اللہ تو اس کو مقبول حج اور قابل قدر سعی اور بخشا ہوا گناہ قرار دے۔

اور کنکریاں پھینکنے کیوقت ہاتھ اس قدر بلند ہو کہ بغل نظر آنے لگے اور پھینکنے کا طریقہ یہ ہے کہ کنکری انگوٹھے کے ناخن پر رکھکر کلمہ کی انگلی سے پھینکے یا کلمہ کی انگلی کے اوپر کے جوڑ پر اندر کی جانب رکھکر انگوٹھے کے ناخن سے پھینکے یا ان دونوں کی پوریں پکڑکر پھینک دے اور یہ سب سے آسان ہے اگر جمرۃ العقبہ پر لگے یا اس کے آس پاس تین گز تک پڑے تو بہتر ہے ورنہ اس کے بدلے اور پھینکے۔

پہلی کنکری پھینکتے ہی لبیک کہنا موقوف کرے خواہ مفرد ہو یا قارن یا متمتع اور کنکریوں کو جمرات پر سے اُٹھاکر نہ مارے اس لیے کہ مقبول رمی کی کنکریاں فرشتے اٹھالیجاتے ہیں اور جو نامقبول ہوتی ہے وہ باقی رہ جاتی ہے پس نامقبول کنکری سے رمی نہیں کرنا چاہیے لیکن اگر ایسا کیا جائے تو کراہت کیساتھ جائز ہے۔ البتہ اگر کنکری ہاتھ سے گر پڑے اور اس کو اٹھا کر مارے تو اس میں کچھ قباحت نہیں۔

Marfat.com

جب کنکریوں کے پھینکنے سے فراغت پائے تو دعا مانگتا ہوا اپنے مقام پر آجائے کیونکہ وہاں ٹھہرنے سے اوروں کو تکلیف ہو گی۔ پھر آتے ہی قربانی کرے قربانی مفرد پر مستحب اور قارن و متمع پر واجب ہے اگر ان دونوں کو مقدور نہ ہو تو تین روزے دسویں سے پہلے اور سات روزے ایام تشریق کے بعد جملہ دس روزے رکھیں اور ذبح کرنے سے پہلے یا اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

انی وجھت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذالک امرت وانا اول المسلمین اللھم تقبل منی ھذا النسک واجعلھا قربانا لوجھک وعظم اجری علیھا۔	البتہ میں نے اپنا رخ سیدھا اس ذات کی طرف کیا جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے بیشک میری نماز میری عبادت۔ میری زندگی میری موت رب پروردگار عالم کیلئے ہے جس کا کوئی ساجھی نہیں اور مجھے اسی بات کا حکم ہوا ہے اور میں پہلے فرمانبرداروں سے ہوں اے اللہ! تو میری اس عبادت کو قبول اور اس کو اپنی ذات پاک پر فدا کر اور اس پر مجھے اجر عظیم دے۔

اگر قربانی کے دنبے۔ بکرے کا سر پاؤں سیاہ اور باقی بدن سفید ہو تو بہتر ہے اور مستحب یہ ہے کہ قربانی کے دو ہاتھ

Marfat.com

ایک پاؤں باندھ کر اس کا منہ بائیں ہاتھ سے پکڑ کر داہنے ہاتھ سے
قبلہ رو ہو کر ذبح کرے اس کے بعد سر منڈائے یا بال کترائے
جیسا کہ عمرے کے بیان میں گزرا۔

سر منڈاتے وقت یا اس کے بعد تکبیر بھی کہے اور دعا بھی مانگے۔ جیسا کہ
عمرے میں مذکور ہوا۔ اس فعل سے اس کو سب چیزیں جو احرام باندھنے
کے بعد منع تھیں حلال ہو گئیں مگر عورت سے رغبت کی بات چیت کرنا
طواف زیارت کے بعد جائز ہوگا پھر اسی دن مکہ میں طواف زیارت
ادا کرے اگر پہلے سعی کر چکا ہو تو یہ طواف بغیر اضطباع و رمل کے
ادا کرے ورنہ صرف رمل کرے اضطباع نہ کرے اس کے بعد
صفا و مروہ میں سعی کرے یہ طواف گیارہویں بارہویں کو بھی جائز ہے پھر طواف
زیارت سے فارغ ہو کر منیٰ کو چلا آئے اور شب باش ہو گیارہویں کو امام بعد زوال
خطبہ پڑھتا اور احکام بیان کرتا ہے اس کے سننے کے بعد جمرۂ اولیٰ پر جو مسجد خیف کی
طرف ہے سات کنکریاں مارے پھر ذرا سا بڑھ کر قبلہ رو ہو کے خدا کی حمد و تسبیح
و تہلیل و تکبیر کرے اور درود پڑھے اور استغفار کرے حد تک ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے
اتنی دیر کہ سورۂ بقرہ یا تین پارہ یا بیس آیتیں پڑھ سکے پھر جمرۃ الوسطیٰ
پر بھی ایسا ہی کرے پھر اس کی بائیں طرف اتر آئے اور قریب
قبلہ رو ہو کر دعا مانگے پھر جمرۃ العقبہ پر کنکریاں مار کر بلا توقف دعا مانگتا ہوا
اپنے مقام پر آ جائے اور شب کو وہیں رہے کیونکہ یہ سنت ہے
اور امام شافعی کے نزدیک واجب ہے۔

Marfat.com

پھر بارہویں تاریخ کو یعنی ظہر کے بعد منیٰ گیارہویں ہے کہ کنکریاں
مارے اگر اسی دن چلا آئے تو کچھ مضائقہ نہیں حق تعالیٰ فرماتا ہے
فمن تعجل فی یومین فلا پس جو شخص دو دن میں شتابی کرے
اثم علیه اس پر گناہ نہیں ہے
اسی واسطے بہت سے لوگ اسی دن چلے آتے ہیں اور اس
دن کو نفر اول کہتے ہیں۔
مگر بہتر یہ ہے کہ تیرہویں تاریخ کو بھی ظہر کے بعد کنکریاں مار کر
نکالیں [illegible] چنانچہ اکثر [illegible]
ہیں اس دن کو نفر ثانی کہتے ہیں۔
پھر محصب میں اگر ٹھہرے[1] اور [illegible] کے لیے مکہ آکر [illegible][2]
[illegible] کیا جاتا ہے۔
آفاقی یعنی حج کرنے والے کو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

---

[1] [illegible]
[illegible]
[2] [illegible]

اور زمزم کا پانی پینے کے بعد بطور تبرک کے اپنے سر - اور منھ اور باقی بدن پر ڈالے پھر ملتزم پر آکر چمٹے اور اپنے سینے اور دہنے گال کو کعبہ کی دیوار پر رکھے اور داہنے ہاتھ کو دروازے کی چوکھٹ کی طرف بڑھائے اور جیسا کہ غلام اپنے مولا کا دامن پکڑ تقصیر بخشواتا ہے اس طرح کعبہ کا پردہ ہاتھ میں پکڑ کر روتا ہوا گناہ بخشوائے اور استغفار - دعا - کلمہ توحید اور درود پڑھے پھر دروازہ کی چوکھٹ کو بوسہ دے اور جو چاہے دعا مانگے - اور حجر اسود کا استلام کرے پھر حسرت سے کعبہ کو دیکھتا اور اپنی جدائی پر روتا ہوا اُلٹے پاؤں پھرے اور باب الوداع سے باہر آئے مگر حیض والی عورت اور نہ پھر دروازہ پر سے رخصت ہو - طواف وداع اس سے ساقط ہے - رخصت ہوتے وقت مساکین کو کچھ خیرات بھی کرے -

فصل نہم

جنایات کے بیان میں

جنایت سے مراد وہ گناہ ہے جس پر کفارہ لازم آتا ہے -

مسئلہ - محرم اگر ایک کامل[1] عضو یا تمام بدن میں ایک مجلس میں خوشبو لگائے یا کپڑے یا فرش کو تھوڑا یا بہت خوشبودار کرے یا داڑھی یا سر کے

[1] خوشبو اگر ہلکی اور تھوڑی ہو تو پورا عضو اور تیز اور بہت ہو تو چوتھائی عضو دم کے لازم آنے میں معتبر ہے ۱۲ منہ

بالوں کو مہندی سے رنگین کرے یا گل خیرو سے دھوئے یا خود خوشبو کی مقدار[1] کثیر کو کھائے یا دو مرتبہ سے زیادہ خوشبو دار سرمہ لگائے اس پر دم یعنی قربانی لازم ہے۔ اگر اس سے کمتر ہو تو صدقہ فطر کی طرح صدقہ دے۔

مسئلہ[۲] خوشبو کے استعمال کرنے میں قصد و سہو اور خوشی و جبر برابر ہے یعنی ہر حال میں جزا لازم ہے خواہ مرد ہو خواہ عورت۔

مسئلہ[۳] اگر مہندی کو سر پر جمائے تو دو دم دینا چاہیے ایک خوشبو کے بدلے دوسرا سر ڈھانکنے کی عوض۔

مسئلہ[۴] اگر چند عضو میں کئی مجلس میں خوشبو لگائے تو ہر ایک کا کفارہ جدا دینا پڑے گا۔

مسئلہ[۵] اگر کپڑے کے کونے میں مشک یا کافور یا عنبر باندھے ہے تو تھوڑے سے کے برابر صدقہ دے مگر عود کا کپڑے میں باندھنا اور حلوائی مزعفر کا کھانا جائز ہے۔

مسئلہ[۶] روغن زیتون اور تل کا تیل خوشبو میں داخل ہے اگرچہ فی نفسہ ان میں خوشبو نہیں اس لیئے کہ یہ اور خوشبوؤں کی اصل ہیں پس اگر اس کو خوشبو کی طرح بدن یا کپڑے میں ملے تو جزا لازم ہے

---

[1] قدر کثیر جیسے دو پلو گلاب اور کیوڑا اور مشک میں کثیر وہ ہے جس کو لوگ کثیر جانتے ہوں بعضے کہتے ہیں جو اکثر منہ میں لگ رہے وہ کثیر ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

اور اگر کھائے یا ہوائی وغیرہ میں لگائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔
مسئلہ ۷ پینے کی چیز میں اگر خوشبو مل کر غالب ہو جائے تو دم اور مغلوب ہو جائے تو صدقہ لازم آتا ہے اور کھانے کی بغیر پکی ہوئی چیز میں اگر خوشبو ملاکر مغلوب ہو تو کچھ لازم نہیں آتا اور اگر غالب ہو تو صدقہ لازم آتا ہے اور پکی ہوئی میں کسی حالت میں لازم نہیں آتا۔
مسئلہ ۸ اگر حجر اسود کے اوپر سے ہاتھ اور منہ میں خوشبو کی مقدار کثیر لگے تو قربانی دے اور کم لگے تو صدقہ دے۔
مسئلہ ۹ اگر احرام سے پہلے کسی عضو میں خوشبو لگی تھی اور احرام کے بعد دوسرے عضو پہ جا لگی تو کچھ مضائقہ نہیں۔
مسئلہ ۱۰ خوشبو لگانے سے اگر کفارہ لازم آئے تو پہلے اس خوشبو کو بدن یا کپڑے سے دور کرنا چاہیے ورنہ کفارہ ادا کرنے کے بعد جب تک خوشبو باقی رہیگی اور کفارہ لازم آئے گا۔
مسئلہ ۱۱ اگر سیا ہوا ایک کپڑا یا کئی کپڑے ایک دن یا کئی دن برابر بطور عادت کے پہنے یا چند روز دن کو پہنے اور رات کو بلا قصد ترک کرنے کے اتار دے یا ایک دن میں بعض وقت کرتہ پہنے اور بعض وقت ٹوپی اور موزے اور بعض وقت پائجامہ۔ یا پورا سر یا منہ یا چوتھائی سر تمام دن یا تمام رات ڈھانکے اس پر ایک قربانی لازم آتی ہے اور اگر ایک دن یا ایک رات سے کم ڈھانکے تو مثل صدقہ فطر کے صدقہ دے۔ اس میں قصد۔ سہو۔ خوشی۔ جبر۔ جاننا اور نہ جاننا سب

Marfat.com

برابر ہے۔

مسئلہ ۱۲ اگر سردی یا مرض کی ضرورت سے محرم سر یا تمام
بدن ڈھانکے یا سیے ہوئے کپڑے پہنے تو جب تک وہ ضرورت
باقی رہے گی ایک ہی قربانی لازم آئے گی اگرچہ ایک قمیص کی ضرورت
کے وقت دو قمیص بھی پہنے یا ٹوپی پہننے کی ضرورت کیساتھ عمامہ بھی
باندھے۔ اور اگر ایک عضو کے ڈھانکنے کی ضرورت کے وقت
دو عضو کو ڈھانکا۔ مثلاً سر ڈھانکنے کی ضرورت تھی۔ اس کے ساتھ کرتہ بھی
پہنا یا یہ کہ ضرورت صرف ایک وقت تھی اور اس نے بے سبب ضرورت
دوسرے وقت بھی سر ڈھانکا تو اس صورت میں دوہرا کفارہ لازم آئیگا
یعنی تمام رات یا دن میں دم اور اس کے کمتر میں صدقہ ادا کرنا ہوگا
لیکن اگر محرم تمام رات یا تمام دن سے کم مدت میں مثلاً پہر بھر میں بجا
لائے اور اول سے آخر تک سر ڈھانکے رہے تو دم دے اور جو
تھوڑی دیر میں ڈھانکے تو صدقہ دے۔

مسئلہ ۱۳ اگر مرد منھ پر بغیر مرض کے تمام دن یا تمام رات پٹی باندھے
تو مثل صدقہ فطر کے صدقہ لازم آئے گا۔ اور باقی بدن پر باندھنے سے
کچھ لازم نہیں آتا مگر مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۴ اگر سر یا ڈاڑھی کے چوتھائی بال یا اس سے زائد منڈائے
یا ساری گردن کے بال منڈائے یا دونوں بغل یا ایک بغل کے بال
یا زیر ناف کے بال دور کرے یا پچھنے لگانے کی جگہ کے بال

Marfat.com

مونڈے یا ساری ران یا پنڈلی کے بال مونڈے یا کئی عضو کے
بال ایک وقت مونڈے یا بارہویں تک سر منڈایا یا قارن و متمتع نے
بارہویں تک قربانی نہ کی یا ایک ہاتھ یا دونوں ہاتھ یا ایک پاؤں
یا دونوں پاؤں کے ناخن کترائے یا صفا و مروہ میں سعی نہ کی یا طواف
زیارت بغیر ستر عورت کے ادا کیا یا طواف کعبہ اور طواف صفا و مروہ
بلا عذر سوار ہو کر کیا یا عرفات سے قبل مغرب امام سے پہلے پھرا یا مزدلفہ
میں توقف نہ کیا یا عورت کو شہوت سے بوسہ دیا یا مساس کیا ان سب
صورتوں میں ایک قربانی لازم آتی ہے۔

مسئلہ ۱۵ اگر کسی عضو کو کئی جگہ میں مونڈا تو ہر ایک کے بدلے
قربانی دے۔

مسئلہ ۱۶ اگر ایک مجلس میں چوتھائی سر منڈایا پھر دوسری مجلس میں
چوتھائی اسی طرح سارا سر منڈایا تو جب تک پہلی بار کا کفارہ نہ دیا ہو
ایک ہی قربانی لازم آئیگی۔

مسئلہ ۱۷ اگر قارن قربانی کرنے سے پہلے سر منڈائے تو اس پر
دو قربانیاں لازم ہوں گی۔ ایک جنایت کی دوسری قران والی

مسئلہ ۱۸ محرم اگر محرم یا غیر محرم کا سر مونڈے یا ناخن یا مونچھیں کترے
تو مونڈنے والے اور کترنے والے محرم پر صدقہ اور منڈانے والے
محرم پر دم لازم ہوگا لیکن حلال ہونے کے وقت اس میں کچھ مضایقہ
نہیں جیسے حج کرنے والے پر ذبح کے بعد اور عمرہ لانے والے پر

Marfat.com

سعی کے بعد کچھ نہیں لازم آتا۔

مسئلہ ۱۹ اگر سر اور داڑھی کو چوتھائی سے کم منڈائے یا ایک بغل کے اکثر بال دور کرے یا کسی محرم یا حلال کا سر مونڈے یا ایک ہاتھ یا ایک پاؤں کے یا ہر ایک ہاتھ پاؤں کے کچھ ناخن کترے تو نصف صاع گیہوں صدقہ دے مگر ناخنوں میں ہر ناخن کے بدلے نصف صاع دے لیکن اگر مجموع کی قیمت قربانی کے برابر ہو تو جسقدر چاہے کم کرے۔

مسئلہ ۲۰ اگر سر یا ناک یا داڑھی کے کئی بال اوکھاڑے یا ہاتھ پھیرنے سے دور ہو گئے تو ہر ایک کے بدلے ایک لپ بھر گیہوں دے

مسئلہ ۲۱ اگر موچھیں دور رکیں تو فطرے کے برابر صدقہ دے اور اگر ان میں سے تھوڑے دور کیئے ہوں تو قیاس کرنا چاہیئے اگر چوتھائی داڑھی کی آدھی ہو تو قربانی کی آدھی قیمت دے اور چوتھائی ہو تو اس کی چوتھائی قیمت دے۔

مسئلہ ۲۲ اگر طواف زیارت بے وضو کیا یا طواف وداع ترک کیا یا طواف وداع اور طواف قدوم حالت جنابت میں کیا تو ایک بکری قربانی کرے۔

مسئلہ ۲۳ اگر طواف زیارت حالت جنابت میں کیا تو اونٹ یا گائے قربانی کرے۔

مسئلہ ۲۴ اگر طواف قدوم یا طواف وداع یا طواف نفل بے وضو

Marfat.com

کیا تو ان سب صورتوں میں ایک صاع جو یا چھوارے یا نصف صاع گیہوں صدقہ دے۔ اگر طہارت کیا تھ اعادہ کرلیگا تو وہ کفارہ ساقط ہو جائیگا۔

مسئلہ ۲۵ اگر عمرے کا طواف بے وضو یا حالت جنابت میں کیا تو جب تک مکہ میں ہو اعادہ کرے اور اگر گھر چلا گیا تو بے وضو کو بکری قربانی کرنا لازم ہے اور جنب کو بکری قربانی کرنا کفایت کرتا ہے

مسئلہ ۲۶ اگر بلاوضو کل یا اکثر سعی ترک کی تو دم اور حج لازم آئیگا اور اگر ایک سے تین پھیرے تک ترک کئے تو ہر پھیرے کے بدلے صدقہ فطر کے مثل صدقہ لازم آئے گا۔ لیکن اگر مجموع کی قیمت قربانی کے برابر ہو تو اختیار ہے کہ چاہے دم دے چاہے صدقہ میں سے کچھ کم کرے

مسئلہ ۲۷ اگر طواف میں رمل یا اضطباع نہ کیا یا دونوں میلوں کے بیچ میں جو صفا و مروہ کی راہ میں ہیں نہ دوڑا تو کچھ کفارہ نہیں لازم آتا۔

مسئلہ ۲۸ اگر عمرے میں پہلے سعی کی پھر طواف کیا تو یہ جائز نہ ہوا۔ چاہیئے کہ طواف کے بعد پھر سعی کرے۔

مسئلہ ۲۹ اگر کنکریاں مارنا تینوں بار یا ایک بار ترک کیا یا دسویں تاریخ کو جمرۃ العقبہ کی رمی ترک کی تو بکری قربانی کرے۔ اور اگر ایک بار سے کم ترک کی ہو تو ہر کنکری کے بدلے آدھا صاع گیہوں صدقہ دے۔ لیکن اگر مجموع کی قیمت بکری کی قیمت کے مساوی ہو تو کچھ کم کرے

مسئلہ ۳۰ اگر جنگلی جانور کا شکار کرے یا اس کو بتائے یا اس کی طرف

اشارہ کرے خواہ قصداً یا بھولے سے یا کسی اور طرح پر تو چاہے کہ دو عادل مرد سے اس کی قیمت جو شکار کرنے کے زمانہ میں اس مقام پر ہوتی ہو یا اس مقام کے قریب جتنے کو بکتا ہو ٹھہرا کر اس قیمت سے قربانی مول لیکر مکہ میں ذبح کرے۔ یا آدھا آدھا صاع گیہوں یا ایک ایک صاع جو یا چھوارے ہر ایک مسکین کو دے۔ یا ہر آدھے صاع گیہوں یا ہر ایک صاع جو چھوارے کے بدلے ایک روزہ رکھے اور اگر آدھے صاع یا پورے صاع سے کم ہو تو اختیار ہے کہ خواہ اتنا ہی خیرات کرے یا اس کے بدلے روزہ رکھے۔ ایسے ہی اگر قربانی کی قیمت سے بچے تو اختیار ہے چاہے خیرات کرے چاہے ہر صاع[1] یا نصف صاع کے بدلے روزہ رکھے اور اگر قیمت دو قربانی کے برابر ہو تو اختیار ہے چاہے دونوں کو ذبح کرے یا دونوں کی قیمت خیرات کرے یا دونوں کے بدلے روزہ رکھے یا ایک کو ذبح کرے اور دوسری کی قیمت خیرات کرے یا ہر صاع یا نصف صاع کے بدلے روزہ رکھے

مسئلہ (۳۱) اگر ایک یا دو یا تین جوں بدن یا کپڑے سے مارے یا ایسا کام کرے جس سے جوئیں مر جائیں مثلاً کپڑے کو دھوپ[2] میں ڈالے یا دھوئے یا دوسرے کو مارنے کے لئے حوالہ کرے یا بالوں کو زور سے کھجائے جس سے جوں مر جائے تو ایک لپ بھر گیہوں

---

[1] یعنی نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جو چھوارے کے بدلے ۱۲

[2] جوں کے مرنے کے لیے ۱۲

Marfat.com

خیرات کرے اور اگر تین سے زیادہ ہوں تو آدھا صاع گیہوں صدقہ دے۔

مسئلہ ۳۲ جو درخت زمین حرم میں خود بخود ہرا بھرا ہو نہ اُس کو کسی نے بویا ہو نہ اس قسم کا ہو جس کو بوتے ہیں اگر اس کو محرم یا غیر محرم قطع کرے تو اس کی قیمت سے گیہوں مول لیکر آدھا صاع مساکین کو دے یا قربانی لیکر حرم میں ذبح کرے۔ اس میں روزے رکھنا جائز نہیں ہے معہذا اصل درخت سے نفع لینا بھی روا نہیں بلکہ اگر وہ درخت کسی کی ملکی زمین میں پیدا ہوا ہو تو ایک قیمت مالک زمین کو بھی دے۔ لیکن خشک گھاس یا خشک درخت کے کانٹے یا پتے جھاڑنے یا توڑنے سے جس سے درخت کا کچھ نقصان نہ ہو یا اذخر گھاس یا کھبنی کاٹنے سے کچھ نہیں لازم آتا۔

مسئلہ ۳۳ جنایت کے کفارہ[1] میں جہاں دم لازم آتا ہے اگر وہ جنایت عذر کے سبب سے ہو تو کفارہ دینے والے کو اختیار ہے چاہے حرم میں قربانی کرے چاہے تین صاع گیہوں چھ مسکین کو جہاں چاہے صدقہ دے مگر مکی مساکین کو دینا بہتر ہے چاہے تین روزے

---

[1] یعنی غیر عذر کی صورت میں قربانی ہی کرنی چاہیے جیسا کہ عام کتابوں میں اسی پر اکتفا کیا ہے مگر بعض محققین نے کتاب سراج وغیرہ سے تحقیق کی ہے کہ غیر عذر کی حالت میں اول قربانی دے جب قربانی کا مقدور نہ ہو تو فطرے کے برابر چھ مسکین کو صدقہ دے اور جب یہ بھی نہ ہو سکے تو تین روزے رکھے اور عذر کی حالت میں ان تینوں سے جس کو چاہے پہلے ہی سے اختیار کرے ۱۲۔

Marfat.com

برابر یا متفرق جہاں چاہے رکھے۔

مسئلہ [۳۳] جنایت میں جہاں دم دینا لازم آتا ہے وہاں بکری کی قربانی کفایت کرتی ہے مگر جس شخص نے وقوف عرفات کے بعد اور حلق سے قبل عورت سے صحبت کی ہو یا حالت ناپاکی یا حیض ونفاس میں طواف زیارت کیا ہو اس کو اونٹ یا گائے ہی کی قربانی کرنی چاہیئے۔

مسئلہ [۳۵] جہاں صدقہ دینا پڑتا ہے وہاں صدقہ سے صدقۂ فطر کے برابر صدقہ مراد ہے مگر ٹڈی اور جوں کے مارنے اور کئی بالوں کے دور ہونے میں لپ بھر گیہوں یا چھوارہ کافی ہے۔

فصل دہم

مسائل مختلفہ کے بیان میں

اگرچہ ضمناً بعض مسائل مذکور ہو چکے ہیں مگر بخوبی ذہن نشین ہونے کے لیئے یہاں مستقل طور پر بیان کیئے جاتے ہیں۔

مسئلہ [۱] حج کے پانچ فرض ہیں۔

اول احرام اور یہ شرط ہے۔

دوم وقوف یعنی عرفہ کے دن زوال سے دسویں کی صبح تک عرفات پر ٹھہرنا اگرچہ ایک لحظہ[۱] اور اگرچہ نائم

---

[۱] یعنی بالقصد ہو یا بلاقصد اور خواہ ہوش میں ہو یا مدہوشی میں۔ ۱۲

Marfat.com

سوم۳ طواف زیارت۔

یہ دونوں رکن ہیں لیکن وقوف اقوی ہے اسی لیے قبل وقوف صحبت کرنے سے حج فاسد ہوتا ہے۔ اور قبل طواف کے فاسد نہیں ہوتا۔

چہارم۴ ان تینوں امور میں ترتیب کا لحاظ رکھنا۔

پنجم۵ ہر فرض کا اس کے وقت[۱] و مقام پر ادا کرنا۔

ان فرضوں میں سے اگر کوئی ترک ہوگا تو حج ادا نہ ہوگا۔

امام شافعی رح کے نزدیک طواف کے بعد سعی اور سر منڈانا بھی فرض ہے۔

مسائل۲ حج کے واجبات بہت سے ہیں۔

ایک۱ میقات پر حالت احرام میں گذرنا۔

دوسرے۲ صفا و مروہ میں سعی کرنا۔

تیسرے۳ طواف کے بعد سعی کرنا۔

چوتھے۴ سعی کو صفا سے شروع کرنا۔

پانچویں۵ اگر کوئی عذر نہ ہو تو پیادہ سعی کرنا۔

چھٹے۶ زوال سے غروب تک بلکہ کچھ رات تک عرفات پر ٹھہرنا۔

ساتویں۷ عرفات سے پھرنے میں امام کی مطابقت کرنا یعنی اس سے پہلے نہ چلنا۔

---

[۱] مگر یاد رہے کہ احرام کی تاخیر میقات سے اور طواف کی تاخیر ایام نحر سے اگرچہ ناروا ہے اور اس سے دم دینا پڑتا ہے لیکن حج کو باطل نہیں کرتی ۱۲۔

Marfat.com

اٹھویں مغرب و عشا کی نماز میں مزدلفہ پہنچنے تک تاخیر کرنا۔

نویں رات کو مزدلفہ میں ٹھہرنا اگرچہ ایک ہی ساعت ہو۔

دسویں رمی یعنی کنکریاں مارنا۔

گیارہویں سر منڈانے یا کترانے سے پہلے رمی اول کرنا۔

بارہویں ایام نحر میں سے ہر دن کی رمی اسی دن میں کرنا۔

تیرہویں بعض کے نزدیک رمی اول۔ حلق اور طواف میں ترتیب کا لحاظ رکھنا۔

چودہویں تینوں رمی میں ترتیب کی رعایت کرنا۔

پندرہویں سر منڈانا یا سر کے بال کترانا۔

سولہویں ان دونوں کا ایام نحر میں کرنا۔

سترہویں ان دونوں کا حرم میں کرنا۔ مگر امام ابو یوسفؒ کے نزدیک یہ مسنون ہے۔

اٹھارہویں طواف زیارت ایام نحر میں کرنا۔

انیسویں طواف میں حطیم کو بھی داخل کر لینا۔

بیسویں داہنی طرف سے طواف کرنا۔

اکیسویں طواف طہارت کیساتھ کرنا۔

بائیسویں طواف میں ستر عورت کرنا یعنی شرمگاہ کو چھپا رکھنا۔

تیئسویں طواف میں کپڑے کا بقدر ستر عورت پاک ہونا۔

چوبیسویں اگر کوئی عذر نہ ہو تو پیادہ طواف کرنا۔

Marfat.com

پچیسویں[۲۵] طواف کے بعد دوگانہ ادا کرنا۔

یہ سب واجبات عام ہیں اور بعض خاص ہیں جو بیان ذیل سے ظاہر ہیں۔

چھبیسویں[۲۶] آفاقی کا طواف رخصت کرنا۔

ستائیسویں[۲۷] قارن و متمتع کا ذبح سے پہلے رمی کرنا۔

اٹھائیسویں[۲۸] قارن و متمتع پر قربانی کرنا۔

انتیسویں[۲۹] قارن و متمتع پر سر منڈانے یا بال کترانے سے پہلے قربانی کرنا

تیسویں[۳۰] قارن و متمتع پر ایام نحر میں قربانی کرنا۔

اکتیسویں ممنوعات احرام کا ترک کرنا۔

مخفی نہ رہے کہ جس چیز کے بے عذر ترک کرنے سے دم لازم آتا ہے۔ وہ واجب ہے مگر بعض چیزیں اس کلیہ سے مستثنیٰ ہیں مثلاً طواف کا دوگانہ ترک کرنا اور نماز مغرب میں عشا تک تاخیر نہ کرنا۔

مسئلہ[۳] فرائض اور واجبات کے سوا جو چیزیں بیان حج میں گزریں وہ یا تو سنت ہیں یا مستحب لیکن ان میں سے سنت موکدہ بقول فقیہ ابو اللیث رح چار ہیں۔

اوّل[۱] طواف قدوم کرنا۔

دوسرے[۲] طواف کعبہ میں رمل کرنا۔

تیسرے[۳] صفا و مروہ میں دوڑنا۔

چوتھے[۴] رات کو منیٰ میں رہنا۔

Marfat.com

ان امور کے ترک کرنے سے گنہگار ہوتا ہے لیکن کفارہ نہیں لازم آتا۔

مسئلہ ۲ عمرے میں فرض دو ہیں۔

ایک احرام

دوسرے کعبہ کا طواف

مگر احرام شرط ہے اور طواف رکن۔

اور عمرے کے واجب بھی دو ہیں۔

ایک صفا و مروہ کا طواف کرنا۔

دوسرے سر منڈانا یا بال کترانا۔

اور عمرے کے سنن و مستحب مثل حج کے ہیں۔

مسئلہ ۸ وقوف عرفات کے قبل صحبت کرنا مفسد حج ہے۔ اور طواف کے قبل صحبت کرنا مفسد عمرہ۔

مسئلہ ۹ عورت کے لئے بہ نسبت مرد کے احرام باندھنے کے بعد چند چیزیں خاص ہیں۔

اوّل سیئے ہوئے کپڑے کا پہنا جیسے جبہ۔ کرتہ۔ پاجامہ۔ دستانہ وغیرہ مگر خوشبودار چیزوں مثلاً زعفران کسم وغیرہ میں رنگا ہوا کپڑا پہننا جائز نہیں۔

دوسرے۔ ایسے موزوں اور جرابوں کا پہننا جن سے ٹخنے کی ہڈی چھپی رہے۔

Marfat.com

تیسرے۔ سر کا ڈھانکنا بشرطیکہ منھ پر کپڑا نہ پہنچے اگر پردہ نشین ہو تو کھپاچوں وغیرہ کا ڈھکنا بنا کر منھ پر باندھے اور اس کے اوپر کپڑا ڈال کر منھ کو اغیار سے چھپائے۔

چوتھے لبیک آہستہ کہنا۔

پانچویں طواف میں اضطباع و رمل نہ کرنا۔

ساتویں } حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام اجنبی مردوں کے جمع ہونے
آٹھویں } کے وقت نہ کرنا۔

نویں مقام ابراہیم کے پاس جو وقت وہاں مردوں کا مجمع ہو طواف کا دوگانہ نہ پڑھنا۔

دسویں صفا و مروہ کے درمیان میں نہ دوڑنا۔

گیارہویں صفا و مروہ پر جب مردوں کا جمگھٹا ہو ان پر نہ چڑھنا۔

بارہویں احرام سے باہر آنے کے وقت سر نہ منڈانا۔

تیرہویں بال ایک انگلی کے برابر کترانا نہ اس سے زیادہ بخلاف مرد کے کہ اس کو چوتھائی کترانا واجب ہے۔

چودہویں اس کے لئے بال کترانے کی تعیین ہونا بخلاف مرد کے کہ اس کو سر منڈانا بھی جائز ہے۔

۱؎ اس زمانہ میں اکثر عورتیں جالیدار پنکھے کو کتر کے برقع میں منھ کے موافق سیکر استعمال کرتی ہیں اس سے ان کے منھ پر کپڑا بھی نہیں پہنچتا اور حجاب بھی قایم رہتا ہے۔

Marfat.com

پندرھویں[۱۵] حیض و نفاس کے عذر سے طواف زیارت میں بارھویں[۱۲] ذی الحجہ سے تاخیر کرنا بخلاف مرد کے کہ اس پر تاخیر سے دم لازم آتا ہے۔

سولھویں[۱۶] ساتھ والوں کے روانہ ہونے کے وقت حیض و نفاس کے عذر سے طواف وداع کا ساقط ہونا بخلاف مرد کے کہ اس پر واجب ہے۔

مسئلہ حیض و نفاس والی عورت کو [illegible] کے سب افعال ادا کرے مگر کعبہ کا طواف جائز نہیں اس واسطے کہ طواف مسجد میں ہوتا ہے اور ناپاک کو مسجد میں جانا منع ہے لیکن باوجود منع ہونے کے اگر [illegible] طواف کر لیا تو فرض ادا ہو جاوے گا لہٰذا عورت کو اگر [illegible] زیارت کرنے سے پہلے حیض آ جاوے [illegible] ساتھ والے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کرنا چاہیے اور [illegible] کا حکم رکھتا ہے۔

مسئلہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہوتا ہے۔

[illegible]

[illegible]

مسئلہ جس طواف کے بعد صفا و مروہ میں سعی کرتے ہیں اس میں دوگانۂ طواف کے بعد پھر حجر اسود کا استلام کرنا چاہیئے گویہ صفا و مروہ کے طواف کی اجازت چاہتا ہے۔ اور جس طواف کے بعد سعی نہیں ہے اس میں دوگانہ کے بعد استلام نہیں ہے۔

مسئلہ طواف سات قسم کے ہیں۔

ایک طواف قدوم۔ اس کو طواف التحیۃ اور طواف اللقا بھی کہتے ہیں۔ اس کو بجرد داخل ہونے مکے کے سب سے پہلے بجالاتے ہیں۔ لیکن اگر امام فرض یا جنازہ کی نماز پڑھتا ہو یا اس سے نماز فرض یا وتر یا سنت[۱] موکدہ ترک ہوئی ہو تو ان چیزوں کو طواف سے پہلے ادا کرے۔ یہ طواف آفاقی مفرد اور قارن پر سنت ہے اور عمرہ کرنے والے متمتع اور مکی پر سنت نہیں۔ مگر امام مالک رح کے نزدیک یہ طواف واجب ہے اگر اس طواف کے بعد صفا و مروہ کا طواف منظور نہ ہو تو اس میں رمل نہ کرے۔

دوسرا طواف الزیارۃ۔ اس کو طواف الرکن۔ طواف الواجب اور طواف یوم النحر بھی کہتے ہیں یہ حج میں فرض ہے اسکا وقت دسویں تاریخ کی فجر سے بارہویں کی آخر تک ہے اگر اس سے تاخیر کرے گا تو دم لازم آئے گا۔

---

[۱] مثلاً اتنا وقت ہے کہ اگر طواف کرے تو صبح کی سنت جاتی رہے گی صرف فجر کی فرض پڑھ سکتا ہی۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

تیسرا[۳] طواف الوداع - اس کو طواف الرخصت - طواف الصَّدر[۱] طواف الاخاصۃ اور طواف آخر العہد بالبیت بھی کہتے ہیں - یہ طواف آفاقی پر واجب ہے خواہ وہ مفرد ہو یا قارن یا متمتع - پس عمرہ لانے والے اور مکی پر واجب نہیں اس کا اول وقت طواف الزیارۃ کے بعد ہے - اور آخر وقت تمام عمر لیکن مکہ سے رخصت ہونے کے وقت بہتر ہے -

چوتھا[۴] عمرے کا طواف - اور وہ عمرے میں فرض ہے

پانچواں[۵] - طواف نفل - اس کو مکی یا آفاقی طواف مقدوم یا طواف عمرے کے بعد جب چاہے بجالائے -

چھٹا[۶] - طواف تحیۃ المسجد - جو داخل ہونے والے کے لیے مستحب ہے اس واسطے کہ حدیث میں آیا ہے کہ اس مسجد کا تحیہ طواف ہے -

ساتواں[۷] - طواف النذر - یہ نذر ماننے والے پر واجب ہے -

مسئلہ[۱۲] طواف نفل آفاقی کے حق میں نماز نفل سے بہتر ہے مگر مکی کے حق میں نماز نفل طواف سے بہتر ہے -

مسئلہ[۱۳] اگر طواف کعبہ یا طواف صفا مروہ کرنے میں تکبیر شروع ہوئی یا جنازہ نماز کے لیے پیش ہوا تو طواف کو چھوڑ کر نماز پڑھے

---

[۱] صدر (ص) اور (د) کے فتح سے رجوع کر نیکے معنی ہیں، اور ادا فہ کے معنی بھی پھرنے کے ہیں ۱۲ منہ

Marfat.com

پھر باقی طواف کو ادا کرے ۔

مسئلہ ۱۳ ہر طواف کا دوگانہ حنفی مذہب میں واجب ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک سنت ہے ۔ بہتر یہ ہے کہ طواف کے بعد فوراً مقام ابراہیم کے پیچھے دوگانہ پڑھے اس کے بعد اس کے نیچے بہتر مقام کعبہ کے اندر ہے پھر حطیم میزاب کے نیچے پھر حطیم کی جو جگہ کعبہ سے قریب ہو پھر کعبہ کے گرد جو اس سے قریب تر ہو پھر باقی مسجد الحرام پھر تمام حرم ۔ اور آفتاب کے طلوع و غروب اور ٹھیک دوپہر کے وقت اور صبح کے بعد سے طلوع تک اور نماز عصر کے بعد سے غروب تک اور خطبے اور فرض کی تکبیر تحریمہ ہونے کے وقت مکروہ ہے پس اگر کسی نے صبح کے بعد یا نماز عصر کے بعد طواف کیا ہو تو اس کا دوگانہ طلوع کے بعد اشراق کے قبل اور فرض مغرب کے بعد سنت کے قبل ادا کرے اگرچہ یہ دوگانہ طواف کے ختم ہونے سے واجب ہے لیکن کراہت وقت میں نفل کا حکم رکھتا ہے ۔ لہذا اس کے ترک سے دم نہیں لازم[1] آتا لیکن اگر صبح کے بعد یا نماز عصر کے بعد پڑھیگا تو کراہت کے ساتھ ادا ہو جاوے گا اور اگر پڑھنے کی حالت میں معلوم ہو جاوے تو قطع کرنا واجب ہے اور

---

[1] حرم سے باہر بھی جائز ہے بلکہ حاجی کے گھر میں بھی درست ہے اسی لیے کہتے ہیں کہ اس نماز کی قضا نہیں کیونکہ کسی مکان اور زمان کیساتھ خاص نہیں ہے مگر یہاں حرم کے باہر مکروہ ہے ۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

پڑھنا سنت کے بعد اعادہ بہتر ہے مگر طحاوی کے نزدیک صحیح اور نماز عصر کے بعد شغل جنازہ کے مکروہ نہیں ہے۔ اور یہی امام شافعی رح کا بھی مذہب ہے۔

مسئلہ: طواف میں سلام کلام مسئلہ پوچھنا بتانا جائز ہے مگر بات چیت کا ذکر کرنا اور جو کام یا چیز اس کے خلاف ہو اس کا چھوڑنا مستحب ہے۔

مسئلہ: کئی طواف اکٹھے کرنا اور ہر ایک کے دوگانہ سب کے بعد پڑھنا مکروہ ہے مگر امام ابو یوسف کے نزدیک طاق طوافوں کا اکٹھا کرنا جائز ہے۔

مسئلہ: عمرہ اور تمتع میں طواف قدوم نہیں ہے اور مکہ والے اور میقات والے کے لیے بالکل طواف قدوم سنت ہی نہیں ہوتا۔

مسئلہ: حج کے تین خطبے ہیں۔ ہر ایک زوال کے بعد ساتویں تاریخ اور نویں اور گیارہویں ایک ایک دن کے بعد پڑھا جاتا ہے ہر ایک میں حج کے مناسب حال بیان کیے جاتے ہیں۔

پہلا: ساتویں کو ظہر کے بعد امام پڑھتا ہے اور یہ ایک خطبہ ہوتا ہے اس میں جلسہ نہیں ہے۔

دوسرا: نویں کو عرفات پر مسجد نمرہ میں نماز ظہر سے پہلے خطبہ جمعہ کی طرح پڑھا جاتا ہے۔ یعنی اس میں دو خطبے ہوتے ہیں اور بیچ میں جلسہ کیا جاتا ہے۔

تیسرا: گیارہویں کو منیٰ میں نماز ظہر سے پہلے ساتویں کے خطبہ کی طرح

Marfat.com

پڑھا جاتا ہے۔

مسئلہ ۱۸ عید کی نماز حاجیوں پر واجب نہیں اس لیے کہ ان کو دسویں تاریخ کو منیٰ میں کنکریاں مارنا قربانی کرنا۔ سر منڈانا پھر مکہ میں پہنچکر طواف زیارت اور طواف صفا و مروہ کرنا۔ پھر منیٰ میں پلٹ جانا بہت کام پڑتے ہیں اسی وجہ سے بنظر تخفیف عید کی نماز معاف ہوئی لیکن اگر دسویں تاریخ جمعہ کو پڑے تو جمعہ کی نماز معاف نہیں اسلئے کہ اس تاریخ میں جمعہ کبھی اتفاقاً پڑتا ہے پس ایسی آتنا حرج نہیں جتنا کہ عید میں ہے کیونکہ وہ ہمیشہ دسویں کو ہوتی ہے اور جمعہ منیٰ میں جائز ہے بشرطیکہ حاکم حجاز یا حاکم مکہ یا اس کا نائب وہاں موجود ہے۔

مسئلہ ۱۹ حج کرنے والے پر اضحیہ غنی ہونے کی جہت سے واجب نہیں مگر بعض کے نزدیک مکی پر واجب ہے۔ اور قارن و متمتع پر قربانی واجب ہے۔ اگر مقدور نہ ہو تو تین روزے دسویں تاریخ سے پہلے اور سات روزے ایام تشریق کے بعد رکھے اور یہ قربانی شکرانہ ہے اس لیے اس میں سے خود کھانا غنی اور محتاج کو کھلانا جائز ہے البتہ جو قربانی جنایت کی عوض ہوتی ہے۔ وہ صرف محتاجوں کا حق ہے اس میں سے نہ آپ کھائے نہ غنی کو دے نہ اپنے اصول و فروع کو یعنی ماں باپ۔ دادا۔ دادی۔ بیٹا بیٹی اور ان کی اولاد کو۔ مگر محتاج بھائی بہن کو دینا جائز ہے۔ اور بی بی خاوند کو دے نہ خاوند بی بی کو نہ اپنے لونڈی غلام کو مگر ذمی کو دینا جائز ہے۔

Marfat.com

اور مفرد پر قربانی مستحب ہے۔

مسئلہ ۲۰ افراد۔ تمتع۔ قران۔ کی قربانی دسویں سے بارہویں تک حرم میں کرنا چاہیئے۔ اگر اس سے پہلے یا غیر حرم میں کرے گا تو جائز ہوگا مگر روکی ہوئی اور نذر و نفل کی قربانی اگر دسویں سے پہلے یا اس سے پیچھے کرے تو جائز ہے۔

مسئلہ ۲۱ مکی اور میقاتی کو قران و تمتع جائز نہیں اگر کریں تو ادا ہو جائیگا مگر دم لازم آئیگا۔

مسئلہ ۲۲ احرام باندھنے کے بعد اگر بیماری یا دشمن وغیرہ کے خوف سے حج کو نہ جاسکے تو قربانی کسی کے ساتھ مکہ کو بھیجدے اور ذبح کا دن اور وقت معین کردے تاکہ اس کے بعد اتارے۔ سر منڈانا یا سر کے بالوں کا کترانا شرط نہیں البتہ یہ بہتر ہے۔ پھر آیندہ سال قضا کرے یعنی اگر صرف عمرہ کی نیت کی ہو تو صرف عمرہ قضا کرے اور اگر صرف حج کی نیت کی ہو تو حج و عمرہ دونوں بجالائے اور اگر قران کی نیت کی ہو تو دو عمرے ایک حج ادا کرے۔ اگر قارن روکا گیا ہو تو دو قربانی بھیجے۔

مسئلہ ۲۳ جو شخص حج کی قدرت رکھتا تھا اور اس میں تمام شرائط موجود تھے پھر وہ معذور ہوگیا خواہ بہت بڑھاپے سے یا بیماری سے مثلاً لنگڑا۔ لولا۔ اپاہج۔ مفلوج ہوگیا یا دوام حبس یا خوف حاکم سے اور اس کے پاس مال ہے تو اس پر واجب ہے کہ دوسرے کو مال

Marfat.com

دیگر اپنی طرف سے حج کرائے۔ اس سے حج ادا ہو جائیگا بشرطیکہ ہمیشہ معذور رہے اور اگر حج ادا کرنے کے بعد عذر جاتا رہا۔ تو اس کو خود کرنا چاہیے لیکن اگر اس نے معذوری کی حالت میں کسی طرح خود حج کیا تو ادا ہو جائے گا اور عذر کے دور ہونے کے بعد دوسرا حج کرنا لازم نہ ہوگا۔

مسئلہ ۲۴ جس پر حج واجب تھا مر گیا اور اس نے حج کرانے کی وصیت کی تو اس کے وارثوں کو مال کے تیسرے حصہ سے حج کرانا لازم ہے اور حج کو اس مقام سے بھیجنا چاہیئے جہاں سے اس نے بیان کیا ہو ورنہ اس کے وطن سے بشرطیکہ تہائی مال وہاں سے کافی ہو ورنہ اس مقام سے جہاں سے کافی ہو سکے۔

اگر نائب الحج راستے میں مر گیا تو پھر تہائی مال کسی اور کو خرچ دیکر اس کے وطن سے حج کرائے بشرطیکہ وہ کافی ہو ورنہ جہاں تک وہ پہنچا تھا اس کے آگے سے دوسرے کو بھیجے۔

اگر وصیت نہ کی ہو اور وارث اسکی طرف سے خود حج کرے یا اس کے مال سے کرائے تو جائز ہے۔

مسئلہ ۲۵ حج نفل غیر کی طرف سے جائز ہے اگرچہ وہ معذور نہ ہو۔

مسئلہ ۲۶ جس پر حج فرض تھا وہ حج کرنے کو گیا لیکن ابھی حج کا وقت نہیں آیا تھا کہ اس نے وفات پائی۔ اگر وہ حج فرض ہونے کے بعد فوراً روانہ ہوا تھا یعنی جس سال فرض ہوا اسی سال گیا تو حج اس کے ذمہ نہیں رہا

اور اگر فوراً نہیں گیا تو اس کے ذمہ باقی رہا۔ پس اگر اس نے حج کی وصیت کی ہو تو اس کی طرف سے وارث پر اس کے مال سے حج کرنا واجب ہے اور وہاں سے جانا چاہیئے جہاں اس نے بیان کیا ہو ورنہ اس کے گھر سے یہ امام ابو حنیفہؒ کا قول ہے اور اسی پر فتوی ہے اور صاحبین کے نزدیک جہاں وفات پائی ہو وہاں سے نائب الحج مقرر کر۔ اور اگر حج کی وصیت نہ کی ہو تو بھی اس کی طرف سے حج کرنا جائز ہے۔

مسئلہ ۲۷ جس نے آپ حج نہ کیا ہو اس کو غیر کی طرف سے حج کرنا حنفی و مالکی مذہب میں جائز ہے مگر بہتر یہ ہے کہ پہلے اپنا حج کرے دوسرے کی طرف سے۔ اور امام شافعیؒ و امام احمد حنبلؒ کے نزدیک جائز نہیں۔

مسئلہ ۲۸ غیر کی طرف سے حج کرنے والے کو چاہیئے کہ جو خرچ ضروری کی علاوہ اپنے پاس بچ رہے اس کو واپس کر دے کیونکہ مال حج کی ضرورتوں کے سوا کسی اور چیز میں بلا اس کی اجازت کے خرچ کرنا جائز نہیں ہے

مسئلہ ۲۹ مکے اور اس کے اطراف میں دعا کے مقبول ہونے کے بہت سے مقامات ہیں۔

اول۱ - کعبہ جب کہ اس پر نظر پڑے۔

دوسرا۲ - حجر اسود کے پاس خصوصاً دوپہر کے وقت۔

تیسرا۳ - مطاف میں باب کے سامنے۔

Marfat.com

چوتھا۴ - ملتزم کے قریب خصوصاً آدھی رات کو۔
پانچواں۵ - حطیم میں۔
چھٹا۶ - میزاب رحمت کے نیچے خصوصاً صبح کے وقت
ساتواں۷ - رکن یمانی کے پاس خاصکر صبح کو۔
اٹھواں - رکن یمانی اور باب مسدود کے مابین جو خانۂ کعبہ کی پشت کی جانب اس دروازہ کے سامنے تھا اس مقام کو مستجار کہتے ہیں۔
نواں۹ - رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان میں۔
دسواں۱۰ - مقام ابراہیم کے پاس خصوصاً صبح کو۔
گیارہواں۱۱ - زمزم پر خصوصاً غروب کے وقت۔
بارہواں۱۲ - خانۂ کعبہ کے اندر چاروں کونے اور ستونوں کے درمیان میں خصوصاً اذان کے وقت۔
تیرہواں۱۳ } صفا و مروہ پر خصوصاً عصر کے بعد۔
چودہواں۱۴ }
پندرہواں۱۵ - دونوں میلوں کے درمیان میں۔
سولہواں۱۶ } عرفات کے دو مقام پر ایک بیری[1] کے درخت کے نیچے زوال کے وقت دوسرا جبل رحمت کی بائیں طرف
سترہواں۱۷ - سورج ڈوبتے وقت۔

---

[1] بیری کا درخت پہلے عرفات میں تھا مگر اب اس کا نشان باقی نہیں رہا۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

اٹھارھواں۔ مشعر الحرام سورج نکلنے سے پہلے۔

انیسواں ۱۹ } منیٰ میں دو مقام ہیں ایک خیف کے پاس دوسرا
بیسواں ۲۰ } جہاں کنکریاں مارتے ہیں۔ خصوصاً چودھویں کی آدھی رات کو۔

ان مقامات کے علاوہ اور مقامات بھی لوگوں نے بیان کئے ہیں مگر جو مشہور تھے صرف وہی مذکور ہوئے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ سب دعاؤں سے بہتر یہ دعا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْنِی الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ اے اللہ۔ مجھکو بلا حساب کتاب جنت میں داخل کر۔

نقل ہے کہ کسی نے امام ابو حنیفہؒ سے پوچھا کہ جب کعبے کو دیکھوں تو کیا دعا مانگوں آپ نے فرمایا مستجاب الدعوات ہونے کی اس لئے کہ اگر یہ دعا مقبول ہوئی تو گویا ساری دعائیں مقبول ہوگئیں۔

خاتمہ۔ مکہ اور اس کے آس پاس کے متبرک مقامات اور زیارات کے بیان میں۔

۱۔ خانہ کعبہ کی زیارت اندر سے اس طرح پر مستحب ہے کہ ننگے پاؤں کمال عاجزی سے سر جھکائے ہوئے اپنے برے کاموں پر پشیمان اور توبہ واستغفار پڑھتا ہوا داخل ہو اور قندیلوں وغیرہ کے تماشے کے لئے جو اوپر لٹکتی ہیں چھت کی طرف سر اٹھا کر نہ دیکھے۔ کیونکہ یہ خلاف ادب ہے اور باب کے سامنے چلا جائے۔ جب

Marfat.com

تین ہاتھ دیوار باقی رہے وہاں نفل پڑھے کیونکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا مصلیٰ ہے پھر سیدھا سامنے بڑھ کر اپنا رخسار دیوار پر رکھے حمد و استغفار
کرے اور جو چاہے دعا مانگے پھر چاروں کونوں میں جاکر ایسا ہی کرے
اور درود پڑھے پھر اپنے اور اپنے والدین اور تمام مسلمانوں کے
لئے جو دعا چاہے مانگے لیکن یہ دعا بہتر ہے۔

رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ	اے رب! تو مجھکو داخل کر سچا داخل کرنا
صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ	اور مجھکو نکال سچا نکالنا اور میرے لئے
صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ	اپنے پاس سے حکومت کی مدد مقرر
مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّ	کر۔ اے اللہ! تو مجھکو اپنی بہشت
نَصِیْرًا اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْنِیْ	میں داخل کر جیسا کہ تو نے اپنے گھر
جَنَّتَكَ كَمَا اَدْخَلْتَنِیْ	میں داخل کیا۔ اور مجھکو اپنا دیدار نصیب
بَیْتَكَ وَارْزُقْنِیْ رُؤْیَتَكَ	کر۔ اے اللہ! اے قدیم گھر کے مالک!!
اَللّٰھُمَّ یَارَبَّ الْبَیْتِ	تو ہماری گردنوں کو اور ہمارے باپ دادا
الْعَتِیْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ	ماں وادی کی گردنوں کو دوزخ سے
اٰبَآئِنَا وَاُمَّھَاتِنَا مِنَ النَّارِ	آزاد کر۔ اے زبردست! اے بخشنے
یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ اَللّٰھُمَّ	والے! اے اللہ! اے پوشیدہ مہربانیوں
یَا خَفِیَّ الْاَلْطَافِ اٰمِنَّا	والے! ہم کو ہمارے خوف سے نڈر کر
مِمَّا نَخَافُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ	اے اللہ میں تجھ سے وہ بھلائی چاہتا
اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَلَكَ	ہوں جو تجھ سے تیرے

Marfat.com

مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی	نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُ	ہے اور اس برائی سے تیری پناہ
بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ	مانگتا ہوں جس سے تیرے نبی محمد
مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی	صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَبَّنَا	اے ہمارے رب! تو ہماری طرف سے
تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ	قبول کر بیشک تو ہی سننے اور جاننے
الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّكَ	والا ہے اور ہم کو توبہ کی توفیق دے
اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ	بیشک تو ہی توبہ قبول کرنے والا اور

مہربان ہے۔

۲۔ دار خدیجہ کبریٰ رضی اللہ عنہا کی زیارت مستحب ہے جس میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں اور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت تک اسی میں رہتے تھے اس گھر میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ولادت کے مقام پر بالفعل لکڑی کا ایک قبہ بنا ہوا ہے۔

۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو اور عبادت کا مقام بھی زیارتگاہ ہے۔

۴۔ تولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مستحب ہے۔ بالفعل وہ ایک مکان مکان بوقبیس پہاڑ کے نیچے مشہور ہے۔

۵۔ ایسی ہی دار ابی بکر رضی اللہ عنہ کی زیارت بھی جو دکان ابی بکر رضی اللہ عنہ کے نام سے کوچہ حجر میں مشہور ہے۔ بالفعل اس کو زقاق صواغین

Marfat.com

(کوچہ زرگراں) کہتے ہیں۔ وہاں دو پتھر دونوں طرف کی دیوار میں نصب ہیں ایک حجر متکلم جس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام وکلام کیا تھا دوسرا حجر متکا جس پر آپکی کہنی کا نشان ہے۔

۶۔ مقام ولادت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زیارت بھی مستحب ہے جو شعب بنی ہاشم میں مشہور ہے۔

۷۔ دار ارقم[1] کی زیارت بھی جو صفا کے پاس ایک مسجد ہے اُسی میں حضرت عمر[2] ایمان لائے تھے اُس کو دار خیزران بھی کہتے ہیں۔

۸۔ غار حرا کی زیارت بھی جس کو بالفعل جبل نور کہتے ہیں مکہ سے مشرق کی طرف تین کوس پر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے قبل اس غار میں عبادت کیا کرتے تھے۔ وہاں شق صدر[3] کا مقام بھی بنا ہوا ہے

۹۔ غار ثور کی زیارت بھی جو مکہ سے جنوب و مشرق کی طرف تین کوس سے زیادہ ہے یہ پہاڑ نہایت بلند و شوار گزار ہے۔ اس کی چوٹی کے پاس

[1] دار ارقم کو مختبی بھی کہتے ہیں اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابتدائے حال میں وہاں چھپ کر رہتے تھے اور مومنین سابقین کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھتے تھے پھر اس کو ہارون رشید کی ماں خیزران نے مول لیا تھا۔ اس سبب سے اس مکان کو دار خیزران بھی کہتے ہیں۔ ۱۲۔

[2] اس دن تک چالیس آدمی مسلمان ہوئے تھے چالیسویں حضرت عمرؓ تھے اس لیے یہ آیت نازل ہوئی۔ یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔

[3] کہتے ہیں کہ وہاں پہلے حضرت جبرئیل و میکائیل نے آنحضرت صلعم کا سینہ مبارک چاک کیا پھر سورہ اقرا نازل ہوئی۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

وہ غار ہے اس میں داخل ہونے کا مقام ایسا تنگ ہے کہ ظاہر دیکھنے میں اس کے اندر جانا خیال میں ہرگز نہیں آتا۔ صرف درمیان میں ایک بالشت چار انگشت کی بلندی رکھتا ہے اور دونوں طرف سے کم ہوتا گیا ہے مگر اس میں اس حکمت سے داخل ہوتے ہیں کہ پہلے دونوں ہاتھ اندر بڑھاتے ہیں۔ پھر باقی بدن سے گھسٹ جاتے ہیں

۱۰۔ مسجد الرایہ کی زیارت بھی جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہے اور فتح مکہ کے دن وہاں نیزہ گاڑا ہے۔ یہ مسجد مکہ کی بلندی کی جانب جنۃ المعلاۃ کی راہ میں ہے۔

۱۱۔ مسجد الجن کی زیارت بھی۔ جو مسجد الرایہ کے قریب ہے وہاں جنوں نے آنحضرت صلعم کے پاس حاضر ہو کر قرآن سنا ہے۔

۱۲۔ مسجد الشجرہ کی زیارت بھی جو مسجد الجن کے مقابل ہے۔

۱۳۔ مسجد الغنم کی زیارت بھی جس کے گرد و پیش بکریاں بکتی تھیں ظاہرا یہی مسجد الاجابہ ہے۔ جو وادی محصب کے پاس محلہ عابدہ کے اندر وادی ذرود میں واقع ہے۔

۱۴۔ مسجد الجیاد۔ کی زیارت بھی جہاں بادشاہ تبع کے گھوڑے بندھے تھے مگر اب جیاد مکے میں ایک محلہ کا نام ہے۔

۱۵۔ مسجد ابو قبیس[ل] کی زیارت بھی جہاں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اول اذان

ل عوام کا دستور ہے کہ ہفتہ کے دن وہاں جا کر بکری کے کلّے کھایا کرتے ہیں مگر اس کی کچھ اصل نہیں ۱۲۔

Marfat.com

دی ہے اور اس پہاڑ پر شق القمر واقع ہوا ہے۔

۱۶- ابو قبیس پہاڑ کا جو ٹکڑا چاند کے ٹکڑوں میں نمودار ہوا تھا وہ بھی زیارتگاہ ہے۔

۱۷- مقبرۂ معلا[1] جہاں حضرت خدیجہؓ آنحضرت صلعم کے والدہ ماجدہ اور بہت سے اصحاب اور تابعین مدفون ہیں اگرچہ بالیقین مکہ میں کسی کی قبر کی جگہ معلوم نہیں مگر لوگوں نے اپنے ظن و تخمین سے مقبرے اور نشان بنا دئے ہیں چنانچہ جنۃ المعلاۃ کے دروازہ پر ملا علی قاری کا مزار ہے، اور راہ میں سید رفاعی کا مزار اور ابو البرکات نسفی صاحب کنز الدقائق کا مزار بھی مشہور ہے۔

۱۸- مسجد ذی طوی کی زیارت بھی جو تنعیم کی راہ میں ہے۔

۱۹- مسجد جعرانہ کی زیارت بھی جو طائف کی راہ میں مکہ سے نو کوس ہے جہاں پر حرم کی حد ہے

۲۰- مسجد عائشہ رضؓ کی زیارت بھی جو تنعیم میں ہے۔

۲۱- مسجد منحر النبی کی زیارت بھی جو منیٰ میں ہے جہاں اِنَّا اَعْطَیْنٰا نازل ہوئی

۲۲- مسجد الکبش کی زیارت بھی جو منیٰ میں ہے جہاں حضرت ابراہیمؑ نے قربانی کی تھی اسی سبب سے اسکو منحر ابراہیم بھی کہتے ہیں۔

[1] معلا اصل میں معلاۃ تھا۔ (ۃ) کثرت استعمال سے دور ہو گئی جیسے لفظ محابا کہ اصل میں محاباۃ تھا جنۃ المعلاۃ کے دو احاطے ہیں اندر کے احاطے کے دروازہ پیجانے والوں کی بائیں طرف ملا علی قاری کی قبر مشہور ہے معلاۃ پہلے حجون کہتے تھے۔ ۱۲ منہ۔

Marfat.com

۲۳- مسجد الخیف کی زیارت بھی جو منیٰ میں ہے جہاں ستر پیغمبروں نے نماز پڑھی ہے اور وہیں مدفون ہیں۔

۲۴- غار مرسلات کی زیارت بھی جو مسجد خیف کے قریب ہے جہاں سورہ مرسلات نازل ہوئی تھی۔

مقصد دوم

زیارت مدینہ منورہ کے بیان میں

معلوم کرنا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت افضل عبادت اور واجب کے قریب ہے بلکہ بعض کے نزدیک یہ واجب ہے۔

(۱) ابن عدی روایت کرتے ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ وَلَمْ يَزُرْنِي فَقَدْ جَفَانِي رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ۔	جس نے خانہ کعبہ کا حج کیا اور میری زیارت نہ کی بیشک اس نے مجھ پر ظلم کیا اس حدیث کو ابن عدیؒ نے روایت کیا ہے۔

(۲) دارقطنی روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مَنْ زَارَنِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي	جس نے میری زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہے۔

Marfat.com

(۳) صحیح روایت میں وارد ہوا ہے۔

مَنْ حَجَّ وَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ۔	جس نے حج کیا اور میرے مرنے کے بعد میری قبر کی زیارت کی اس نے گویا میری زندگی میں میری زیارت کی۔

(۴) ابن جوزیؒ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔

غبار المدینة شفاء من الجذام	مدینہ کی خاک جذام کے لیئے شفا ہے

دوسری روایت میں لفظ برص کا بھی مذکور ہے۔

(۵) ایک روایت میں یوں آیا ہے۔

غبارها شفاء من کل داء	مدینہ کی خاک ہر بیماری کی شفا ہے۔

(۶) صحیح مسلم میں وارد ہے۔

مَنْ صَبَرَ عَلَی الْمَدِیْنَةِ وَشِدَّتِهَا کُنْتُ لَهٗ شَهِیْدًا اَوْشَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ۔	جو شخص مدینہ کی سختی اور شدت کو برداشت کرے اس کے لیئے میں قیامت کے روز گواہ یا شفیع ہونگا۔

(۷) حضرت انسؓ سے روایت ہے

مَنْ صَلّٰی فِیْ مَسْجِدِیْ اَرْبَعِیْنَ صَلٰوةً لَا تَفُوْتُهٗ صَلٰوةٌ کُتِبَتْ لَهٗ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ وَالنِّفَاقِ	جو میری مسجد میں چالیس نمازیں پڑھے جن میں سے کوئی ناغہ نہ ہو تو اس کے لیے دوزخ اور عذاب ونفاق سے بچاؤ لکھا جائے گا۔

Marfat.com

پس حج کرنے والا اگر مدینہ کی راہ سے گذرے جیسے شام کا رہنے والا تو بہتر یہ ہے کہ وہ پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرے پھر حج ادا کرے۔

اگر حج نفل ہے یا حج فرض مگر ابھی حج کے مہینے شروع نہیں ہوئے تو اختیار ہے کہ چاہے پہلے حج ادا کرے چاہے زیارت۔

جب روضۂ مقدس کی زیارت کا قصد کرے تو اس کے ساتھ مسجد نبوی کی نیت بھی کرے۔ راہ میں فرائض۔ واجبات۔ اور سنن کو بخوبی بجالائے محرمات و مکروہات سے پرہیز کرے اور کمال پاکی و طہارت کے ساتھ روانہ ہو۔ جتنی مسجدیں[1] مکہ سے مدینہ تک راہ میں ملیں ان میں نماز پڑھنا چاہئے حضرت میمونہ رضؓ کی قبر کی زیارت کرے جو مقام سرف میں تنعیم اور وادی کے درمیان میں واقع ہے۔ وہاں ایک مسجد بھی بنی ہوئی ہے اس جگہ دعا مانگے۔ راہ میں جب نماز و دیگر ضروریات سے فارغ ہو درود پڑھتا رہے جب مدینہ کے درخت نظر پڑیں کثرت سے درود پڑھے شوق میں اگر تیز چلے اور ہو سکے تو پیادہ ننگے پاؤں روتا عاجزی کرتا ہوا روانہ ہو۔ جب حرم مدینہ کو

---

[1] فی الحال ان مسجدوں میں سے ایک مسجد تنعیم میں ہے جسکو مسجد عائشہ کہتے ہیں دوسری سرف میں حضرت میمونہؓ کی درگاہ سے قبلہ کی طرف ہے یہ بڑی پختہ مسجد ہے۔ تیسری مسجد خلیص ہے جو ابتک خام ہے اور اسکے صحن سے باہر نہر بھی جاری ہے۔ چوتھی مسجد بدر ہے جو پختہ اور بہت بڑی ہے اور بدر میں ایک اور بڑی مسجد بھی ہے جسکے آگے نہر جاری ہے اس کو مسجد شریف کہتے ہیں پانچویں مسجد الشجرہ ذو الحلیفہ میں ہے جس کی بالفعل صرف ایک دیوار قبلہ کی طرف کی باقی ہے اکثر لوگ وہاں احرام باندھتے ہیں ۱۲ منہ

Marfat.com

دیکھے یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا حَرَمُ نَبِیِّكَ فَاجْعَلْهُ وِقَایَةً لِّیْ مِنَ النَّارِ وَاَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ	اے اللہ۔ یہ تیرے نبی کا حرم ہے پس تو اس کو میرے لیئے دوزخ کا بچاؤ اور عذاب اور بُرے حساب کی پناہ قرار دے۔

اور ہو سکے تو داخل ہونے سے پہلے یا اس کے بعد غسل کر لے پھر اچھے کپڑے پہنکر اور خوشبو لگا کر کمال تواضع و وقار کے ساتھ مدینہ میں داخل ہو اور یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ، اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَارْزُقْنِیْ مِنْ زِیَارَةِ رَسُوْلِكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا رَزَقْتَ اَوْلِیَاءَكَ وَاَھْلَ طَاعَتِكَ وَاَخْلِصْنِیْ مِنَ النَّارِ وَاغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ یَا خَیْرَ مَسْئُوْلٍ۔	میں اللہ کا نام لیکر داخل ہوتا ہوں اللہ نے جو چاہا وہ ہوا۔ اور عبادت کی قوت صرف اللہ کی توفیق سے ہے۔ اے رب! تو مجھکو داخل کر سچا داخل کرنا اور مجھکو نکال سچا نکالنا۔ اے اللہ میرے لیئے اپنی رحمت کے دروازے کھول اور اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب کر جو تو نے اپنے اولیا اور اپنے عبادت کرنے والے کو نصیب کی ہے اور مجھکو دوزخ سے نجات دے اے بہتر مسئول تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر۔

Marfat.com

پھر مسجد میں باب جبریل یا باب السلام سے داخل ہو لیکن اول سے داخل ہونا بہتر ہے اس کے بعد یہ درود اور دعا پڑھے ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِی الْیَوْمَ مِنْ اَوْجَہِ مَنْ تَوَجَّہَ اِلَیْكَ وَاَقْرَبِ مَنْ تَقَرَّبَ اِلَیْكَ وَاَنْجَحِ مَنْ دَعَاكَ وَابْتَغٰی مَرْضَاتَكَ	اے اللہ ۔ محمد اور محمد کی آل پر درود بھیج اے اللہ ۔ میرے گناہوں کو بخش اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول اے اللہ! تو آج کے دن مجھ کو ان سے بہتر بنا جو تیری طرف متوجہ ہوئے اور ان سے قریب تر بنا جو تجھ سے قریب ہوئے اور ان سے زیادہ کامیاب کر جنھوں نے تجھ سے دعا مانگی اور تیری مرضی چاہی ۔

پھر منبر اور قبر شریف کے درمیان میں اس طرح پر کہ منبر کا ستون داہنے کندھے کے برابر پڑے محراب کے سامنے تحیۃ المسجد کا دوگانہ قل یا ایھا الکافرون اور قل ہو اللہ کے ساتھ پڑھے وہ مقام سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا موقف اور روضۂ مبارک میں داخل ہے جس کی شان میں حدیث وارد ہوئی ہے

ما بین بیتی و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ	میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان میں جنت کے باغوں میں ایک باغ ہے

لہ روضہ مسجد نبوی میں ایک مربع مستطیل جگہ ہے ۔ طول میں حجرۂ شریف سے منبر تک عرض میں مسجد نبوی قدیم کی پشت سے ستون علی یا ستون وفود تک اور وہاں سے منبر کی پشت تک ۔ ۱۲

Marfat.com

یعنی نزول رحمت کے لحاظ سے یا حقیقت میں یہ زمین جنت میں جائیگی یا جنت سے آئی ہے۔

اگر اسی مقام پر جگہ نہ پائے تو روضہ میں جہاں کہیں جگہ پائے پڑھے پھر سجدۂ شکر ادا کرے کہ حق تعالےٰ نے وہاں پہنچنے کی توفیق دے اور جو دعا چاہے مانگے اور حضرت سے استمداد ملحوظ رکھے۔ پھر شباک کے پاس آنحضرت صلعم کے سرہانے کی طرف جاکر کمال ادب و توجہ قلبی سے داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھکر کھڑا ہو جیسے نماز میں کھڑا ہوتا ہے اور صورت منور کو خیال میں رائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لحد میں آرام کرتے ہیں اور میرے حاضر ہونے اور زیارت کرنے کو جانتے اور سلام و کلام کو سنتے ہیں۔

۱؎ کتاب المسالک فی المناسک میں لکھا ہے کہ قبلہ رو کھڑے ہوکے زیارت پڑھے اور یہ حنفی مذہب کے موافق ہے مگر اس زمانہ میں مزورین کا یہ دستور ہے کہ زائرین کو حجرے سے قبلہ کی طرف چہرۂ مبارک کے سامنے پشت بقبلہ کھڑا کرکے زیارت پڑھاتے ہیں پھر شیخین کی زیارت پڑھاکر شرق کی طرف لیجاتے ہیں وہاں حضرت جبرئیلؑ۔ میکائیلؑ۔ اسرافیلؑ اور عزرائیلؑ کی زیارت پڑھاتے ہیں کہتے ہیں کہ فرشتے حضرت کے گھر میں یہیں سے داخل ہوتے تھے اسکے بعد حضرت فاطمہ زہرہ رضی کی زیارت ان کی قبر کے سامنے جو ان کے گھر میں بنی ہوئی ہے پڑھاتے ہیں پھر باب جبرئیل کے پاس مشرق کیجانب اہل بقیع کی زیارت اور اسکے بعد اتر طرف شہدائے احد کی زیارت پڑھاتے ہیں ۱۲ منہ

Marfat.com

پھر نہایت لحاظ و آداب اور حضور قلب سے کہے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ وَ	اے اللہ کے پیغمبر آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت
رَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اَشْهَدُ	اور اسکی برکتیں نازل ہوں میں گواہی دیتا
اَنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ قَدْ بَلَّغْتَ	ہوں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں
الرِّسَالَةَ وَاَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ	آپ نے پیام حق کو پہنچایا امانت کو ادا کیا
وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَجَاهَدْتَ	امت کی خیر خواہی کی اور خدا کے حکم کے
فِيْ اَمْرِ اللهِ حَتّٰى قُبِضَ رُوْحُكَ	لیے جہاد کیا یہاں تک کہ آپ ستودہ و پسندیدہ
حَمِيْدًا مَحْمُوْدًا فَجَزَاكَ اللهُ	دنیا سے اٹھائے گئے پس اللہ آپکو ہمارے
عَنْ صَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا خَيْرَ الْجَزَاءِ	چھوٹے بڑے کی طرف سے اچھی جزا
وَصَلّٰى عَلَيْكَ اَفْضَلَ الصَّلٰوةِ	دے اور آپ پر اچھا اور پاکیزہ تر درود
وَاَزْكَاهَا وَاَتَمَّ التَّحِيَّةِ وَاَنْمَاهَا	اور پورا اور بڑھا ہوا تحیہ بھیجے۔ اے
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ نَبِيَّنَا يَوْمَ	اللہ تو ہمارے پیغمبر کو قیامت کے
الْقِيٰمَةِ اَقْرَبَ النَّبِيِّيْنَ	دن سب پیغمبروں سے زیادہ مقرب
وَاَسْقِنَا مِنْ كَاْسِهٖ	بنا ہم کو ان کا جام پلا ان کی شفاعت
وَارْزُقْنَا مِنْ شَفَاعَتِهٖ	نصیب کر اور ہم کو قیامت کے دن
وَاجْعَلْنَا مِنْ رُفَقَاءِهٖ	ان کے ساتھیوں میں سے بنا اے
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَللّٰهُمَّ	اللہ تو اس کو ہمارے پیغمبر
لَا تَجْعَلْ هٰذَا اٰخِرَ الْعَهْدِ	علیہ السلام کی قبر کی آخری زیارت
بِقَبْرِ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَارْزُقْنَا	مت بنا۔ اور اسے عزت و بزرگی والے

Marfat.com

اَلْعَوْدَ اِلَیْهِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ	تو ہم کو یہاں پھر آنا نصیب کر۔

اور اس شخص کا سلام پہونچائے۔ جس نے اس سے وصیت کی ہو اور یوں کہے

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ یَسْتَشْفِعُ بِكَ اِلٰی رَبِّكَ فَاشْفَعْ لَهٗ وَلِجَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ ۔	اے اللہ کے رسول! تم پر فلاں بن فلاں کی طرف سے سلام ہو وہ آپکی سفارش آپ کے رب کے پاس چاہتا ہے پھر آپ اسکی اور تمام مسلمانوں کی شفاعت کریں

پھر ہاتھ بھر سرہانے سے ہٹ کے مسجد جدید عثمانی کی طرف جاکر چہرۂ مبارک کے سامنے پشت بقبلہ کھڑا ہو اور جتنی بار چاہے درود وسلام پڑھے پھر داہنی طرف ایک ہاتھ ہٹ کر حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے چہرۂ مبارک کے سامنے ہو کر کہے

السلام علیك یا خلیفة رسول الله السلام علیك یا صاحب رسول الله فی الغار۔ السلام علیك یا رفیقه فی الاسفار السلام علیك یا امینه فی الاسرار۔ جزاك الله عنا افضل ما جزی اماما عن امة نبیه ولقد خلفته	اے پیغمبر خدا کے خلیفہ! تجھ پر سلام ہو اے پیغمبر خدا کے یار غار! تجھ پر سلام ہو اے اس کے سفروں کے ساتھی تجھ پر سلام ہو۔ اے اس کے بھیدوں کے امین! تجھ پر سلام ہو۔ اللہ تجھکو ہماری طرف سے اس سے بہتر جزا دے جو اس نے کسی پیشوا کو اپنے پیغمبر کی امت کی طرف سے دی ہے

Marfat.com

باصدق خلفت وسلكت
طريقه ومنهاجه خير
مسلك وقاتلت اهل
الردة والبدع ومهدت
الاسلام ووصلت
الارحام ولم تزل قائلا
للحق ناصرا لاهله
حتى اتاك اليقين
والسلام عليك ورحمته
وبركاته اللهم امتنا
على حبه ولا تخيب
سعينا في زيارته برحمتك
يا ارحم الراحمين

بیشک تو نے اس کی سچی قائم مقامی
کی اس کی راہ و طریقہ پر بخوبی چلا۔ مرتد
اور بدعتی لوگوں سے جہاد کیا اسلام
کو آراستہ کیا۔ تو نے صلہ رحمی کی
اور تو ہمیشہ حق اور اہل حق کی تائید
میں لڑتا رہا۔ یہاں تک کہ تجھکو موت
آگئی۔ اور تجھ پر سلام۔ اس کی رحمت
اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔ اے
اللہ! تو ہم کو اس کی محبت پر مار اور
اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے
تو اپنی رحمت سے اس کی زیارت
میں ہماری کوشش کو رائیگاں
مت کر۔

پھر ایک ہاتھ اور ہٹ کے حضرت عمر فاروق رض کے سامنے کھڑا ہو کر کہے

السلام عليك يا امير
المومنين عمر الفاروق
السلام عليك يا من
اكمل الله به الاربعين
السلام عليك يا من

اے امیر المومنین عمر فاروق رض! تجھ پر
سلام ہو۔ اے وہ کہ اللہ نے تجھ سے
پوری چالیس مسلمان کئے تجھ پر سلام
ہو۔ اے وہ کہ تیرے حق میں اللہ تعالیٰ
نے خاتم النبیین کی دعا قبول کی۔

Marfat.com

استجاب اللہ فیہ دعوۃ	تجھ پر سلام ہو اے وہ کہ تجھ سے
خاتم النبیین. السلام علیک	اللہ تعالیٰ نے دین کو قوی کیا! تجھ پر
یا من اظہر اللہ بہ الدین	سلام ہو اے وہ کہ تجھ سے اللہ تعالیٰ
السلام علیک یا من	نے دین کو عزت دی! تجھ پر
اعز اللہ بہ الدین السلام	سلام ہو اے وہ کہ تو حق بولا
علیک یا من نطق	اور تیری بات قرآن محکم کے موافق
بالصواب ووافق قولہ	ہوئی! تجھ پر سلام ہو اے وہ
محکم الکتاب السلام	کہ تو پسندیدہ طور پر زندہ رہا اور دنیا سے
علیک یا من عاش حمیدا	شہید ہو کر گیا! تجھ پر سلام ہو۔
وخرج من الدنیا شہیداً	اللہ تعالیٰ تجھکو اپنے پیغمبر اور
جزاک اللہ عن نبیہ وامتہ	اسکی امت کی طرف سے بہتر سلام
خیرا السلام سلام اللہ وبرکاتہ	کی جزا دے۔ اللہ کا سلام اور اسکی
علیک۔	برکتیں تجھ پر نازل ہوں۔

پھر آدھے ہاتھ کے برابر اور بڑھکر دونوں کے درمیان میں یہ کہے۔

السلام علیک یا ضجیعی	اے پیغمبر خدا کے دونوں ہمخوابو! انکے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ	رفیقو! ان کے وزیرو! ان کے
وسلم ورفیقیہ ووزیریہ	مشیرو! دین کی درستی میں ان کے
ومشیریہ والمعاونین	مددگارو! اور ان کے بعد
لہ علی القیام فی الدین	مسلمانوں کی بھلائیوں پر

Marfat.com

والقائمین بعدہ بمصالح المسلمین جزاکم اللہ احسن جزاء جئنا کما نتوسل بکما الی رسول اللہ لیشفع لنا ویسئل ربنا ان یتقبل سعینا ویحیینا علی ملتہ ویمیتنا علیھا ویحشرنا فی زمرتہ ۔	کھڑے ہونے والو! تم کو اللہ تعالے اچھی جزا دے۔ ہم تمہارے پاس اسلیے آئے ہیں کہ تم کو رسول خدا کے ہاں وسیلہ بنائیں تاکہ وہ ہماری شفاعت کریں اور پروردگار عالم سے درخواست کریں کہ ہماری دوڑ دھوپ کو قبول کرے ہم کو اس کے دین پر زندہ رکھے اسی پر مارے اور قیامت کو اس کے گروہ کیساتھ اٹھائے ۔

پھر اپنے اپنے ماں باپ اور جس نے دعا کی درخواست کی ہو اس کے لیے دعا مانگے۔ اور منبر و قبر شریف کے درمیان میں حضرت کے سرہانے آکر جیسی پہلی زیارت پڑھی تھی آخر میں بھی وہیں جاکر پڑھے اللہ کی ثنا وصفت بیان کرے درود پڑھے اپنے اور سب کے لیے دعا مانگے اور یوں کہے۔

السلام علیک یا خاتم النبیین السلام علیک یا شفیع المذنبین السلام علیک یا امام المتقین السلام علیک یا رسول رب العالمین	اے خاتم النبیین تم پر سلام ہو۔ اے گنہگاروں کے بخشوانے والے تم پر سلام ہو۔ اے پرہیزگاروں کے پیشوا! تم پر سلام ہو۔ اے ...... پروردگار عالم کے رسول! تم پر سلام ہو ۔

Marfat.com

السلام علیک یا منة الله علی المومنین السلام علیک یا طٰہٰ ۔ السلام علیک یا یٰسین ۔ السلام علیک وعلی اھل بیتک وذریتک الطیبین ۔ السلام علیک وعلی ازواجک الطاھرات امھات المومنین السلام علیک وعلی اصحابک اجمعین وعلی التابعین الی یوم الدین اللھم اعطہ نھایة ماینبغی ان یسأله السائلون وغایة ماینبغی ان یأمله الاملون اللھم انک قلت وانت اصدق القائلین وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ	اے مسلمانوں کے حق میں اللہ کے احسان! تم پر سلام ہو۔ اے طٰہٰ تم پر سلام ہو۔ اے یٰسین تم پر سلام ہو۔ تم پر اور تمہارے گھرانے اور تمہاری پاک اولاد پر سلام ہو۔ تم پر اور تمہاری پاک بی بیوں پر جو مسلمانوں کی مائیں ہیں سلام ہو تم پر اور تمہارے تمام اصحاب و تابعین پر قیامت تک سلام ہو اے اللہ! تو ان کو اس چیز کی انتہا عطا کر جس کا مانگنا سائلین کو سزاوار ہے اور اس چیز کی انتہا بخش جس کی امید کرنا امید کرنیوالوں کو لایق ہے ای اللہ تو نے فرمایا ہے اور تو سب کہنے والوں سے سچا ہے "اگر وہ اپنے اوپر ظلم کرنے کے بعد تیرے پاس آئیں اور وہ اللہ سے مغفرت چاہیں اور رسول بھی ان کے لئے مغفرت چاہے

Marfat.com

لوجد واللہ توابا رحیما
یا حبیب اللہ یا شفیع
اللہ یا نبی اللہ یا رسول اللہ
قد اتیناک ظالمین لانفسنا
مستغفرین من ذنوبنا
فاستغفر انت واشفع
لنا الی ربک فنجد اللہ
توابا رحیما۔ واسئلہ
ان یمن علینا بسائر
مطلوباتنا ویحشرنا فی
زمرۃ عبادہ الصالحین
اللھم اشھدک واشھد
رسولک وابابکر وعمر
صاحبی رسولک واشھد
الملائکۃ النازلین علی
ھذہ الروضۃ الکریمۃ
العاکفین علیھا والقائمین
علی ھذہ البقعۃ العظیمۃ
بانی اشھد ان لا الہ الا انت

تو بیشک وہ اللہ کو توبہ قبول کرنیوالا
اور رحم کرنیوالا پائیں گے۔ اے اللہ
کے دوست! اے خدا کے پیغمبر! اے
خدا کے ایلچی!!! ہم اپنے اوپر ظلم کرنے
کے بعد اپنے گناہوں کی مغفرت
چاہنے کے لئے آپکے پاس آئے
ہیں پس آپ مغفرت مانگو اور خدا سے
ہمارے گناہ بخشواؤ البتہ آپ خدا کو توبہ
قبول کرنیوالا اور رحم کرنیوالا پاؤ۔ اور
اللہ سے سوال کرو کہ ہم کو ہمارے سب
مطالب عنایت کرے اور قیامت کے
دن ہم کو اپنے نیک بندوں کی جماعت
میں اٹھائے اے اللہ میں تجھکو تیرے
رسول کو اور ابوبکر و عمر کو جو تیرے رسول کے
یار ہیں گواہ کرتا ہوں اور ان فرشتوں کو
جو اس روضہ بزرگ پر اترنے والے ہیں
ٹھہرنے والے اور اس قطعہ
کھڑے ہونے والے ہیں گواہ کرتا ہوں کہ
میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ سوا تیرے کوئی خدا نہیں

Marfat.com

وحدك لا شريك لك
وان محمدا عبدك ورسولك
واشهد ان ماجاء من
عندك الى رسولك
من امر ونهى فهو حق لا كذب
فيه وانى مقر لك بجنايتى
ومعترف بخطيئتى ومعصيتى
من الكبائر والصغائر فاغفرلى
جميعها ولوالدى وللمؤمنين
وامنن على بالذى مننت
به على اوليائك بتوفيق
الطاعة فانك المنان
ذو الفضل والاحسان
الغفور الرحيم باهل الايمان
ربنا اتنا فى الدنيا حسنة
وفى الاخرة حسنة وقنا
عذاب النار سبحان ربك
رب العزة عما يصفون
وسلام على المرسلين

تو اکیلا ہے تیرا کوئی ساجھی نہیں ہے
اور حضرت محمد صلعم تیرے بندے اور تیرے
رسول ہیں۔ اور اس بات کی گواہی
دیتا ہوں کہ جو امر و نہی تیری پاس سے
تیری رسول کے پاس آیا ہے وہ
برحق ہے اس میں کچھ جھوٹ نہیں
میں سے اپنے گناہ کا مقر اور اپنی خطا
اور بڑے چھوٹے گناہوں کا معترف
ہوں پس تو میری اور میرے والدین
اور تمام مسلمانوں کی مغفرت کر اور
مجھ پر وہ احسان کر جو تو نے بندگی کی
توفیق سے اپنے دوستوں پر کیا ہے
کیونکہ تو بیشک احسان کرنیوالا بخشش
اور نیکی والا اہل ایمان کو بخشنے والا
اور ان پر رحم کرنیوالا ہے اے رب! تو
ہم کو دنیا میں بھی نیکی دے اور آخرت
میں بھی نیکی دے۔ اور دوزخ کے عذاب سے
بچا۔ تیرا باعزت پروردگار ان باتوں سے
پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں سلام ہے پیغمبروں پر

والحمد للہ رب العلمین	اور تمام تعریفیں اللہ کو ہیں جو سارے جہاں کا پالنے والا ہے۔

اس کے بعد اسطوانہ ابو لبابہ کے پاس جو قبر شریف و منبر کے درمیان ہے جاکر دوگانہ پڑھے توبہ کرے اور دعا مانگے۔ پھر روضہ شریف میں نماز پڑھے اور تسبیح و ثنا و استغفار کرے پھر منبر کے پاس درود پڑھے اور دعا مانگے بعد مقام ستون حنانہ[1] کے پاس بھی جاکر ایسا ہی کرے۔

مستحب ہے کہ ہر روز آنحضرت صلعم کی زیارت کے بعد بقیع کی بھی زیارت کرے کیونکہ وہاں ہزارہا صحابی مدفون ہیں اگرچہ کسی کی تعیین معلوم نہیں تاہم اس میں چند قبے بنے ہوئے ہیں۔

۱۔ قبہ اہلبیت جس میں آنحضرت صلعم کے چچا حضرت عباس اور امام حسن امام زین العابدین امام محمد باقر امام جعفر صادق اور صحیح روایت کے موافق حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہم مدفون ہیں۔

۲۔ قبہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

۳۔ قبہ حضرت ابراہیم بن حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم جس میں حضرت عثمان بن مظعون عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص کی بھی قبریں ہیں۔

---

[1] یہ اس لیے کہا کہ اب ستون حنانہ باقی نہیں رہا فی الحال اسکی جگہ [illegible] البتہ بعض کہتے ہیں کہ حنانہ کو وہاں دفن کردیا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اس کی کنگھیاں بنا کر تبرک کے طور پر تقسیم کی گئی تھیں ۱۲ منہ

Marfat.com

۴۔ قبہ ازواج مطہرات۔ اس میں حضرت خدیجہؓ اور میمونہؓ کے سوا اوروں کی قبریں ہیں۔

۵۔ قبہ بنات سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس میں حضرت فاطمہؓ کا مزار نہیں ہے۔

۶۔ قبہ عقیلؓ بن ابی طالب جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بھائی تھے۔

۷۔ قبہ نافع جو عبداللہ بن عمرؓ کے مولی تھے۔

۸۔ قبہ امام مالکؒ

۹۔ قبہ حضرت حلیمہ سعدیہؓ۔

۱۰۔ قبہ فاطمہ بنت اسد جو حضرت علیؓ کی والدہ ماجدہ تھیں۔

۱۱۔ قبہ حضرت ابوسعید خدریؓ۔

۱۲۔ قبہ حضرت صفیہؓ جو آنحضرت صلعم کی پھوپھی تھیں۔

مگر یہ تینوں قبے احاطہ کی دیوار سے باہر ہیں۔

مسجد فاطمہ جو بقیع میں ہے اور اس کو بیت[1] الحزن بھی کہتے ہیں۔ اس میں بھی نماز پڑھے اور جمعرات کے روز شہداء احد کی زیارت مستحب ہے۔

پس قبروں پر حاضر ہونے کے وقت یہ کہے۔

[1] یہ مکان قبہ اہلبیت سے جنوب کی طرف مشرق کو جھکا ہوا ہے بہت نزدیک ہے وہاں حضرت خاتون زہراؓ آنحضرت صلعم کی زیارت کے بعد جاکر رویا کرتی تھیں۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار۔ سلام علیکم دار قوم مؤمنین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون۔	تم پر تمہارے صبر کرنے پر سلام ہو۔ اور پچھلا گھر کیا ہی اچھا ہے تم پر اے مسلمان قوموں کے گھر اسلام ہو اور ہم بھی اگر خدا نے چاہا تو تم سے ملنے والے ہیں۔

پھر آیت الکرسی اور قل ہو اللہ احد پڑھے۔

حضرت اسمٰعیل بن امام جعفر صادقؓ کی زیارت بھی مستحب ہے جن کا بقیع سے مغرب کی طرف دیوار شہر کے اندر بڑا سا قبہ بنا ہوا ہے۔

حضرت ابو سعید خدریؓ کے والد مالک بن سنان بسیر قدار کے مزار کی بھی زیارت کرے۔ جو مدینہ کی مغربی دیوار کے پاس دروازہ کے قریب واقع ہے۔

حضرت حسن مثنیٰ کے پوتے حضرت مہدی نفس زکیہ، کے قبے کی بھی زیارت کرے جو ابو جعفر منصور کے وقت میں شہید ہوئے ہیں۔ ان کا قبہ مدینہ کے باہر جبل سلع سے مشرق کی طرف ہے۔

ان مسجدوں کی زیارت بھی مستحب ہے جن میں آنحضرت صلعم نے نماز پڑھی ہے مثلاً۔

۱۔ مسجد قبا۔ جہاں کی دو رکعت کو آنحضرتؐ نے ایک عمرہ کے برابر فرمایا ہے آپ ہفتہ کے دن وہاں تشریف لے جاتے تھے۔ وہاں جا کر یہ دعا پڑھے

یا صریخ المستصرخین	اے فریاد کرنیوالوں کے فریادرس!!
یا مفرج کرب المکروبین	اے غمزدوں کے غم دور کرنے
یا مجیب دعوۃ المضطرین	والے!! اے بیقراروں کی دعا
صل علی محمد وآلہ	قبول کرنے والے!!! محمد اور ان کی
اکشف کربی وحزنی	آل پر درود بھیج اور میرے رنج
کما کشفت عن رسولک	وغم کو دور کر جیسا کہ تو نے اپنے
کربہ وحزنہ فی ھذا	رسول کے رنج وغم کو اس مقام
المقام یا حنان یا منان	پر دور کیا۔ اے بخشنے والے
یا کثیر المعروف یا دائم	اے منت رکھنے والے!! اے
الاحسان یا ارحم	بہت نیکیوں والے!! اے ہمیشہ
الراحمین ۔	احسان کرنے والے!!! اے
	سب سے زیادہ رحم کرنیوالے!!!

۲۔ مسجد الجمعہ جہاں آنحضرت صلعم نے مدینہ میں آنے کے بعد پہلا جمعہ ادا کیا تھا۔ یہ مسجد مدینہ کی طرف آنے میں مسجد قبا سے بائیں طرف پڑتی ہے بنی سالم میں اس کو مسجد الوادی اور مسجد العاتکہ بھی کہتے ہیں۔

۳۔ مسجد الفضیخ[1] اس کو مسجد الشمس بھی کہتے ہیں یہ مسجد ایک

---

[1] فضیخ ایک شراب کا نام ہے کہتے ہیں کہ جب شراب کی حرمت آیتیں نازل ہوئی اس شراب کی مشک کا دہانہ اس مسجد میں کھول کر بہا دی گئی اور اس کو مسجد شمس اس لیے کہتے ہیں کہ وہ مسجد ٹیکری پر ہے جہاں سب سے پہلے دھوپ نکلتی ہے۔

Marfat.com

مربع احاطہ کی شکل میں قبا سے مشرق کی طرف ہے یہاں آنحضرت نے چھ دن نماز پڑھی ہے جبکہ بنی نضیر پر چڑھائی کی تھی۔

۴۔ مسجد بنی قریظہ جو مسجد الشمس سے مشرق کی طرف ہے۔

۵۔ مسجد مشربہ ام ابراہیم بن رسول اللہ جو مسجد بنی قریظہ سے اتر کی طرف ہے۔

۶۔ مسجد بنی ظفر جو بقیع سے مشرق کی طرف ہے وہاں آنحضرت نے نماز پڑھی ہے اور وہاں ایک پتھر ہے جس پر قاری کو بٹھا کر قرآن پڑھوایا تھا وہاں کسی پتھر میں آپ کی کہنی کا نشان بھی عیاں ہے۔ اور کسی پتھر میں آپ کے خچر کے سم کا نشان بھی نمایاں ہے اسی لیے اس کو مسجد لبغلہ بھی کہتے ہیں اور عوام اسکا نام سفرۃ النبی رکھتے ہیں۔

۷۔ مسجد الاجابہ جہاں آنحضرت کی دو دعائیں قبول ہوئی تھیں ایک امت کا قحط سے نہ مرنا۔ دوسری غرق سے نہ ہلاک ہونا۔ یہ مسجد بقیع سے اتر کی طرف بلندی پر ہے

۸۔ مسجد الفتح۔ جس کو مسجد الاحزاب اور مسجد اعلیٰ بھی کہتے ہیں۔

۹۔ مسجد سلمان فارسی رض۔

۱۰۔ مسجد ابی بکر رض

۱۱۔ مسجد علی رض

یہ چاروں مسجدیں جبل سلع سے مغرب کی طرف مقام جنگ احزاب میں واقع ہیں۔

۱۲۔ مسجد بنی حرام۔ یہ مسجد مدینہ سے مسجد الفتح کو جاتے ہوئے سلع کی گھاٹی میں

Marfat.com

داہنی طرف پڑتی ہے۔

۱۳۔ مسجد القبلتین جس میں ایک محراب بیت المقدس کی طرف ہے اور دوسری کعبہ کی جانب یہ مسجد الفتح سے آدھ کوس پر مغرب کی طرف ہے۔

۱۴۔ مسجد السقیا جو مدینہ کے گرد و نواح میں مکہ سے جانیوالے کو پہلے ملتی ہے بہت چھوٹی مسجد ہے۔ سات گز کا طول وعرض رکھتی ہے۔

۱۵۔ مسجد رایہ جو مدینہ کے باہر شام کی راہ میں ذباب پہاڑی پر واقع ہے جو شخص مدینہ سے شام کی طرف جائے اس کو داہنی طرف پڑتی ہے اور جبل سلع سے مشرق کی طرف ہے۔

۱۶۔ مسجد صغیر۔ احد کو جاتے ہوئے حضرت حمزہؓ کے مزار سے شرق کی طرف پڑتی ہے اس کو مسجد الفسح بھی کہتے ہیں اس لئے کہ آیت یا ایھا الذین اذ قیل لکم تفسحوا الخ یہیں نازل ہوئی تھی۔

۱۷۔ مسجد ابی ذر غفاریؓ۔ جو حضرت حمزہؓ کی درگاہ کو جاتے ہوئے راہ میں داہنی طرف پڑتی ہے۔

۱۸۔ مسجد ابی بن کعب جو بقیع میں ہے۔

۱۹۔ مسجد مصلی عید۔ جو دروازہ کے باہر مغرب کی طرف ہے۔

۲۰۔ مسجد مصلی عید کے پاس مسجد ابوبکرؓ و مسجد علیؓ و مسجد عمرؓ بھی مشہور ہے۔

ان مساجد میں سے ہر ایک میں نماز بھی پڑھے۔

مدینہ میں روزے رکھنا اور مسجد نبوی میں خصوصاً شب بیداری کیساتھ اعتکاف کرنا اور مدینہ کے محتاجوں کو خیرات دینا غنیمت جانے۔

Marfat.com

ان سات کنووں کی بھی زیارت کرے جن میں آنحضرت ﷺ نے آب دہن اور وضو کا غسالہ ڈالا ہے۔ اور ان کا پانی پیئے اور کوئی حرج نہ ہو تو اس سے وضو وغسل بھی کرے۔

ایک[1] بیر اریس ہے جو مسجد قبا سے مغرب کی جانب نہایت قریب ہے اس کو بیر خاتم بھی کہتے ہیں۔

دوسرا[2]۔ بیر عہن جو مسجد قبا سے مشرق کی طرف مسجد شمس کے آگے تھوڑی دور ایک باغ کے اندر ہے۔

تیسرا[3]۔ بیر غرس جو مسجد قبا سے مشرق کی طرف نصف میل کے فاصلہ پر ہے

چوتھا[4] بیر بعصہ جو جنت البقیع کے آگے مدینہ سے قبا کو جاتے ہوئے بائیں طرف ایک باغ کے اندر ہے۔

پانچواں[5]۔ بیر بیرحا جو مسجد نبوی کے سامنے دیوار شہر کے باہر باغ ابوطلحہ میں ہے

چھٹا[6] ۔ بیر بضاعہ جو شامی دروازہ کے باہر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی درگاہ کو جاتے ہوئے داہنی طرف باغ جمل اللیل میں ہے۔

ساتواں[7]۔ بیر رومہ جو مدینہ سے تین کوس پر اتر کی طرف وادی عقیق میں مسجد قبلتین سے آگے ہے۔

جب مدینہ سے روانہ ہو مسجد نبوی میں دوگانہ رخصت ادا کرے اور اگر حضرت کے مصلی پر پڑھ سکے تو نہایت بہتر ہے۔ پھر زیارت کے مقبول ہونے دوبارہ حاضر ہونے اور دین ودنیا کی بھلائی کی دعا مانگے۔ اور روضہ اقدس پر حاضر ہو کر صلوۃ وسلام کے بعد یہ عرض کرے۔

Marfat.com

اللهم لا تجعل هذا اخر العهد بنبيك ومسجده وحرمه ويسر لي العود اليه والوقوف بين يديه وارزقني العفو والعافية في الدنيا والاخرة وردنا الى اهلنا سالمين غانمين امنين برحمتك يا ارحم الراحمين۔

اے اللہ تو اس کو اپنے نبی، اس کی مسجد اور اس کے حرم کی آخری زیارت نہ بنا مجھکو یہاں پھر آنے اور اس کے روبرو کھڑا ہونے کی توفیق دے معافی اور آرام دین و دنیا میں نصیب کر اور ہم کو اپنی رحمت سے سلامتی غنیمت اور امن کے ساتھ گھر والوں میں پہنچا اے سب سے زیادہ رحم کرنیوالے۔

رخصت کے وقت گریہ وزاری اور اشک باری میں مبالغہ کرے کیونکہ یہ مقبولیت کی علامت ہے۔ پھر حضوری شریف سے جدائی ہونے پر حسرت کرتا ہوا سیدھا یا الٹے پاؤں جیسا کہ اختلاف ہے رخصت ہو اور جو کچھ میسر ہو اس کو خیرات کرے کیونکہ ہر آفت سے نجات ملنے کا ذریعہ اور ہر ملامت سے سلامت رہنے کا موجب ہے۔

بہتر یہ ہے کہ مدینہ سے چھوارے جیسے عجوہ برنی حلیہ خاک شفا ساتوں کنوؤں کا پانی اور اس قسم کے تبرکات ساتھ لے اور ایسے ہی مکہ کا آب زمزم اور دوسرے تبرکات ہمراہ لے لیکن یہ یاد رہے کہ جب آب زمزم اس کے پاس وضو یا غسل کے موافق رہے گا تو اس کو راہ میں تیمم جائز نہ ہوگا کیونکہ اس کے پاس پانی موجود ہے مگر ہاں اس حیلہ سے تیمم جائز ہوگا کہ اسمیں

Marfat.com

اس سے زیادہ کیوڑہ یا گلاب ملادے۔ یا یہ کہ اس کو اپنے ساتھی کو بخش دے پھر ٹھکانے پہنچنے کے بعد اس سے واپس لے لے۔ جب حاجی اپنے شہر کے پاس پہنچے تو یہ کہے۔

اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ	ہم امن کیساتھ خدا کی طرف رجوع ہوتے اور اس کی حمد کرتے ہوئے آرہے ہیں

اور اپنے پہنچنے سے پہلے اپنے گھر والوں کو خبر کردے تاکہ وہ استقبال کریں اور شہر میں جو مسجد پہلے ملے اس میں دوگانہ پڑھے پھر یہ کہتا ہوا گھر میں داخل ہو۔

تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا۔	خدا کے طرف رجوع اور متوجہ ہوکے لوٹتے ہیں وہ ہم پر کوئی گناہ باقی نہ رکھیگا

اور گھر میں دوگانہ تحیۃ المنزل ادا کرے اور ہمیشہ بقیۃ العمر پہلے سے زیادہ خیر و صلاح میں مشغول رہے کیونکہ یہی حج مبرور کی علامت ہے۔

خداوندا! تو اس عاجز اور اس کے ساتھ والوں کو ان باتوں کی توفیق دیجیو۔ حج مبرور۔ زیارت مقبول بطفیل رسول نصیب کیجیو۔ اور اس دار ناپائدار سے باایمان اٹھا۔ امین یا رب العلمین

تمت

Marfat.com

Marfat.com

صحت نامہ زاد السبیل الی دار الخلیل

معزز ناظرین! براہ کرم ملاحظہ کتاب سے پیشتر اس صحت نامہ کے موافق کتاب کی تصحیح کر لین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٥	١٠	پرکھی گئی	رکھی گئی	١١	٧	اور	دور
٧	٩	ذرادتی	ذرُونی	"	١٦	ایسی	ایسے
"	١٠	واحب	واجب	١٤	٣	حج عمرہ	حج وعمرہ
"	١٢	مُنہُ	مِنہُ	"	٨	جاجی	حاجی
"	١٩	مابس	حابس	١٥	٢	الکیرُد	الکیرُ
٨	٢	زادا	زاد	"	٩	ابوہرہ رض	ابوہریرہ رض
"	٨	ابوحیفہ رح	ابوحنیفہ رح	"	"	حج عمرہ	حج وعمرہ
"	٩	نرویک	نزدیک	١٦	١	ان رادہ	ان ردہ رادہ
"	١٠	اوراور	اور	"	٨	اورنہ	نہ
١٠	٩	لینیا	لیتیا	١٦	٩	اس اس	اس
"	١٨	رسئے آس پاس	رئے کے	"	١٧	علی	علیہ
			آس پاس	١٧	٢	ہین	ہے

Marfat.com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٧	۴	کی اونٹنی	×	٢١	٩	تیر	نیند
"	"	ما قدم پر	اونٹنی کے ہر قدم پر	٢٢	٢	وستون	دوستوں
"	٩	پڑ میں	ہے	"	١٠	تُوکُلت	تَوَکّلت
"	١١	شَہر	شَہر	"	١٢	ذلوبی	ذلوبی
"	"	رمضان	رَمَضَان	"	١٨	عن	ان
"	١٨	وسلم	علیہ وسلم	٢٣	١	اد	او
"	"	نے ہنسنے	ہنسنے	"	١٨	الردا	الردیٰ
"	"	لکے	لگے	٢۴	٢	قدماد	قدرو
١٨	١١	جاجی	حاجی	"	۵	عمر	عما
"	١۵	ہوتے	ہوتے ہیں	"	٦	مجریہا	مجرٖیھا
١٩	٧	سفراور	سفر	"	"	مرساھا	مرسٰھا
"	"	وطن	اور وطن	"	١٦	قرض	فرض
"	٩	افتحار	افتخار	٢٦	۵	صاحبا	صاحب
"	١٠	بالعرض	بالعرض	"	٦	لخط	لحظہ
"	١١	تبتعوا	تبتغوا	"	١٣	آموده	آزموده
٢٠	۵	یضیعٌ	یضیعَ	٢٩	١	آے	آئیگا
٢١	١	چھوڑنا	چھوڑنا مکروہ ہے	٣٠	١٨	گھانس	گھانس ہے
"	۵	سنے	×	٣١	٢	گزرے	گزرے ہیں

Marfat.com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۱	۱۸	اس	دس	۴۲	۶	آنی	آتی
۳۲	۱۱	سیہ	سیدھ	"	۱۳	بدل	بدن
"	۵	بچ	بچ	"	۱۴	بالول	بالون
"	۱۹	تیغم	تنغیم	"	"	صحرانی	صحرائی
۳۵	۱۵	عرص	عرض	"	۱۵	واس	ورس
۳۶	۱	اثنان	اثنتان	"	۱۶	مکالا	مکان
۳۷	۸	رُشدا	رَشدا	۴۳	۱	بیسے	جیسے
"	۳	منها	فيها	"	۳	دودو	دودہ
"	۸	اٰعنی	اَعنی	۴۴	۱۱	سونگنے	سونگھنے
"	۱۶	لک	لک الطیبٰت	۴۵	۱۰	بگڑی	پگڑی
۳۹	۱۶	سَعری	شَعری	۴۶	۱۱	دودہ سے	دودڑے
"	۱۸	الطّیب	الطِّیب	"	۱۵	زبنور	زنبور
"	۲۱	تعین	تعیین	۴۸	۱	یوُم	یومَ
۴۰	۱۱	پڑہتے	چڑہتے	۵۰	۸	پیغمبر	پیغمبر
"	۱۶	کہتا	کہنا	"	۹	رحمتک	رحمتک
۴۴	۵	فجود	فجورا	"	۱۸	فوق	فوت
۴۶	۸	کتراتے	کترانے	۵۲	۱۹	کربہ	کریہ
۴۸	۱۵	ہوا	ہو	۵۴	۱۳	الاٰمن	الامن

Marfat.com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۴	۱۷	بغضے	بعضے	۶۵	۸	عورت کا	عورت
۵۵	۱۶	واسقی	واسقنی	″	۱۶	یوهُم	یومَهُم
۵۶	۱	مبہدرا	مبہورا	″	۱۷	سیئاتٍ	سیئۃً
″	۹	بیان	بیانی	″	″	ارفعُ	ارفعَ
۵۷	۱۶	آونچی	اونچی	۶۶	۱	اوس	اور سر
۵۸	۱۳	اس	اس کی	۶۸	۱۲	پڑہین	پڑہے
۵۹	۲	التزمن	التزمت	۶۹	۱۶	اندھیرنے غلس	غلس اندھیرے ۱۲
″	۶	سئلۃ	مسئلۃ				
″	۹	گردولون	گردنوں	″	۱۸	ہوتی	ہوئی
″	۱۷	رزقنی	رزقتنی	۷۰	۹	مجہکو	پس مجہکو
۶۰	۹	الله	اللهِ	۷۱	۸	موافق	مواقف
″	۱۸	اجونا	اجرنا	۷۲	۱۹	الا	الامر
۶۱	۷	مروا	مروه	۷۳	۴	اللهم	اللهم انك
۶۲	۱۵	هزا	هزم	″	۷	احبت	احببت
″	۱۹	تول	قول	″	۱۸	میرے	میری
۶۳	۸	صلی	صل	″	۱۹	میرے	مین
″	۱۰	الا	الی	۷۵	۷	بت	تب
۶۴	۸	جعد	اجعل	۷۶	۱۳	سے	سے دوسری حالت

Marfat.com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۶	۱۷	ڈالنا	ڈالتا	۱۰۱	۲	الاخاصتہ	الافاضتہ
//	۱۸	بالحاجات	بالحاجات	//	۸	مقدوم	قدوم
۷۸	۹	تھلکنا	تھلکنا	//	۱۸	(ر)	(د)
۷۹	۲	یا	یا	۱۰۵	۹	ہے	ہو
۸۲	۱۷	بلاتوقف	بلاتوقف	//	۱۰	اصخیہ	اضحیہ
۸۴	۴	اس	اسی	//	۱۸	اور	اور نہ
//	۱۵	تھوڑ	تھوڑا	۱۰۷	۱۱	جو	جو کچھ
۸۵	۱۸	کہتنے	کہتے	//	۱۲	کی	کے
۹۳	۱۲	اگرپہ	اگرچہ	۱۰۹	۱۸	مین	ہیں
//	۱۶	حرفہ	عرفہ	۱۱۱	۱۱	رہتے	ہے
//	//	دسوین کے	دسویں کی	//	۱۶	تولد	مولد
۹۴	۱	زیازت	زیارت	۱۱۲	۷	خیزران کہتے	خیزران
//	۱۷	مطابعت	متابعت	//	۱۹	اقرار	اقرار
۹۶	۱۰	مستحاب	مستحبات	۱۱۴	۴	جہاں	جہان
[illegible]	۱۵	پہنا	پہننا	//	//	کے	کی
[illegible]	۱۶	لہ	لہ	//	۱۳	جہاں	جہاں
۹۸	۱	ڈاہاکنا	ڈہاکنا	//	//	انا اعطینا	اِنَّا اَعْطَینا
[illegible]	۱۲	باہر	باہر	//	۱۹	معلاء	معلاکو

Marfat.com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط
۱۱۷	۷	نبت	نبت	۱۲[illegible]		[illegible]
〃	۱۷	ضمن	صمن	۱۲۱	۶	[illegible]میر
۱۱۸	۱۲	رحمتك	رحمتِك	۱۲۲	۵	آپ [illegible]
〃	۱۷	وَرحمنی	وارحمنی	〃	۴	آپ کی
۱۱۹	۶	اللهم جعلنی	اللهم اجعلنی	〃	۱۹	خلقتاں
〃	۸	اقرَب	اقرب	۱۲۳	۹	رحمۃ
〃	۱۰	وَتبتغی	وابتغی	۱۲۴	۱۵	علیک
〃	〃	مرضاتِك	مرضاتك	۱۲۵	۲	کم
〃	۱۱	مبر	منبر	۱۲۶	۳	یسین
〃	۱۶	منا	ما	〃	۴	〃
۱۲۰	۵	وے	دی	〃	۵	ذریتك
〃	〃	لحوظ	ملحوظ	〃	۱۹	فاستغفر
〃	۹	رائے	لائے	۱۳۰	۱۸	زیارت
〃	۱۱	سنئے	سنتے	۱۳۴	۱۱	الذین
〃	۱۴	شغین	شیخین	〃	۱۲	[illegible]
〃	۱۵	پڑھانے	پڑھاتے	۱۴۵	۱۳	[illegible]
〃	۱۶	حضرت	حضرت			

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

الرحمن الرحیم

...المین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد سید المرسلین

...الطیبین الطاہرین اجمعین ۔ اما بعد احقر العباد

...الدین سنی حنفی قادری مدرس مدرسہ نظامیہ بخدمت اہل سنت و

...ماعت ... ہے کہ مولوی محمد یٰسین صاحب نے ایک رسالہ (القول المقبول

...علم غیب الرسول) تالیف کرکے طبع کرایا ۔ اُن کا قصد تھا کہ سہو

...ے جو غلطیاں ہو گئی ہیں درست کرکے وہ رسالہ مشتہر کریں ۔ مگر

...شتہر ہی ہو تو محمد رفیع الدین صاحب معتقد مولوی عبد الحی حیدر آبادی و

...ی نذیر حسین غیر مقلد دہلوی نے اُس کا رد رسالہ علم غیب تالیف

...شتہر کر دیا ۔ کیا انصاف کے یہی معنی ہیں کہ ابھی تک وہ رسالہ

...کے پہلے ہی تردید طبع کرکے شایع کیجائے ۔ سبحان اللہ کوئی

...ہرگز نہیں ۔ لطف خاص ... ہے کہ ...

...مذہب اہل سنت جما... رسالہ علم غیب میں اہل

...سنی ... کی تکفیر لگی ہے انشاء اللہ تعالیٰ ... تو

Marfat.com

ایسا ہو ع این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند۔ بوجہ بغض و عناد تنقیص شان نبوی میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا۔ محمد رفیع الدین کا نام برائے نام ہے درپردہ اور ہی صاحب ہیں مجھ کو اس امر سے کچھ بحث نہیں کہ دراصل مؤلف کون صاحب ہیں چونکہ اہل سنت وجماعت پر بیجا حملہ کیا گیا۔ لہذا اُس کی تردید ضروریات دین سے سمجھکر یہ چند اوراق ہدیۂ ناظرین کئے جاتے ہیں۔ لفظ مؤلف سے مؤلف رسالہ علم غیب تصور کریں۔ مؤلف نے سب سے پہلے اس رباعی کو نقل کیا ہے رباعی

علم غیبی کس نمی داند بجز پروردگار	گر کسے گوید کہ من دانم ازو باور مدار
مصطفٰے ہرگز نہ گفتے تا نہ گفتے جبرئیل	جبرئیلش ہم نہ گفتے تا نہ گفتے کردگار

اقول اس رباعی میں حصر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کچھ نہ فرماتے جب تک کہ حضرت جبرئیل آپ کو خبر نہ دیتے۔ حالانکہ یہ غلط ہے بچند وجوہ اولاً یہ کہ احادیث قدسیہ صحاح ستہ و دیگر کتب احادیث میں بکثرت موجود ہیں اُن میں الفاظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہیں اور مضمون اللہ تعالٰے کا ہوتا ہے۔ خود حق تعالیٰ القا فرماتا ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام کا واسطہ نہیں ہوتا۔ اس امر کو ادنیٰ درجہ کا طالب العلم حدیث پڑھنے والا بھی جانتا ہے پس اگر حصر مذکور درست رکھا جائے تو تمام احادیث قدسیہ کا ابطال لازم آتا ہے یعنے اگر یہ تسلیم کیا جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ نہ فرماتے جب تک کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کو خبر نہ دیتے تو لازم آتا ہے کہ احادیث قدسیہ جن میں واسطہ حضرت جبرئیل کا نہ ہوتا بیکار اور غلط ہو جائیں

Marfat.com

اور لازم بالبداہتہ باطل ہے۔ پس ملزوم یعنے حصر مذکور باطل ہوگیا۔ و ھوالمطلوب۔ ثانیاً خواب میں بکثرت اُمور غائبہ پر حق تعالیٰ نے بلاتوسط جبرئیل علیہ السلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں ہے قال بعثت بجوامع الکلم ونصرت بالرعب وبینا انا نائم رأیتنی اتیت بمفاتیح خزائن الارض۔ آپ فرماتے ہیں کہ خواب میں مجھکو یہ معلوم ہوا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں مجھکو دیدی گئیں۔ ترمذی شریف وغیرہ میں بہت حدیثیں موجود ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُمور غائبہ پر حالت خواب میں اطلاع دی۔ سب کا تحریر کرنا موجب طوالت ہے۔ ثالثاً جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تو حضرت جبرئیل علیہ السلام سدرۃ المنتہیٰ تک رہ گئے اور آپ بنفس نفیس بالاسی بالا تشریف لیگئے اور ایسے مقام پر پہنچے کہ ملائکہ مقربین اور انبیاء عظام کو اُس مقام میں رسائی کی گنجائش نہیں چنانچہ مولانا روم ایک حدیث کا خلاصہ مضمون تحریر فرماتے ہیں ؎

لی مع اللہ وقت بود آں دم مرا	لایسع فیہا نبی مجتبیٰ

لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل اس پر شاہد ہے وہاں خود حق رب العزۃ نے سرکار دوعالم کو ہزارہا اُمور کی اطلاع دی۔ چنانچہ مدارج النبوۃ جلد اول صفحہ (۴۲۱) میں ہے پس داد مرا علم اولین وآخرین وتعلیم کرد انواع علم را علمی بود کہ عہد گرفت ازیں کتمان آں را کہ باہیچکس نہ گویم وہیچکس طاقت برداشتن آں ندارد جز من وعلمی دیگر بود

Marfat.com

تغیر گردانید در اظہار وکتمان آں و علمی بود کہ امر کرد مرا بہ تبلیغ آں بخاص و عام اُمت من۔ معراج میں تین قسم کے علم آپ کو مرحمت ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایک وہ علم مجھکو عنایت ہوا جس کے پوشیدہ رکھنے کا مجھ سے عہد کیا گیا کہ کسی سے نہ کہنا اُس کی برداشت کی طاقت سوائے میرے اور کو نہیں۔ دوسرا وہ علم جس کے پوشیدہ رکھنے اور ظاہر کرنے کا اختیار مجھکو دیا گیا۔ تیسرا وہ علم کہ خاص و عام اُمت کو اس کے پہنچانے کا حکم ملا۔ شب معراج میں اس قدر علوم آپ کو مرحمت ہوئے بھلا یہاں واسطہ جبرئیل علیہ السلام کا کہاں تھا۔ پس یہ حصر کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہی سے خبر پاکر آپ فرمایا کرتے تھے اور بغیر اس کے ہرگز نہ فرماتے تھے محض بیکار اور غلط ثابت ہوا اور صاف ظاہر ہوگیا کہ مؤلف صاحب لیاقت نہیں ہیں اور اُن کو علم حدیث سے کچھ تعلق نہیں ہے ترمذی شریف میں معاذ بن جبل سے روایت ہے فرایتہ عز وجل وضع کفہ بین کتفی فوجدت بردانا ملہ بین ثدیی فتجلی لی کل شیئ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے پروردگار کو دیکھا اُس نے دست قدرت میری پشت پر رکھا میرے سینہ میں اُس کی ٹھنڈک محسوس ہوئی پس مجھ پر روشن ہوگئی کل شئی اور تمام چیزیں مجھ پر ظاہر ہوگئیں ملاحظہ ہو کہ یہاں توسط کسی فرشتہ کا نہیں ہے بایں ہمہ کس قدر اُمور پر حق تعالیٰ نے اطلاع دی مؤلف نے دیدہ و دانستہ عوام فریبی کی غرض سے رباعی مذکور کو تحریر کیا یا اُس بیچارہ کو اُن احادیث صحیحہ کی اطلاع نہ تھی

Marfat.com

پس حصر مذکور باطل ہو کر مؤلف کی عدم لیاقت واضح ہوگئی اگر کوئی صاحب
اعتراض کریں کہ آپ کی تقریر سے تو مؤلف محض جاہل ثابت ہوتے ہیں
حالانکہ سنا گیا ہے کہ وہ دہلی پڑھنے گئے تھے۔ معترض صاحب آپ تعجب نکریں
یہ وہی مثل ہے کہ ایک صاحب دہلی گئے وہاں چند روز رہ کر آئے کسی نے
اُن سے دریافت کیا کہاں گئے تھے جواب ملا دہلی پوچھا گیا وہاں اتنی مدت
کیا کرتے رہے (یعنے لیاقت علمی اور کسی نوع کا سلیقہ آپ کو نہیں آیا)
جواب ملا دہلی میں بھاڑ جھونکتے رہے۔ کانپور میں دو چار طلبا ایسے بھی تھے
کہ بغیر سمجھے بوجھے پڑھے جاتے تھے کسی نے کہا اس پڑھنے سے بجز تضیع اوقات
اور فائدہ ہی کیا ہے جواب ملا چند سال میں سند ملجائے گی وطن جائیں گے تو لوگوں
میں مشہور تو ہوجائیں گے کہ ہندوستان میں سے جناب مولانا احمد حسن صاحب
کانپوری جو فاضل اجل ہیں اُن سے پڑھکر سند لیکر آئے ہیں۔ اگرچہ لیاقت علمی
نہیں ہے مگر اُردو و فارسی کی کتابیں مطالعہ کرکے وعظ گوئی کو ذریعہ شکم پروری کرلیں گے
اور کہیں نہ کہیں جہال میں اڈہ جمالیں گے۔ اُن سے کہا گیا کہ نیم حکیم خطرۂ جان
و نیم ملا خطرۂ ایمان مشہور ہے درصورت عدم لیاقت یہ وعظ موجب ہلاکت دین
و ایمان ہے۔ بعوض ہدایت اس میں ضلالت متصور ہے۔ جواب ملا ایمان
جائے بلا سے یاروں کے حلوے مانڈے تو ہاتھ سے نہ جائیں گے
لوگ گمراہ ہوں مضائقہ نہیں مگر دو وقتہ گوشت روٹی تو ملجائے گی یہ تمام
حالات نتائج جہالت ہیں فقد بر رباعی مذکور کے بعد یہ عبارت ہے (رسالہ
علم غیب حسب فرمائش مولوی رفیع الدین صاحب قد طبع فی المطبع فخر نظامی

خدا کی شان ایسی عبارت دیکھنے میں آئی کہ ہر فارسی دان و عربی دان اسکو دیکھ کر پھڑک اُٹھے گا۔ اللہ اللہ کیا بندش ہے اگر اس کو عربی عبارت فرض کریں تو ترکیب ہوئی رسالہ علم غیب مبتدا، اور قد طبع الخ اُس کی خبر۔ پھر درمیانی ٹکڑا حسب فرمایش مولوی رفیع الدین صاحب نہایت لطف دکھارہا ہے دراصل رفعت مآب کو تحت المیزاب لاکر مدرار جہالت کا جلوہ دکھارہا ہے ماشاء اللہ چشم بد دور کیا کہنا ہے۔ اور اگر فارسی عبارت تسلیم کیجائے تو رسالۂ علم غیب حسب فرمایش مولوی رفیع الدین تک تو ٹھیک ہے مگر اُس کی خبر یہ عربی فقرہ قَد طُبِعَ الخ صاحب رفعت کو خیر الخطاط میں کر کے نیچا دکھارہا ہے کیوں جناب اسی لیاقت پر تجربہ کتاب کا دعویٰ یہ منہ اور یہ گرم مصالحہ مولوی یٰسین صاحب کو اپنی غلطیاں درست کر کے رسالہ شایع نہ کرنے دیا اور بنجوائے قبل از مرگ واویلا بڑی گرما گرمی سے فوراً یہ رسالۂ علم غیب شایع کردیا۔ کیوں سچ کہئے منہ کے بل گرے یا نہیں۔ اگر زیادہ شوق چرایا ہے تو پھر دوبارہ لکھئے دیکھئے اب کے کیسی تردید ہوتی ہے **قولہ** سوائے اللہ رب العزۃ اور کسی شخص کی غیب دانی ثابت ہے یا نہیں اہل سنت کا کیا اعتقاد ہے **جواب** سوائے اللہ رب العزۃ کے اور کوئی شخص غیب داں نہیں اور جو کوئی شخص غیب داں سوائے اللہ رب العزۃ کے کسی کو کہے کفر ہے بحر الرائق میں ہے لو تزوج بشہادۃ اللہ و رسولہ لا ینعقد النکاح و یکفر لاعتقادہ ان النبی صلعم یعلم الغیب اور آگے چلکر مختار الفتاوی وغیرہ کی عبارت پیش کیگئی ہے **اقول** بحول اللہ تعالیٰ درمختار میں یہ مسئلہ اس طرح ہے

Marfat.com

تزوج لشہادۃ اللہ ورسولہ لم یجز بل قیل یکفر اور اُس کے حاشیہ شامی
رد المختار میں ہے یکفر لانہ اعتقد ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
عالم الغیب قال فی التاتارخانیہ وفی الحجۃ ذکر فی الملتقط انہ لا یکفر لان
الاشیاء تعرض علے روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم وان الرسل یعرفون
بعض الغیب قال اللہ تعالی عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا
من ارتضی من رسول انتہیٰ درمختار میں لفظ قیل قول بعض وضعف پر دلالت
کرتا ہے اور شامی نے صاف رد کر دیا اور لکھدیا کہ کافر نہیں ہوتا کیونکہ
اشیاء رسول اللہ صلعم پر پیش کئے جاتے ہیں انبیائے عظام بعض غیب کو پہچانتے
ہیں اللہ تعالی فرماتا ہے کہ نہیں ظاہر کرتا ہے وہ اپنے غیب پر کسی کو مگر
جس سے راضی ہوگیا رسول سے اور بعض فقہا نے مسئلہ مذکورہ کو بلفظ قالوا
بیان کیا اور قالوا غیر مستحسن وغیر مروی عن الائمہ پر دلالت کرتا ہے جیسا کہ
غنیتہ المستملی شرح منیۃ المصلی میں صاف مذکور ہے کہ جو مسئلہ لفظ قالوا سے بیان کیا
جائے وہ مستحسن نہیں اور ائمہ سے مروی نہیں پس مرجوع ہونا اور ضعیف
ہونا ثابت ہوا ۔ اور طحطاوی حاشیہ درمختار میں ہے قولہ یکفر لعل وجہہ
انہ حلل ما حرم اللہ تعالی لان اللہ تعالی لم یحل النکاح الا لشہود
من الجنس فاذا اعتقد الحل بغیر ذالک فقد خالف وفی شرح الملتقیٰ
لانہ ادعی ان الرسول علیہ الصلوٰۃ والسلام یعلم الغیب اھ و
قال شیخ زادہ نقلا عن التاتارخانیۃ لا یکفر لان الاشیاء تعرض علی
روح النبی صلعم فیعرف بعض الغیب قال اللہ تعالیٰ فلا یظہر

Marfat.com

علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول یعنے کفر کی وجہ شاید یہ ہے کہ
اُس شخص نے حلال و جائز سمجھ لیا اُس چیز کو جسے اللہ تعالیٰ نے حرام
کیا تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نہیں حلال کیا نکاح مگر ہمجنس گواہوں سے
پس جب اعتقاد کر لیا بغیر اس کے پس تحقیق خلاف کیا اور شرح ملتقیٰ میں ہے
کہ اُس نے غیب دانی رسول کا اعتقاد کر لیا۔ اور شیخی زادہ نے تاتار خانیہ
سے نقل کر کے کہا کہ کافر نہیں ہوتا کیونکہ رسول اللہ صلعم پر اشیاء
پیش کیجاتی ہیں پس بعض غیب کو آپ پہچانتے ہیں خداوند تعالیٰ فرماتا ہے
کہ اپنے غیب پر کسی کو ظاہر نہیں کرتا مگر جس سے کہ راضی ہو گیا رسول ہے
طحطاوی نے کفر کی یہ وجہ قایم کی کہ انسان کے لئے انسان گواہ چاہیئے
یہی حکم خدا ہے کہ گواہ ہمجنس ضروری ہے اب جو اُس نے غیر ہمجنس کو گواہ
بنایا تو خلاف حکم خدا کیا اور اخیر میں طحطاوی نے صاف بیان کر دیا کہ شیخی
زادہ تاتار خانیہ سے نقل کر کے کہتا ہے کہ کافر نہیں ہوتا کیونکہ روح مبارک
پر اشیاء پیش کی جاتی ہیں اور آنحضرت صلعم غیب کو جانتے ہیں اور آیۂ کریمہ
غیب دانی کی دلیل ہے۔ اہل انصاف غور فرمائیں کہ جہاں مخالفت
میں صرف احتمال قایم ہو جائے تو استدلال باطل ہوتا ہے اذا جاء
الاحتمال بطل الاستدلال اس پر شاہد حال ہے اور فیما غرفیہ میں
طحطاوی نے ایک گواہ ہمجنس کا احتمال قایم کر دیا جو استدلال کفر کو باطل
کرتا ہے اور پھر اخیر میں جا کر صاف لکھ دیا کہ کافر نہیں ہوتا کیونکہ انبیاء
کو غیب پر اطلاع ہوتی ہے اور اسکو آیت سے مدلل کر دیا۔ پس باوجود

Marfat.com

ان باتوں کے شخص مذکور پر کیا کفر کا اطلاق آسکتا ہے ہرگز نہیں۔ شرح فقہ اکبر میں مذکور ہے کہ جب تک دلایل قطعیہ سے ثبوت نہ ہو لے کافر نہیں کہہ سکتے

اور ملاحظہ کیجئے معدن الحقایق شرح کنز الدقائق میں ہے والصحیح انہ

لا یکفر لان الانبیاء علیھم السلام یعلمون الغیب و یعرض علیھم الاشیاء ترجمہ صحیح یہ ہے کہ تحقیق وہ شخص کافر نہیں ہوتا کیونکہ انبیاء علیہم السلام جانتے ہیں غیب کو اور اُن پر اشیاء پیش ہوتے ہیں۔

خزانۃ الروایات میں ہے وفی المضمرات والصحیح انہ لایکفر لان

الانبیاء علیھم الصلوٰۃ والسلام یعلمون الغیب ویعرض علیھم الاشیاء فلا یکون کفرا۔ ترجمہ اور صحیح یہ ہے کہ وہ شخص کافر نہیں ہوتا کیونکہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام غیب جانتے ہیں اور اُن پر اشیاء پیش کئے جاتے ہیں پس نہیں ہوگا کفر۔ اور مجموعۂ خانی جلد ثانی میں ہے۔ در فتاوای حجۃ میگوید صحیح آنست کہ ایں مرد کافر نہ شود زیرا کہ اعمال بندگاں بر پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام عرض میکنند۔ یعنے فتاوی حجۃ میں ہے کہ صحیح یہ ہے کہ وہ شخص کافر نہ ہوگا کیونکہ بندوں کے اعمال آنحضرت صلعم پر پیش کرتے ہیں۔ ان تمام کتابوں سے یہی معلوم ہوا صحیح یہ بات ہے کہ کافر نہیں ہوتا کیونکہ انبیاء غیب جانتے ہیں اور اعمال امت اُن پر پیش کئے جاتے ہیں اور لفظ صحیح بمقابل فاسد مستعمل ہوتا ہے چنانچہ عیون البصائر شرح اشباہ والنظائر میں مرقوم ہے پس صحیح کے مقابل قول کفر فاسد ہو کر مردود ہو گیا۔ خلاصہ یہ کہ ہماری تقریر سے قول کفر یا تو مرجوع یا غلط ہو گیا

Marfat.com

اور صحیح قول پر فتویٰ دینا چاہیے غیر صحیح پر ہرگز فتویٰ نہیں دے سکتے جیسا کہ شامی
میں مذکور ہے واذا ذیلت بالصحیح او الماخوذ بہ او بہ الیفتے
او علیہ الفتوی لم یفت بمخالفتہ اس سے صاف ظاہر ہے کہ غیر صحیح
پر فتویٰ نہیں دے سکتے عینی شرح بخاری جلد تاسع صفحہ (۳۴۹) میں ہے
اخرج ابن المبارک فی الزھد من طریق سعید ابن المسیب لیس من
یوم الا یعرض علی النبی صلعم امۃ غدا ۃ وعشیۃ فیعرف بسیما ھم
واعمالھم فلذٰلک یشھد علیھم یعنے نہیں ہوتا ہے کوئی دن مگر پیش
کیجاتی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اُمت آپ کی صبح و شام پس پہچان
لیتے ہیں آپ اُن کو ساتھ اُن کی علامتوں اور اعمال کے پس اسیواسطے
اُن کے گواہ ہوں گے روایت مذکورہ سے اُمت کا پیش کیا جانا صبح و
شام اور حضرت کا اُن کو پہچاننا اور گواہی دینا ثابت ہے پس باوجود
عبارات فقہا اور روایت مسطورہ کیا کفر کا اطلاق کوئی کرسکتا ہے ؟
کفر کا اطلاق آسان نہیں دلیل قطعی اُس کیلئے ضروری ہے ۔ پہلا قول
مرجوح یا خلاف صحیح کوئی ذی عقل بھی دلیل قطعی کہتا ہے اب منصفین
انصاف کریں کہ مؤلف صاحب بلا دلیل قطعی کافر کہتے ہیں اب یہ کفر
کس پر لٹا اور کون کافر بنا ہمارے تحریر کرنے کی ضرورت نہیں ہیں
عبارات فقہاء سے اس قدر تو نفع ہوگیا کہ غیب دانی انبیاء علیہم السلام
کی ثابت ہوگئی اور مؤلف کی تردید تو بداہتہً واضح ہوگئی کما لا
یخفی علی اھل العلم قول صحیح چھوڑ کر غیر صحیح فاسد قول نقل کرنا یہ عوام

Marfat.com

اکو دھوکا دینا نہیں تو اور کیا اور اگر مؤلف صاحب فرمائیں کہ مجھے ان روایتوں کی خبر نہ تھی تو جناب والا مہربانی فرماکر مدرسہ نظامیہ میں ابھی چندروز تحصیل علم کیجئے اس وعظ گوئی کو چھوڑ کر ذری محنت کرکے لیاقت پیدا کیجئے اُس وقت حقانیت آپ کو خود ہی معلوم ہو جائے گی اور اُس ردو قدح کی ضرورت نہ پڑے گی **قولہ** ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر میں لکھا ہے ان الانبیاء لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما علمهم الله تعالی احیانا ۃ وذکر الحنفیۃ تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب لمعارضۃ قولہ تعالے قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ **اقول** یہ تو بہت درست اور بجا ہے ہمارا تو یہی ایمان ہے کہ انبیاء علیہم الصلوۃ بالذات اور بالاستقلال غیب نہیں جانتے ہاں جو اللہ تعالی نے معلوم کرا دیا جانتے ہیں بالذات غیب دانی غیر خدا میں اگر تسلیم کیجائے تو مخالف آیۃ مذکورہ قل لا یعلم الخ کے ہوتا ہے اور حنفیہ نے جو تصریح کفر کی کردی ہے صحیح ہے بلکہ جمیع اہل سنت وجماعت کے نزدیک مسلم الثبوت ہے اسی طرح وہ آیت ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر یہاں بھی نفی علم غیب بالذات کی ہے یعنی فی حد ذاتہ اور بلا واسطہ علم غیب کی نفی ہے اور علم غیب بہ اعلام الٰہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ثابت ہے آیۃ شریفہ فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول اس پر دال ہے خلاصہ یہ کہ جو نفی علم غیب پر دلالت کرتی ہے اُس

Marfat.com

سے مراد نفی علم غیب بالذات ہے اور جس آیت سے علم غیب ثابت ہوتا ہے اُس سے مراد علم غیب بہ تعلیم الٰہی و بالواسطہ ہے پس دونوں آیتوں میں وجہ مطابقت واضح ہو گی۔ اگر کوئی شخص دریافت کرے کہ یہ بالذات و بالواسطہ کا فرق اور اس پر وجہ مطابقت بین الآتین کہاں سے نکالتے ہو تو میں کہتا ہوں کہ یہ کتب مرقومۃ الذیل سے ثابت ہے جامع الصغیر میں امام مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اما قولہ لا تعلمہ نفس بانہ لا یعلمہا احد بذاتہ ومن ذاتہ الا یعنے یہ جو ہے کہ سوائے اللہ کے کوئی علم غیب نہیں جانتا پس اسکی تفسیر اس طرح ہے کہ بالذات و بالاستقلال سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا امام نووی کتاب المنثورات وعیون مسایل المہمات میں فرماتے ہیں ما معنی قول اللہ تعالٰی قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ وقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یعلم ما فی غد الا اللہ واشباہ ھذا من القرآن والحدیث مع انہ وقع علم ما فی غد فی معجزات النبی صلعم وکرامات الاولیاء الجواب لا یعلم ذالک استقلالا وعلم احاطۃ بکل المعلومات الا اللہ واما المعجزات والکرامات فحصلت باعلام اللہ تعالٰی للانبیاء والاولیاء ولا استقلال لھم کیا معنی ہیں قول اللہ تعالٰی کے کہدے اے رسول کہ سوائے خدائے تعالٰی کے کوئی غیب جانتا نہیں اور قول نبی کریم ہے کہ سوائے خدائے تعالٰی کے کل کی بات کوئی جانتا نہیں حالانکہ معجزات نبی و کرامات اولیاء میں وقوع علم

Marfat.com

مافی الغد ہوا ہے یعنے کل کی باتیں انبیاء و اولیا نے بتلائی ہیں پس
بظاہر خلاف معلوم ہوتا ہے تو جواب یہ ہے کہ اولیا و انبیاء سے بالذات
و بالاستقلال علم غیب کی نفی ہے اور جملہ معلومات الٰہیہ کا اُن کو علم نہیں ہے
ہاں بالواسطہ علم غیب جو بہ تعلیم الٰہی ہوتا ہے وہ اُن کیلئے ثابت ہے
اور شرح شفا خفاجی میں ہے ہذا لا ینافی الآیات الدالة علی انہ لا یعلم
الغیب الا اللہ فان المنفی علمہ من غیر واسطة واما اطلاعہ علیہ باعلام
اللہ تعالی فامر متحقق بقولہ فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من
رسول اس سے صاف ظاہر ہے کہ جو آیتیں اس بات پر دلالت کرتی
ہیں کہ سوائے خدائے تعالی کے کوئی غیب نہیں جانتا تو اس میں بالذات
و بالاستقلال و بلا واسطہ علم غیب کی نفی ہے لیکن اطلاع پانا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب پر بہ تعلیم الٰہی پس امر ثابت کیا گیا ساتھ قول
اللہ تعالی فلا یظہر علی غیبہ احدا الخ کے اور تفسیر نیشاپوری میں ہے۔
لا اعلم الغیب فیکون فیہ دلالة علی ان الغیب بالاستقلال لا یعلم
الا اللہ اس سے ظاہر ہے کہ نفی علم غیب بالذات و بالاستقلال کی آیۃ
میں مراد ہے امام زرقانی شرح مواہب قسطلانی کی جلد (۷) صفحہ ۲۰۸ میں
فرماتے ہیں وقد تواترت الاخبار واتفقت معانیہا علی اطلاعہ
صلی اللہ علیہ وسلم علی الغیب کما قال عیاض ولا ینافی الآیات الدالة
علی انہ لا یعلم الغیب الا اللہ وقولہ لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت
من الخیر لان المنفی علمہ من غیر واسطة کما افادہ المتن واما

Marfat.com

اطلاع علیہ السلام باعلام اللہ تعالیٰ متحقق بقولہ الا من ارتضیٰ من رسول کا ترجمہ لفظی ضرور نہیں خلاصہ یہ کہ احادیث بحسب المعنی درجہ تواتر کو پہنچ گئیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع علم غیب پر ہوئی اور وہ آیتیں ہرگز منافی نہیں ہیں جن میں یہ ہے کہ سوائے خداوند تعالیٰ کے کوئی علم غیب جانتا نہیں کیونکہ اُن میں نفی علم غیب بلا واسطہ کی ہے اور لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غیب پر مطلع ہونا بہ تعلیم الٰہی متحقق ہے ساتھ قول اللہ تعالیٰ الا مرا ارتضیٰ من رسول کے اور علامہ تفتازانی شرح مقاصد میں ابن خازن تفسیر لباب التاویل میں اور دیگر محققین نے بھی فرمایا ہے کہ نفی علم غیب بالذات و بلا واسطہ آیت میں مراد ہے اور بالواسطہ علم غیب دوسری آیت سے ثابت ہے پس منافاۃ مرتفع ہوگئی اسی بنا پر ملا علی قاری نے بھی الا ما اعلمھم اللہ تعالیٰ کہکر ثابت کر دیا کہ جو علم خداوند تعالیٰ نے مرحمت فرما دیا اور جن اشیا پر اطلاع خود حق تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو دی وہ مستثنیٰ ہے پس ثبوت علم غیب بالواسطہ ہوگیا ہاں بالذات علم غیب البتہ منتفی ہے اسیطرح وہ جو مؤلف نے صفحہ (۱۲) و (۱۳) میں تحریر کیا ہے بیہقی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے من زعم انہ یخبر الناس مایکون فی غد فقد اعظم علی اللہ الفریۃ واللہ تعالیٰ یقول لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ یہی مراد ہے کہ حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ جو شخص گمان کرے کہ آنحضرت

Marfat.com

مایکون فی غد کی خبر دیتے ہیں پس اس نے افترا جاری کی اللہ پر کیونکہ
اللہ تعالی تو فرماتا ہے کہ غیب کی بات سوائے رب العزۃ کے کوئی جانتا
ہی نہیں۔ غرض یہ ہے کہ مایکون فی غد کا علم آپ کو بالذات اور
بالاستقلال نہیں۔ ہاں بہ تعلیم الٰہی آپ کو علم غیب ہے۔ عینی شرح بخاری
جلد (۱۱) صفحہ ۵۲۰ میں حضرت عائشہ رض کے اس قول (من حدثک انہ
یعلم الغیب فقد کذب) کے تحت میں فما احد یدعی الرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یعلم منہ الا ما علم یعنے کوئی دعوی نہیں
کرتا کہ بلا تعلیم الٰہی آنحضرت صلعم غیب جانتے تھے حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا کے قول کے تحت میں علامہ عینی نے فقرہ مذکورہ
تحریر کرکے ثابت کر دیا کہ حضرت عائشہ رض کی یہی غرض ہے کہ بلا واسطہ
علم غیب کی نفی ہے اور بہ اعلام الٰہی علم غیب کی نفی مقصود نہیں اور
رہا یہ امر کہ علم غیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسقدر مرحمت ہوا تھا
یہی شارح فقہ اکبر ملا علی قاری کے قول سے اور دیگر دلایل تو یہ سے
آئندہ تحریر کریں گے اور یہ بھی کہ علمائے فرقہ وہابیہ دربارۂ علم غیب
کیا کہتے ہیں صفحہ (۴) میں مؤلف نے صدر الدین اصفہانی کی عبارت
نقل کی ہے وہ بھی ہمارے ہرگز مخالف نہیں بلکہ مفید مدعا ہے
کیونکہ اونھوں نے پہلے علم غیب کی نفی کی ہے اور اخیر میں صاف
کہدیا ہے وطریق ھذا التعلیم اما بالوحی او الالھام عند من جعلہ
طریقا الی علم الغیب تو اب ہر ذی علم کہدیگا کہ جب علم غیب

Marfat.com

بذریعہ وحی و الہام تسلیم کیا گیا تو نفی علم غیب سے مُراد نفی علم غیب بالذات وبالاستقلال ہے یعنے بذاتہ علم غیب ثابت ہے اور یہی ہمارا مدعا ہے اسیطرح وہ واقعہ جو چند عورتیں گا رہی تھیں اُن میں سے ایک عورت نے جب یہ مصرع کہا (فیما نبي یعلم ما في غدٍ) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعی ھذا و قولی غیر ذالك آپ نے منع فرمایا کہ اسے چھوڑ دے اور سوائے اس کے کہہ۔ کیونکہ اس میں اسناد علم غیب مطلقا کی میرے جانب ہوتی ہے اور مطلق علم غیب تو اللہ ہی کو سزاوار ہے چنانچہ لمعات میں مسطور ہے انما منعهن کراهیة ان یسند علم الغیب مطلقا الی صلی اللہ علیہ وسلم و لا یعلم الغیب الا اللہ یعنے آپ نے منع کر دیا اون کو کیونکہ مکروہ سمجھا اسناد (بحسب الاطلاق) علم غیب مطلقا کی اپنی طرف حالانکہ یہ بحسب الاطلاق علم غیب اللہ ہی جانتا ہے اور ملا علی قاری مرقاۃ جلد ثالث صفحہ (۴۱۰) میں فرماتے ہیں او الکراهیة ان یذکر في اثناء ضرب الدف و اثناء مرثیة القتلی لعلو منصبه عن ذالك یعنے آنحضرت نے جو اس کو منع فرمایا اُس کی وجہ یہ ہے چونکہ دف بجا کر وہ کہتی تھی اسلئے آنحضرت صلعم نے اثناء ضرب دف میں اپنے ذکر کو مکروہ تصور کیا کیونکہ آپ کی شان عظیم ہے یا اسلئے کہ مرثیۂ مقتولین میں اپنے ذکر کو مکروہ تصور کیا بسبب اپنے علو شان کے۔ ان توجیہوں سے معلوم ہوا کہ فی نفسہ علم غیب کی نفی مقصود

Marfat.com

نہیں کہ میں کل کی بات نہیں جانتا بلکہ مرثیہ مقتولین میں اثناء ضرب دف میں میرا ذکر مجھ کو مکروہ و ناپسند معلوم ہوتا ہے اس لحاظ سے آپ نے منع فرمایا کیا عمدہ توجیہات شارحین کر رہے ہیں لیکن مؤلف صاحب نے تو بسبب بغض و عناد تنقیص شان نبوی کیلئے کمر باندھ رکھی ہے وہ ان علماء کی توجیہات کو کیوں بیان کریں گے دیدہ و دانستہ بغرض اغوائے عوام چھوڑ جائیں گے ۔ ہاں اگر نفی علم غیب کا کوئی لفظ کہیں دیکھ پائیں گے تو اس کے نقل کیلئے موجود ہیں ۔

ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ صدر الدین اصفہانی کے کلام سے علم غیب بذریعہ وحی والہام ثابت ہے اور الہام سے علم غیب ہونا مؤلف نے یہاں تسلیم کر لیا اور رباعی مذکور میں حصر تھا کہ بغیر حضرت جبرئیل کے خبر دینے کے آپکو غیب پر خبر ہوتی ہی نہ تھی تو اب دونوں عبارتوں میں تعارض و تخالف لازم آیا جو مؤلف کی عدم لیاقت کی نشانی ہے یا یوں کہا جائے کہ مشہور دروغ گو را حافظہ نباشد بہ مؤلف کو رباعی کا خیال نہ رہا **قولہ** بعض ناصبی کہتے ہیں کہ علم غیب اولیاء ائمہ اور انبیاء کو عطا ہوا ہے اور قرآن میں موجود ہے فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول یعنی نہیں ظاہر کرتا اپنے غیب پر کسی کو مگر جس کو برگزیدہ کرے رسول سے پھر تم کیوں انکار کرتے ہو ۔ جواب اس کا یہ ہے کہ اس میں کلام نہیں بہت سی غیب کی باتیں ہم بھی جانتے ہیں مثلاً امام مہدی کا آنا اور نزول حضرت مسیح کا اور دجال کا آنا اور بہت سی چیزیں جو بہشت

Marfat.com

و دوزخ میں ہونگی کہ ہم کو بوسیلۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معلوم ہوئی ہیں تو تمہارے قول کے موافق لازم آتا ہے کہ ہم بھی غیب کے جاننے والے ہوجائیں۔ اقول ناظرین بغور ملاحظہ فرمائیں مؤلف صاحب کہتے ہیں کہ تمہارے قول کے موافق یعنے رسول اللہ صلعم کو علم غیب بالواسطہ ہے اس لئے لازم آتا ہے کہ ہم بھی غیب داں ہوجاییں کیونکہ بالواسطہ ہمیں بھی بہت سی چیزوں کی خبر ہے اور جب ہم غیب داں نہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی غیب داں نہیں ہوسکتے اُن کی غرض یہ ہے کہ بالواسطہ غیب دانی سے کچھ نہیں ہوتا۔ خلاصہ یہ کہ بہشت و دوزخ و خروج دجال اور نزول مسیح و دیگر اُمور کی بالواسطہ واقفیت سے کیا ہم غیب داں کہلائیں گے۔ پس بالواسطہ علم غیب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی غیب داں نہیں ہوسکتے نعوذ باللہ من الحور بعد الکور مصرع بعد مدت کے کھلا راز تمہارے دل کا۔ غالبًا اسی بنا پر آنحضرت کو وہابی لوگ بڑا بھائی کہتے ہیں کہ بس ذرا سا فرق ہے آپ کو اللہ تعالی نے معلوم کرادیا اور ہمیں حضرت نے اطلاع دی نہ آپکو علم غیب اور نہ ہمیں علم غیب کیوں جناب سچ فرمائے ان باتوں سے ایمان رہتا ہے یا جاتا ہے کیا ایمانداری اسی کا نام ہے جو امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے معجزہ ہوا اور جس کے باعث اعزاز شان مصطفوی ہو وہ آپ کے نزدیک کچھ نہیں علم غیب رسول اللہ کے مقابلہ میں یوں کہا جائے کہ بہت سی باتیں ہم بھی جانتے ہیں لاحول ولا قوۃ

Marfat.com

خدا سے شرمایئے توبہ کیجئے کہ ابھی در توبہ باز ہے۔ ملاحظہ ہو علم وہ شیئ ہے جس کے باعث آدم علیہ السلام کو فخر ملائکہ پر حاصل ہوا تفسیر کبیر جلد اول صفحہ (۳۹) میں ہے علم آدم الاسماء کلھا ثم عرضھم علیھم لیظھر بذالک کمال فضلہ وقصورھم عنہ فی العلم اور اسی جلد کے صفحہ (۳۹۴) میں ہے ھذہ الآیۃ دالۃ علی فضل العلم فانہ سبحانہ ما اظھر کمال حکمتہ فی خلقۃ آدم الا بان اظھر علمہ فان کان فی الامکان وجود شیئ اشرف من العلم لکان من الواجب اظہار فضلہ بذالک الشیئ لا بالعلم یہ آیت فضیلت علم پر دلالت کرتی ہے کمال خلقت آدم کو اس طرح ظاہر فرمایا کہ علم عنایت کیا اللہ تعالیٰ نے اگر علم سے کوئی اور شیئ بزرگی میں زیادہ ہوتی تو اظہار فضل میں وہی وجہ باعث ہوتی معلوم ہوا کہ علم ایک بڑی نعمت ہے کہ آدم علیہ السلام کو ملائکہ کا مسجود بنایا گیا اور فرشتوں نے بسبب قصور علم سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا کہا اور تفسیر خازن میں الا من ارتضی من رسول کے تحت میں ہے الا من یصطفیہ لرسالتہ ونبوتہ فیظھر علی ما یشاء من الغیب حتی یستدل علی نبوتہ بما یخبر بہ من المغیبات فیکون ذالک معجزۃ لہ وآیۃ دالۃ علی نبوتہ یعنے مگر جس کو رسالت ونبوت کیلئے برگزیدہ کرتا ہے پس ظاہر کرتا ہے اوپر اس کے جو چیز کہ چاہتا ہے غیب سے یہاں تک کہ اس کی نبوۃ کی دلیل ہو جاوے ساتھ اس کے جو غیب سے خبر کرتا ہے پس یہ غیب دانی واسطے اس رسول کے معجزہ اور نشانی ہوتی ہے نبوت پر تفسیر مذکورہ اور دیگر تفاسیر

Marfat.com

میں صاف صاف موجود ہے کہ یہ غیب دانی بہ اعلام الٰہی انبیاء کیلئے
معجزہ اور علامت ونشانی نبوت ہے اب غور کرنے کی جائے ہے کہ جو
شئی کہ باعث افتخار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہو اور جو معجزہ ونشانی نبوت
ہو اُس کے متعلق یہ کہا جائے کہ ہم بھی بہت سی چیزیں جانتے ہیں
ماشاء اللہ چشم بد دور تعصب وعداوت ہو تو ایسی ہو۔ معلوم ہوتا ہے
کہ مؤلف صاحب کے ذہن شریف میں یہ سمایا ہے کہ جو غیب بالذات
ہے پس اُسی مقام میں لفظ غیب داں بول سکتے ہیں ورنہ نہیں یہ
محض مالیخولیا ہے تمام مفسرین وفقہاء کی عبارت کو بغور معائنہ کریں
کہ تمام بالواسطہ علم غیب پر علم غیب دانی کا اطلاق کر رہے ہیں شامی
وطحطاوی میں یعرفون الغیب مذکور ہے اور دیگر کتب فقہ میں یعلمون
الغیب مسطور ہے کما مر ہاں یہ ضرور تسلیم کرتے ہیں کہ جو علم غیب
بالذات ہے وہ اعلیٰ ہے اور جو بالواسطہ ہے وہ اُس سے کم ہے یہی
مطلب ہے اُس عبارت کا جو مولف نے فتاوی بزازیہ سے نقل کیا ہے
واما اعلام اللہ تعالی الی قول لم تبق بعد الاعلام غیبا یعنے جب اللہ تعالےٰ
نے خبر کر دی تو اب علم غیب بالذات نہ رہا بلکہ بالواسطہ ہو گیا اور اگر
یہ مطلب لیں کہ بعد الاعلام مطلقاً علم غیب نہ رہا تو جملہ مفسرین وفقہاء
کے خلاف ہوتا ہے کیونکہ تمام علماء بعد الاعلام علم کو علم غیب تسلیم
کرتے ہیں اور غیب داں سمجھتے ہیں اور علم غیب بہ تعلیم الٰہی کو معجزہ رسول
صلی اللہ علیہ وسلم ودلیل نبوت ورسالت تصور کرتے ہیں پس کسی ذی علم

Marfat.com

کے نزدیک یہ نہیں ہوسکتا کہ بعد الاعلام مطلقاً کسی نوع کا علم غیب نہیں رہتا پس بالبداہتہ واضح ہوگیا کہ مطلب یہی ہے کہ بعد الاعلام علم غیب بحسب الذات باقی نہ رہا بلکہ علم غیب بالواسطہ ہوگیا وھو المطلوب اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس صحابی کو اس راز سے مطلع کیا دیکھئے اُن کی کیسی عظمت ہوتی تھی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی عظمت ملاحظہ کیجئے عینی شرح بخاری جلد سابع صفحہ ۶۵۲ میں ہے ا سرار دبه حذیفة رضی اللہ تعالی عنه لانه صلی اللہ علیه وسلم اعلمه من امور من احوال المنافقین وامورًا من الذی بین هذه الامة فیما بعد وجعل ذالك سرا بینه وبینه لا یعلمه غیره وکان عمر رضی اللہ عنه اذا مات واحد تبع حذیفة فان صلی علیه صلی عمر ایضا والا فلا حضرت حذیفہ کو نبی کریم علیہ الصلواۃ والتسلیم نے منافقین کے حالات سے اطلاع دی تھی اور وہ اُمور جو اس اُمت میں ہونے والے ہیں اُن کو تبلا دیا تھا اور یہ بھید تھا کہ اُن میں سوائے اُن کے کوئی واقف نہ تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ حال تھا کہ جب کسی کا انتقال ہوتا تو حضرت حذیفہ کا اتباع کرتے اگر حذیفہ رض نماز جنازہ پڑھتے تو حضرت عمر بھی پڑھتے ورنہ نہیں پڑھتے۔ دیکھئے یہ علم اگرچہ اعلام بعد اسلام ہے کہ حق تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہ کیا اور آنحضرت نے حذیفہ کو مطلع کیا تو اس علم سے بھی کسقدر بزرگی حذیفہ کی ثابت ہوئی کہ وہ عالم سر رسول اللہ صلعم کہلائے چنانچہ کتب حدیث کے مطالعہ سے واضح ہے کہ حضرت عمر رض

Marfat.com

کس قدر عظمت کرتے تھے مگر یہ یاد رہے کہ حضرت خدیجہ کو آنحضرت کے علم سے شمہ عنایت ہوا تھا پھر بھی یہ عظمت تھی جو اوپر تحریر ہوئی علم رسول ایک دریا ہے اور یہ بمنزلہ ایک قطرہ کے ہے پس اسی طرح اگر بعض چیزیں بطفیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمیں معلوم ہو گئیں تو بمقابلہ کفار و بیدین ایک یہ بھی نعمت ہے کہ بسبب شرف ایمان ہمیں یہ نصیب ہوئی جب خروج دجال و نزول مسیح ابن مریم ہو گا تو نصاریٰ و کفار تو کہیں گے کہ مسلمان سچے نکلے اس قول میں کہ وہ کہتے تھے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان امور کے خبر دی تھی بس اسقدر ہمارے لئے کافی و وافی ہے **قولہ** قبل اس کے علمائے دہلی و لکھنؤ وغیرہ سے استفسار کیا گیا تھا کہ ایسے شخص کے حق میں جو معتقد غیب دانی اولیاء انبیاء کو ہو کیا حکم ہے تو تمام علماء نے تکفیر کا حکم کیا **اقول** آپنے یہ جو لکھا ہے (علمائے دہلی و لکھنو وغیرہ) تو فرمائے کہ وغیرہ میں جو واحد کی ضمیر ہے اس کا مرجع کون ہے اگر دہلی و لکھنؤ کے طرف پھیرتے ہو تو جناب والا وہ دو شہر ہیں واحد کی ضمیر تثنیہ کی جانب نہیں راجع ہو سکتی اور اگر علماء کی طرف پھیرتے ہو تو وہ صیغہ جمع ہے ضمیر واحد بطرف جمع نہیں پھر سکتی کاش اگر آپ ہدایۃ النحو بھی پڑھ لیتے تو ایسی فاحش غلطی آپ سے صادر نہیں ہوتی اور آپ کم لیاقت نہ ثابت ہوتے۔ بچہ بچہ بھی آپ کی اس لیاقت کو دیکھ کر قہقہہ اڑا رہا ہے لیکن آپ کو اتنا خیال کہاں ہے کہ باوجود عدم لیاقت پھر تحریر رسالہ پر آمادہ ہو گئے۔

Marfat.com

اگر آپ یہ عذر وحیلہ کریں کہ یہ سہو کاتب سے غلطی ہوگئی ہے تو
جناب من پھر مولوی لیٰسین صاحب پر طوفان بے تمیزی کیوں باندھا گیا

آیت کریمہ فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول
کے معنی یہ نہیں ظاہر کرتا ہے اپنے غیب پر کسی کو مگر جس سے کہ راضی
ہوگیا رسول سے۔ سہو کاتب سے (نہیں ظاہر کرتا ہے) کی جگہ (نہیں دیتا ہے)
تحریر ہوگیا تو آپ نے اس قدر شور و شغب کیوں مچایا جب کہ آپ نے
سہو کاتب پر محمول نہ کیا اسی طرح ہم بھی یہاں سہو کاتب پر محمول نہیں
کریں گے اب آپ اپنے حواریوں چار پینے والوں سے کہدیں کہ رفعت
مآب وغیرہ کی غلطی کھا کر تحت المیزاب پڑے ہیں خدارا کوئی امداد کرے
اور نہایت طرب انگیز تو یہ امر ہے کہ مؤلف صاحب لکھتے ہیں جو معتقد
غیب دانی اولیاء وانبیاء کو ہو کیا حکم ہے۔ سبحان اللہ اُردو دانی آپ
پر ختم ہے سچ تو فرمائیے یہ (کو ہو) کونسا محاورہ ہے اہل مدراس اگرچہ
لفظ (کو) زیادہ بولتے ہیں مگر یہ آپ کا کو نرالا ہے۔ آپ اہل لکھنؤ کا
نام بدنام نکریں ذرا اپنی اردو درست فرمالیں۔
دیکھئے صحیح اس طرح ہے (جو معتقد غیب دانی اولیا وانبیاء کا ہو)
کما ھو الظاہر اور یہ جو لکھا ہے کہ تمام علماء نے [illegible]
غلط ہے رسالہ علم غیب میں جو فتوے نقل کئے گئے ان پر چند اشخاص
کی مہریں ہیں بعض تو غیر مقلد اور بعض غیر معتبر لیکن چند اشخاص کے
دستخطوں سے تمام علماء کا لفظ لکھنا یہ آپ کی [illegible]

Marfat.com

کی پوری نشانی ہے۔ مؤلف صاحب ضمیمہ کے صفحہ (۸) میں فرماتے ہیں صاحب رسالہ نے علم غیب کی تقسیم کرکے اپنے اجتہاد و تراشیدہ الفاظ سے یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ علم غیب انبیا علیہم السلام واولیاء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو تمامہ عطا ہوگیا۔ صرف فرق اتنا ہے کہ علم الٰہی بالذات ہے اور اُن کا علم بالعطا ہے۔ وہ قدیم یہ حادث۔ اورطرہ یہ کہ دلائل سے ثابت نہیں کرسکتے **اقول** وباللہ التوفیق مؤلف صاحب اپنے خیال خام میں سمجھ گئے ہیں کہ علم الٰہی تمامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرحمت ہوگیا۔ جملہ معلومات الٰہیہ پر علم رسول کا احاطہ ہوگیا صرف بالذات و بالواسطہ کا فرق ہے اور قدم وحدوث کا امتیاز ہے۔ افسوس صد افسوس چند کتب مناظرہ علم غیب جو فیما بین اہل سنت وجماعت و فرقہ وہابیہ طبع ہوچکی ہیں اگر مؤلف صاحب اُن کا مطالعہ کرلیتے تو اس یاوہ گوئی اور بیہودہ سرائی کی نوبت نہ آتی اب ہم تحریر کرتے ہیں کہ علمائے اہل سنت وجماعت کیا فرماتے ہیں اور وہابی لوگ کیا اعتقاد رکھتے ہیں مؤلف نے کئی جگہ لکھا ہے کہ مسئلہ اہل سنت وجماعت وہابیوں کی طرف منسوب کیا گیا اور وہابیہ کو مقابل ٹھہرا کر تمام مذاہب پر ہاتھ پھیرا ہے ایسا ہی ان لوگوں نے لفظ وہابی تراشا ہے مگر افسوس حقیقۃ الامر کو بیان نہ کیا۔ یا تو ابلہ فریبی بدنظری یا جہالت وبلادت کا ثمرہ ہے ناظرین ملاحظہ کریں علمائے اہل سنت وجماعت کا مذہب ہے کہ معلومات باری عزاسمہ لاتعد ولاتحصی

Marfat.com

[illegible] موجودات ومعدومات ممکنہ وممتنعات

[illegible] علیہا الآثار والاحکام کو یہ علم باری قدیم وبالذات

[illegible] باری تعالیٰ ہے یوجد فیہ ولا یوجد فی غیرہ

مسلم الثبوت ہے موجودات وہ اشیاء جو عدم سے وجود میں آگئی ہیں اور

آیندہ جو اشیاء کہ موجود ہونیوالی ہیں۔ اور معدومات ممکنہ وہ ہیں کہ اُن کا

وجود نہ ہوا ہے نہ ہوگا۔ مگر اُن کا ظہور ممکن ہے اور ممتنعات ذاتیہ وہ جنکا وجود

محال بالذات ہے اور اُن کے آثار واحکام بہر حال علم باری ان تمام موجودات

وممکنات وممتنعات وما یترتب علیہا الآثار والاحکام کو شامل ہے اور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ما کان ویکون جو بعض ہے جملہ معلومات الٰہیہ

کا مرحمت ہوا۔ ما کان وما یکون صرف موجودات کو شامل ہے ممکنات

وممتنعات وما یترتب علیہا الآثار والاحکام کو ہرگز شامل نہیں پس

بلحاظ معلومات الٰہیہ غیر متناہیہ علم ما کان وما یکون بعض ہوا مع ذالک

اس میں ذہول ونسیان متصور اور یہ بالواسطہ وحادث ہے علم ما کان و

ما یکون اگرچہ بہ نسبت معلومات باری تعالیٰ بعض ہے مگر شامل ہے جملہ موجودات

کو جو عدم سے وجود میں آچکے یا آیندہ ہونیوالے ہیں ہاں علم الروح وعلم الساعۃ

میں بعض علماء نے خلاف کیا ہے مگر محققین نے اس کو بھی تحت علم رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم داخل کر دیا ہے۔ یہ وفور علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible] پر دال ہے۔ مولوی محمد یسین صاحب نے احاطہ علم رسول جملہ موجودات

[illegible] اور وہ بہت درست ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جملہ موجودات کا علم

Marfat.com

معلومات الہیہ کا بعض ہے تمام پھر یہہ تمام علم الٰہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا یہہ کیونکر آپ سمجھے۔ اب آپ ہی اپنی لیاقت کا اندازہ فرمالیجئے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے علم الٰہی کو صرف موجودات میں حصر کر دیا ہے اسی لحاظ سے غلطی میں پڑے بلیے ــــــــ

کردنہ نالہ محزوں ہزار کی صورت ؎ بغیر علم نہیں اعتبار کی صورت

علمائے اہل سنت وجماعت کا مسلک واضح ہوگیا۔ اب یہہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ وہابی لوگ کیا کہتے ہیں مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی ومولوی نذیر حسین غیر مقلد دہلوی وصدیق حسن خاں نواب بھوپال اور تمام وہابیوں کے سرگروہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کا یہہ اعتقاد ہے کہ چند اُمور متعلقہ شریعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تبلائے گئے علم غیب آپ کو ہرگز نہ تھا۔ آپکو تو اپنے خاتمہ کی بھی خبر نہ تھی کہ میرا خاتمہ کیسا ہوگا چنانچہ اسی محمد بن عبدالوہاب نجدی نے کتاب التوحید والشرک میں لکھا ہے انہ کان لا یعلم امر خاتمتہ فی حال حیاتہ فکیف یعلم حال تلک المشرکین بعد مماتہ یعنے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنے خاتمہ کا حال اپنی زندگی میں جانتے نہ تھے تو بعد الموت اُن مشرکین کا حال کیونکر جان سکتے ہیں اور اس کتاب التوحید والشرک کا رد علمائے عرب نے کیا ہے۔

مصباح الانام وجلاء الظلام فی رد شبہ النجدی الذی ضل بہا العوام اس رسالہ کا نام ہے اعتقاد مذکور ودیگر عقائد باطلہ کے باعث علمائے عرب نے تحریر کر دیا ہے من لم یکفر الوہابی النجدی فہو کافر یعنے جو شخص

Marfat.com

وہابی نجدی کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔ مؤلف رسالۂ علم غیب نے بھی اسی وہابی نجدی کا اتباع کر کے صفحہ (۲۰) میں مضمون مذکور کو نقل کیا ہے اگرچہ وہ عبارت فتوی کی ہے لیکن جب کہ مؤلف نے بلا انکار اُسے نقل کر دیا تو پس تسلیم کر لیا لانہ متردد فی امرہ غیر متیقن بنجاتہ یعنے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے امر میں متردد تھے اور آپ کو اپنی نجات کا یقین نہ تھا اس فقرہ کے ترجمہ میں مؤلف نے جو چالاکی اور سفاکی اس غرض سے کی ہے کہ عوام اصل معنی سمجھنے نہ پائیں اُس کو ہم آئندہ اُس کے محل پر بیان کر دیں گے اور وہابیوں نے یہ بھی لکھدیا ہے کہ شیطان کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زائد ہے چنانچہ براہین قاطعہ میں موجود ہے نعوذ باللہ من ذالک الکفر الصریح واضح ہو کہ کتاب سیف المسلول علے منکر علم غیب الرسول طبع ہو چکی ہے اُس کے اخیر میں علمائے ہندوستان۔ بریلی وکانپور وعلیگڈھ وبدایون ورامپور وعلمائے دکن وبمبئی وحیدر آباد وسورت ومدراس وبنگلور کے فتاوے مندرج ہیں اور سب کے اخیر میں فتوائے علمائے حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا وتعظیما کا موجود ہے اُن تمام کا تحریر کرنا موجب طوالت ہے لہذا مولانا احمد رضا خانصاحب بریلوی ومولانا نذیر احمد خان صاحب رامپوری ومولانا شاہ عبدالغفار صاحب بنگلوری کے فتاوے کا خلاصۂ مضمون تحریر کر کے علمائے کرام کی مہریں اور اسمائے گرامی لکھدینا مناسب ہے اور چونکہ مولانا فاضل اجل احمد حسن خانصاحب کانپوری کا فتویٰ مختصر ہے اس لئے پورا نقل کر دیں گے۔ اور علمائے حرمین شریفین کا فتوی

Marfat.com

بھی بسبب طوالت تلخیصاً تحریر کیا جائے گا اور حیدر آباد کے علماء کے اسمائے گرامی جسقدر طبع ہو چکے ہیں وہ بجنسہا تحریر کئے جائیں گے علاوہ ان کے اس مرتبہ اور چند حضرات کے نام جنھوں نے اب اپنی اپنی مہر و دستخط سے فتوے کو مزین کیا درج کئے جائیں گے ان فتاوے کے مطالعہ سے اظہر من الشمس وابین من الامس ہو جائے گا کہ سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ما کان وما یکون مرحمت ہوا۔

یہہ خلاصہ ہے اُن فتاوں کا جو مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی
و مولانا محمد نذیر احمد خان صاحب رامپوری و مولانا سید عبد الغفار شاہ
قادری نے تحریر فرمایا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرات علمائے اہل سنت وجماعت اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں زید نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے علم جمیع ما کان وما یکون وعلم اولین و آخرین عنایت فرمایا اور کوئی شئے آپ کے احاطۂ علم سے باہر نہیں ہے۔ عمرو نے کہا کہ اس قول سے زید کافر و مشرک ہو گیا قول عمرو کا کہ زید کافر و مشرک ہو گیا حق ہے یا باطل بینوا توجروا **الجواب** ھو تعالی الموفق للحق والصواب زید اس قول سے ہرگز کافر و مشرک نہیں ہوا اور قول عمرو کا باطل و ضلالت ہے اعتقاد زید آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ سے و اقوال علمائے سنت وجماعت سے ثابت ہے تفسیر اتقان میں ہے **قولہ**

Marfat.com

تعالیٰ ما فرطنا فی الکتاب من شیئ وقولہ تعالیٰ ونزلنا علیک القرآن
تبیانا لکل شیئ اس کے چند سطور کے بعد ہے عن ابی بکر بن مجاہد
انہ قال یوما ما من شیئ فی العالم الا وھو فی کتاب اللہ تعالیٰ اس سے واضح
ہے کہ ہر ایک چیز عالم کی کتاب اللہ میں موجود ہے اور چند سطروں کے بعد
ایک عالم کا قول ہے لو ضاع لی عقال بعیر لوجدتہ فی کتاب اللہ تعالیٰ
او اسی تفسیر اتقان کے جلد ثانی میں ہے وفیہ من اسماء الالات وضرب الماکولات
والمشروبات والمنکوحات جمیع ما وقع ویقع فی الکائنات ما یحقق
معنی قولہ ما فرطنا فی الکتاب من شیئ تفسیر عرائس البیان صفحہ ۵۳۶
تحت آیہ کریمہ ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شیئ کے ہے وھو
کتابہ المکنون وخطابہ المصنون یخبر عما کان ویکون من کل حد
وکل علم اس کے چند سطور کے بعد ہے قال ابو عثمان المغربی فی الکتاب
تبیان کل شیئ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ھو المبین تبیان الکتاب
اس سے تمام وجمیع وہ چیزیں جو موجود ہو چکی ہیں اور دنیا میں آیندہ موجود
ہوں گی اور ہیں ان سب کا بیان قرآن میں موجود ہونا اور آنحضرت صلعم
کا مبین وعالم ہونا اُن تمام کا واضح ہے اگرچہ ہم جیسے لوگ سمجھ نہیں سکتے
لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہیں
سمجھ سکتے تھے اور دلالت کا کچھ ایک طریقہ نہیں ہے بہت طرق خفیہ ہیں
جو اُن طرق سے واقف ہیں وہی مدلولات خفیہ کلام پاک کو پہچانتے ہیں
شیخ عبد الحق محدث دہلوی مدارج النبوۃ کے دیباچہ میں آیت وھو بکل

Marfat.com

شیئ علیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی نسبت ہونا فرماتے ہیں و
ھو بکل شیئ علیم و وی صلی اللہ علیہ وسلم داناست بہمہ چیز از شیونات
ذات الٰہی واحکام وصفات حق واسماء افعال وآثار وبجمیع علوم ظاہر و
باطن اول وآخر احاطہ نمودہ اس سے واضح ہے کہ جمیع علوم اشیاء کا
آپ کو احاطہ حاصل ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے وقال اللہ ما کان حدیثا
یفتری ولکن تصدیق الذی بین یدیہ وتفصیل کل شیئ جب کہ
قرآن مجید میں ہر شیئ کا بیان ہے اور اہل سنت کے مذہب میں ہر شیئ
ہر موجود کو کہتے ہیں تو عرش سے تا فرش تمام کائنات جملہ موجودات
کل شیئ میں داخل ہوئے اور منجملہ موجودات کتاب لوح محفوظ بھی ہے تو
بالضرورت یہہ بیانات محیطہ اُس کے بیانات کو بھی بالتفصیل شامل ہوئے
اب یہہ بھی قرآن مجید ہی سے پوچھ دیکھیے کہ لوح محفوظ میں کیا لکھا ہے
قال اللہ تعالی وکل صغیر وکبیر مستطر ہر چھوٹی بڑی چیز سب کچھ لکھی
ہوئی ہے قال اللہ تعالی وکل شیئ احصینہ فی امام مبین ہر شیئ
ہم نے ایک روشن پیشوا میں جمع فرمادی ہے وقال اللہ تعالی ولا حبۃ
فی ظلمت الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین کوئی دانہ
نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر نہ خشک مگر یہہ کہ سب ایک
روشن کتاب میں لکھا ہوا ہے اور اصل میں مبرہن ہو چکا کہ نکرہ حیز نفی
میں مفید عموم ہے اور لفظ کل افادہ استغراق میں قطعی ہے اور نصوص
ہمیشہ ظاہر پر محمول رہیں گے بے دلیل شرعی تخصیص وتاویل کی اجازت

Marfat.com

نہیں۔ پس بحمد اللہ نص صریح قطعی الدلالۃ سے روشن ہوا کہ ہمارے حضور سردار دوعالم صاحب قرآن کو اللہ تعالیٰ نے تمام موجودات ماکان وما یکون الی یوم القیامۃ جمیع مندرجات لوح محفوظ کا علم دیا اور شرق وغرب سماء وارض وعرش وفرش میں کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا۔ بخاری شریف میں بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ حدیث ہے

قال قام فینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اھل الجنۃ منازلھم واھل النار منازلھم الحدیث اس کے حاشیہ بخاری مطبوع جلد اول صفحہ ۴۵۳ میں ہے والغرض انه اخبر عن المبدأ والمعاش والمعاد جمیعا قال الطیبی دل ذالک علی انه اخبر عن جمیع احوال المخلوقات بحوالہ کرمانی وخیر جاری لکھا ہے تو طیبی وکرمانی صاحب خیر جاری رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس حدیث بخاری شریف کی دلالت اس پر بتائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیع احوال مخلوقات کی خبر دی پس آپ کو جمیع احوال مخلوقات کا علم ہونا ساتھ بیان علمائے مذکورین اہل سنت وجماعت کے ثابت ہوا اور عینی شرح بخاری صفحہ ۲۱۲ جلد (۱۷) اور فتح الباری جلد (۶) صفحہ ۲۴۱ اور قسطلانی شرح بخاری جلد (۵) صفحہ ۲۴۱ اور ملا علی قاری کی مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد (۵) صفحہ ۳۲۷ میں ہے واللفظ للعینی فیه دلالۃ علی انه اخبر فی المجلس لواحد بجمیع احوال المخلوقات من ابتدائها الی انتهائها وفی ایراد ذالک کله فی مجلس واحد امر عظیم من خوارق العادۃ وکیف قد اعطی جوامع الکلم

Marfat.com

مع ذالک پس غیبی طیبی کرمانی خیرجاری وعلی قاری وعسقلانی قسطلانی
ان تمام کے نزدیک حدیث صحیح سے یہہ ثابت ہے کہ آپ کو علم جمیع احوال
مخلوقات کا تھا یہہ علم جمیع ماکان وما یکون نہیں تو پھر کیا ہے۔ عمرو جوزیدیا
کو کافر ومشرک بتاتا ہے تو کیا ان علمائے موصوفین اہل سنت وجماعت
کو بھی کافر ومشرک کہے گا صحیح مسلم شریف میں حضرت عمرو بن اخطب انصاری
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز
فجر کے بعد غروب آفتاب تک خطبہ فرمایا بیچ میں ظہر وعصر کی نمازوں کے
سوا کچھ کام نہیں کیا فاخبرنا بما ھو کائن الی یوم القیامۃ فاعلمنا
احفظہ پس خبر دیا ہم کو ساتھ اُس چیز کے جو قیامت تک ہونے والی ہے
ہم سے زیادہ اعلم جو تھا اُس نے زیادہ یاد رہا ترمذی شریف میں حضرت
معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا فرایتہ عز وجل وضع کفہ بین کتفی فوجدت بردانا ملہ
بین ثدیی فتجلے لی کل شیئ وعرفت میں نے اپنے رب عز وجل کو دیکھا
کہ اُس نے اپنا دست قدرت میری پشت پر رکھا کہ میرے سینہ میں اُسکی
ٹھنڈک محسوس ہوئی اسی وقت ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی اور میں نے
سب کچھ پہچان لیا امام ترمذی نے کہا یہہ حدیث حسن ہے اور اُنھوں نے
بخاری سے دریافت کیا تو امام بخاری نے فرمایا کہ یہہ حدیث صحیح ہے
اور اُس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
اسی بیان معراج منامی میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

Marfat.com

فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے سب کچھ میرے علم میں آ گیا شیخ عبدالحق محدث دہلوی شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث کے تحت میں فرماتے ہیں پس دانستم ہرچہ در آسمانہا و ہرچہ در زمینہا بود عبارت است از حصول تمامۂ علوم جزوی و کلی و احاطہ آں نسائی شریف میں یہ حدیث ہے رأیت فی مقامی هٰذا کل شیئ و عدتم نسائی مطبوعہ نظامی صفحہ ۲۴۳ حاشیہ جلال الدین سیوطی میں علامہ اکمل الدین حنفی صاحب عنایہ شرح ہدایہ کی شرح مشارق سے یہہ منقول ہے قولہ فی مقامی یجوز ان یکون المراد به مقام الحسی وهو المنبر ویجوز ان یکون المراد به المقام المعنوی وهو المقام المکاشفة والتجلی بالحضرات الخمسة التی هی عبارة عن حضرة الملك والملکوت والارواح والغیب الاضافی والغیب الحقیقی فانه البرزخ الذی له التوجه الی الکل کنقطة الدائرة بالنسبة الی الدائرة صلواة الله علیه وسلامه یہہ علامہ حنفی جو عالم ملک و ملکوت و ارواح و غیب اضافی و غیب حقیقی تمام کا آپ کے سامنے حاضر ہونا اور تمام کا آپ کے طرف متوجہ ہونا اور آپ کا مانند نقطۂ دایرہ کے بہ نسبت دائرہ کے ہونا فرماتے ہیں تو ان کے کلام سے بھی معلوم ہوا کہ آپ کے علم کا احاطہ اوپر جمیع ماکان و مایکون کے ہے۔ اور عینی شرح بخاری جلد (۸) صفحہ ۶۸ اور قسطلانی مطبوعہ مصر جلد (۶) صفحہ ۱۸۵ بحوالہ دلائل النبوۃ بیہقی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو اشعار پڑھنا منقول ہے اُن اشعار میں یہہ شعر ہے۔ شعر

Marfat.com

فاشهد ان الله لارب غیرہٗ ۔ وانك مامون علیٰ کل غائب

ان اشعار کو سنکر آپ کا ضحک فرمانا لکھا ہے جس سے واضح ہے کہ آپ کے نزدیک بھی یہہ امر ثابت ہے کہ کل غائب شئی پر آپ مامون وحمید ہیں۔ اب یہہ عمرو کس کس کو کافر بنائے گا۔ امام احمد مسند اور ابن سعد طبقات اور طبرانی معجم میں بسند صحیح حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے اور ابو یعلی و ابن منیع و طبرانی حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں لقد ترکنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و مایحرك طائر جناحیہ فی السماء الا ذکرلنا منہ علما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس حال پر چھوڑا کہ ہوا میں کوئی پرندہ پر مارنیوالا ایسا نہیں کہ جسکا علم حضور نے ہمارے سامنے بیان نہ فرما دیا ہو نسیم الریاض شرح شفای قاضی عیاض و شرح زرقانی للمواہب میں ہے ھذا تمثیل لبیان کل شیئ تفصیلا تارۃ و اجمالا اخری یہہ ایک مثال دی ہے اس کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز بیان کردی کبھی تفصیلا اور کبھی اجمالا۔ مواہب امام احمد قسطلانی میں ہے ولا شك ان اللہ تعالیٰ قد اطلعہ علی ازید من ذالك والقی علیہ علم الاولین والاخرین کچھ شک نہیں اللہ تعالیٰ نے حضور کو اس سے بھی زیادہ علم دیا اور تمام اگلوں اور پچھلوں کا علم حضور پر القا کیا۔ طبرانی معجم کبیر اور نعیم بن حماد کتاب الفتن اور ابو نعیم حلیہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رض سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ قد رفع لی الدنیا

Marfat.com

فانا انظر الیھا والی ما ھو کائن فیھا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ھذہ جلیا نا من اللہ جلاہ لنبیہ کما جلاہ لنبیین من قبلہ

بیشک اللہ عزوجل نے میرے سامنے دنیا اٹھالی ہے تو میں اُسے اور جو کچھ اُس میں قیامت تک ہونیوالا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھتا ہوں اُس روشنی کے سبب جو اللہ نے اپنے نبی کے لئے روشن فرمائی جیسے مجھسے پہلے انبیا کیلئے روشن فرمائی تھی - امام اجل سیدی محمد بوصیری قدس سرہ اُم القری میں فرماتے ہیں وسع العالمین علما وحلما یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلم اور علم تمام جہان کو محیط ہوا امام ابن حجر مکی اُس کی شرح افضل القری میں فرماتے ہیں لان اللہ تعالی اطلعہ علی العالم فعلم علم الاولین والاٰخرین وما کان وما یکون بیشک اللہ عزوجل نے حضور اقدس کو تمام جہان پر اطلاع بخشی تو سب اگلوں پچھلوں اور ما کان وما یکون کا علم آپ کو حاصل ہوگیا علامہ خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں

انہ صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علیہ الخلائق من لدن آدم علیہ الصلوۃ والسلام الی قیام الساعۃ فعرفھم کلھم کما علم آدم الاسماء آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک کی تمام مخلوق الٰہی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کئے گئے تھے آپ نے سب کو پہچان لیا جس طرح آدم صفی اللہ کو تمام نام سکھلا دیے گئے تھے - شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فیوض الحرمین میں فرماتے ہیں

Marfat.com

فاض علیّ من جنابه المقدس صلی اللہ علیہ وسلم کیفیۃ ترقی العبد من

حیزہ الی حیز القدس فیتجلی لہ کل شیئ کما اخبر عن ہذہ المشہد

فی قصۃ المعراج المنامی حضور اقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ قدس سے مجھ پر اُس حالت کا علم فائز ہوا کہ بندہ اپنے مقام سے مقام قدس تک کیونکر ترقی کرتا ہے کہ ہر چیز اُس پر روشن ہو جاتی ہے جس طرح حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس مقام سے معراج خواب کے قصہ میں خبر دی امام اجل محمد بوصیری شرف الحق والدین رحمہ اللہ قصیدہ بردہ میں فرماتے ہیں ۔ ؎

فان من جودک الدنیا وضرتہا ٭ ومن علومک علم اللوح والقلم

یعنے یا رسول اللہ دنیا و آخرت دونوں حضور کے خوان جود و کرم سے ایک ٹکڑا ہیں اور لوح و قلم کا تمام علم جن میں ما کان و ما یکون مندرج ہے حضور کے علوم سے ایک علم و حصہ ہے ۔ مولانا ملا علی قاری زبدہ شرح بردہ میں فرماتے ہیں توضیحہ ان المراد بعلم اللوح ما ثبت فیہ من النقوش القدسیۃ والصور الغیبیۃ و بعلم القلم ما ثبت فیہ کما شاء والاضافۃ لادنی ملابسۃ وکون علمہما من علومہ صلی اللہ علیہ وسلم ان علومہ تتنوع الی الکلیات والجزئیات وحقائق و دقائق وعوارف ومعارف متعلق بالذات والصفات وعلمہما انما یکون سطرا من سطور علمہ ونہرا من بحور علمہ ثم مع ہذا ہو من برکۃ وجودہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنے توضیح اس کی یہ ہے

Marfat.com

کہ لوح کے علم سے مراد نقوش قدس وصور غیب ہیں جو اُس میں منقوش ہوئے
اور قلم کے علم سے مراد وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے جس طرح چاہا اُس میں ودیعت
رکھی ان دونوں کے طرف علم کی نسبت ادنی مناسبت کے باعث ہے
اور ان دونوں میں جسقدر علوم ثابت ہیں اُنکا علم محمدی سے ایک پارہ ہونا
اس سے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم بہت اقسام کے ہیں
علوم کلیہ وعلوم جزئیہ وعلوم حقایق اشیا وعلوم اسرار خفیہ اور وہ علوم
اور معرفتیں کہ ذات وصفات حق تعالیٰ سے متعلق ہیں اور لوح وقلم کے
جملہ علوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم کی سطروں سے ایک سطر
اور اُن کی دریاؤں سے ایک نہر ہیں با ایں ہمہ وہ حضور ہی کے وجود کی
برکت سے تو ہیں کہ اگر آپ نہ ہوتے تو لوح وقلم کہاں ہوتے۔ اب منکرین
مریض القلب اپنا پیٹ پھاڑیں اسی پر تو مرے جاتے تھے کہ آنحضرت کیلئے
علم ماکان ومایکون الی یوم القیامۃ مانا جاتا ہے اب نصیبوں کو سر پر
ہاتھ دھر کر روئیں کہ ملا علی قاری کے کلام سے ثابت ہو گیا کہ علم ماکان
ومایکون علم محمدی کے سمندروں سے ایک نہر اور اُس کی بے انتہا موجوں
سے ایک لہر ہے۔ اور تفسیر حسینی میں سورہ لقمان کی ابتدا میں ہے بیا مرزا نید
وی تعالی بیان آنچہ بود وہست وباشد چنانچہ مضمون فعلمت علم الاولین
والآخرین ازیں معنی خبر دہد۔ یعنے معلوم کرا دیا اللہ تعالیٰ نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ تھا اور ہے اور ہوگا جیسا کہ حدیث فعلمت الخ
اسی معنی کی خبر دی رہی ہے اس سے بھی ثبوت علم ماکان ومایکون

Marfat.com

ہو گیا۔ تفسیر بغوی سورۂ آل عمران میں وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء کی شان نزول میں ہے وقال السدی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علیّ امتی فی صورھا فی الطین کما عرضت علی آدم واعلمت من یومن بی ومن یکفر فبلغ ذلک المنافقین قالوا استھزاء زعم صلی اللہ علیہ وسلم انہ یعلم من یؤمن بہ ومن یکفر ممن لم یخلق بعد ونحن معہ وما یعرفنا فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام علی المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ما بال اقوام طعنوا فی علمی لا تسئلونی عن شیئ فیما بینکم وبین الساعۃ الا انبأتکم بہ فقام عبد اللہ ابن حذافۃ السھمی فقال من ابی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حذافۃ فقام عمر فقال یا رسول اللہ رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبالقرآن اماما وبک نبیا فاعف عنا عفا اللہ عنک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھل منتھون ثم نزل علی المنبر خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت مجھ پر پیش کی گئی جیسا کہ آدم علیہ السلام بتلائے گئے تو پہچان لیا میں نے کون شخص مجھ پر ایمان لائے گا اور کون نہ لائے گا پس منافقوں کو یہہ خبر پہنچی اُنھوں نے مذاق اور استہزاء سے کہا کہ محمد زعم کرتے ہیں کہ جو لوگ ہنوز پیدا نہیں ہوئے میں اُن کو پہچانتا ہوں کہ کون ایمان لائے گا اور کون شخص کفر کریگا اور ہم تو آپ کے ساتھ ہیں اور آپ ہمکو نہیں پہچانتے پس پہنچی یہہ بات

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پس آپ منبر پر کھڑے ہو کر اپنے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا کہ کیا حال ہے قوم کا کہ میرے علم پر طعن کرتے ہیں قیامت تک جو چیزیں ہونیوالی ہیں دریافت کرو میں اُن کی خبر دیتا ہوں عبداللہ بن حذافہ بھی کھڑے ہو کر پوچھے یارسول اللہ میرا باپ کون ہے آپ فرمائے تیرا باپ حذافہ ہے پھر حضرت عمر کھڑے ہو کر عرض کئے[1] یارسول اللہ رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبالقرآن اماما وبک نبیا پھر آپ منبر سے اُترے۔ تفسیر بیضاوی میں اس روایت سے مذکورہ بالا کو مختصر طور سے نقل کیا گیا ہے جو چاہے دیکھ لے مگر سب لکھنے کی ضرورت نہیں پس معلوم ہوا کہ اہل ایمان تو علم غیب رسول کو تسلیم کرتے ہیں مگر منافقین اعتراض کرتے ہیں اور باتباع منافقین فرقہ وہابیہ کے سرغنہ محمد بن عبدالوہاب نجدی نے کتاب التوحید والشرک میں لکھا ہے انہ کان لایعلم امر خاتمتہ فی حال حیوتہ فکیف یعلم

[1] ناظرین بغور ملاحظہ کریں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس درجہ خوش اعتقاد اور باادب تھے سبحان اللہ ادب اور اعتقاد کے یہی معنی ہیں اور کتب ... کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے اکثر اوقات ایسا اتفاق ہوا کہ کوئی معاملہ پیش کیا گیا تو صحابہ کرام ... رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے آپکے روبرو یہ عرض کیا کہ اللہ ورسولہ اعلم یعنے اللہ ورسول خوب جانتے ہیں خدا اور رسول کو ساتھ ہی بیان فرماتے تھے یہ انکا خلوص واعتقاد ہے اور ایمانداروں کی یہ علامت ... لیکن یہ وہابی لوگ ہیں کہ کہتے پھرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ معلوم نہ تھا وہ معلوم نہ تھا کہ گستاخی وبے ادبی میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑتے منافقین کے پورے تبع ہیں۔ ہاں اہل سنت وجماعت ادب وخلوص میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پیرو ہیں الحمدللہ علی ذلک۔

Marfat.com

حال تلک المشرکین بعد مماتہ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زندگی میں اپنے خاتمہ کی خبر نہ تھی پس بعد الموت مشرکوں کا حال کیونکر جان سکتے ہیں انکار علم غیب میں وہابی لوگ منافقوں کے خلیفے ہیں اور بعض اُن میں سے اپنے مدعائے باطل کی سندیں لکھتے ہیں کہ خود فخر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں واللہ لا ادری مایفعل بی ولا بکم الحدیث اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھکو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں افسوس ہے اُن کی حالت پر کہ تنقیص شان نبی کی کیسی جرأت کرتے ہیں احادیث صحیحہ میں اس کا نسخ موجود ہے پھر بھی یہہ لوگ شرماتے نہیں اپنی شرارت سے باز نہیں آتے۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ہے کہ جب یہہ آیۂ کریمہ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر اوتری یعنے بخشدے اللہ واسطے آپ کے سب اگلے اور پچھلے گناہ صحابہ نے عرض کی هنیئا لک یا رسول اللہ حضور کو مبارک ہو خداوند تعالی نے صاف بیان فرمادیا کہ حضور کے ساتھ کیا کرے گا۔ اب یہہ رہا کہ ہمارے ساتھ کیا کرے گا اس پر آیت اتری لیدخل المومنین الی قولہ تعالی فوزا عظیما تاکہ داخل کرے اللہ تعالی ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ رہیں اُن میں اور مٹا دے اُن سے اُن کے گناہ اور یہہ اللہ کے یہاں بڑی مراد پانا ہے۔ یہہ آیات اور اُن کے امثال بے نظیر اور یہہ حدیث جلیل تیرہ امیوں کو کیوں نہیں سجھائی دیتی۔ لطف تو یہہ ہے کہ شیخ محقق

Marfat.com

قدس اللہ سرہ کی طرف اسناد کیسی جرأت و وقاحت ہے شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ
مدارج شریف میں یوں فرمایا ہے - اینجا اشکال می آرند کہ در بعض روایات
آمدہ است کہ گفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم من بندہ ام نمیدانم
آنچہ در پس این دیوار است جوابش آنست کہ این سخن اصلے ندارد و
روایت بداں صحیح نشدہ است ترجمہ اس جا اشکال لاتے ہیں کہ آنحضرت
نے فرمایا کہ میں بندہ ہوں دیوار کے پیچھے کی بات نہیں جانتا - جواب اس کا
یہ ہے کہ اس بات کی کچھ اصل نہیں ہے اور یہ روایت صحیح نہیں ہے -
اور امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ لا اصل لہ کہ یہ محض بے اصل ہے
امام ابن حجر مکی نے افضل القری میں فرمایا لم یعرف لہ سند اس کیلئے
کوئی سند نہ پہچانی گئی اور وہابیوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے شیطان لعین کا علم زیادہ ہے نعوذ باللہ من ذلک
حضور اقدس عالم ماکان و مایکون کے علم سے شیطان کا علم زیادہ کہے
اُس کا جواب اس دنیا میں کیا ہو سکتا ہے انشاء اللہ القہار
روز جزا اس کی سزا پائیں گے - یہاں اسیقدر کافی ہے کہ یہ ناپاک کلمہ حضرت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عیب لگانا اور توہین کرنا ہے پس
یہہ کلمہ کفر نہیں تو اور کیا ہے ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ
لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لہم عذابا مہینا جو لوگ
ایذا دیتے ہیں اللہ کو اور اُس کے رسول کو اُن پر لعنت فرمائی ہے
اللہ نے دنیا و آخرت میں اور اُن کیلیے تیار رکھی ہے ذلت والی مار

Marfat.com

ذرا ان لوگوں کو غیرت نہیں کہ صاف کہدیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو یہہ بھی خبر نہیں کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا حالانکہ نہیں خیال
کرتے اُن آیتوں کو جو اوپر گزریں اور نہیں خیال کرتے بہت سی آیتوں کو
جن سے صاف ہویدا ہے کہ حق تعالی نے صاف طور سے بیان فرمادیا
وللاخرۃ خیر لك من الاولی البتہ آخرت تیرے لئے دنیا سے بہتر ہے
و لسوف یعطیك ربك فترضی قریب ہے کہ تمھارا رب تمھیں اتنا
عطا کرے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے یوم لایخزی اللہ النبی والذین
آمنوا معہ نورھم یسعی بین ایدیھم و بایمانھم جس دن اللہ رسوا
نکرے گا نبی کو اور اُن کو جو ساتھ اُن کے ایمان لائے نور اُن کے
آگے اور داہنے جولان کرے گا عسی ربك ان یبعثك ربك مقاما
محمودا - قریب ہے کہ رب تمھارا تمھیں ایسے مقام میں بھیجے گا کہ جہاں
اولین و آخرین سب تمھاری حمد کریں گے اور بکثرت آیتیں ہیں جن سے
مضمون سابق ثابت ہے اور ترمذی شریف میں انس بن مالک رض سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا اول الناس خروجا
اذا بعثوا و انا قائدھم اذا وفدوا و انا خطیبھم اذا انصتوا و انا
مستشفعھم اذا حبسوا و انا مبشرھم اذا ایئسوا الکرامۃ والمفاتیح
یومئذ بیدی و لواء الحمد یومئذ بیدی و انا اکرم ولد آدم علی
ربی یطوف علی الف خادم کانھم بیض مکنون او لولو منثور
فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کا حشر ہوگا سب سے

Marfat.com

پہلے مزار اطہر سے میں باہر آؤنگا اور جب وہ سب دم بخود رہیں گے تو اُنکا خطبہ خوان میں ہونگا اور جب وہ روکدئے جائیں گے تو اُن کا شفاعت خواہ میں ہونگا اور جب وہ نااُمید ہوں گے تو اُنھیں بشارت دینے والا میں ہوں گا عزت دینا اور تمام کنجیاں اُس دن میرے ہاتھ ہوں گی - لواء الحمد اُس دن میرے ہاتھ میں ہوگا بارگاہ عزت میں میری عزت تمام اولاد آدم سے زائد ہے - ہزار خدمتگار میرے اردگرد طواف کریں گے گویا وہ گرد و غبار سے پاکیزہ انڈے محفوظ رکھے ہوئے یا جگمگاتے موتی ہیں بکھرے ہوئے - اس کے علاوہ اور بہت سی حدیثیں درباب شفاعت بخاری شریف و مسلم شریف وغیرہا میں مندرج ہیں جن سے صاف معلوم ہے کہ مرتبہ آپ کا اور جلوہ آپ کا بروز حشر کس اعزاز کے ساتھ ہوگا - با ایں ہمہ فرقہ وہابیہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے خاتمہ کی خبر نہ تھی - افسوس صد افسوس نعوذ باللہ من ہذا الکفر الصریح اور یہ جو ثبوت علم غیب کیا گیا آیات نافیہ لعلم الغیب غیر اللہ کے ہرگز منافی نہیں کیونکہ اُون میں نفی علم استقلالی و بذاتہ و بلا واسطہ اصالتہ کی مراد ہے

چنانچہ شرح شفا خفاجی میں ہے هذا لا ینافی الآیات الدالة علی انه لا یعلم الغیب الا الله تعالی فان المنفی علمه من غیر واسطة واما اطلاعه علیه باعلام الله تعالی فامر متحقق بقوله تعالی فلا یظهر علی غیبه احدا اس سے واضح ہے کہ علم غیب بالذات و بلا واسطہ سوائے خداوند تعالی کے کوئی نہیں جانتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بالواسطہ

Marfat.com

وبہ اعلام الٰہی امور غیب پر مطلع ہونا متحقق ہے پس آیتوں میں منافاۃ نہ ہوگئی۔ امام نووی اپنے فتادے میں اور شیخ عبدالحق محدث دھلوی مدارج میں اور علامہ تفتازانی شرح مقاصد میں عدم منافاۃ کی توجیہ یہی بیان کرتے ہیں کہ جن آیتوں میں نفی علم غیب ہے اُن سے مراد نفی علم بذاتہ واصالتہ کی ہے اور بالواسطہ وبہ تعلیم الٰہی علم غیب آپ کو ثابت ہے اور شامی نے تصریح کردی ہے کہ دعوی غیب دانی بنفسہ کا کرے تو کفر ہے بنفسہ کی قید سے واضح ہے کہ اگر بہ اعلام الٰہی و مسند الی سبب من اسباب اللہ ہو تو کفر نہیں اور معارض نص کے یہی غیب دانی بذاتہ ہے نہ باعلام الٰہی تفسیر خازن مطبوعہ مطبعہ میمنیہ مصر جلد ۲ صفحہ ۷ تحت آیہ کریمہ قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب کے ہے وانما نفی عن نفسہ الشریفۃ هذه الاشیاء تواضعًا للہ تعالی واعترافا بالعبودیۃ وان لا تقترحوا علیہ الآیات اسی جلد کے صفحہ ۱۵۷ آیت لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر کے تحت میں فان قلت قد اخبر صلی اللہ علیہ وسلم عن المغیبات وقد جاءت احادیث فی الصحیح بذلك وهو من اعظم معجزاته صلی اللہ علیہ وسلم فکیف الجمع بینہ وبین قوله لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت قلت یحتمل ان یکون قاله صلی اللہ علیہ وسلم علی سبیل التواضع والادب والمعنی لا اعلم الغیب الا ان یطلعنی اللہ تعالی علیہ ویقدرہ لے ویحتمل ان یکون قال ذلك قبل ان یطلعه اللہ عزوجل علی الغیب

Marfat.com

فلما اطلعه الله عز وجل اخبر به کما قال فلا یظهر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول او یکون خرج هذا الکلام مخرج الجواب من سؤ لهم ثم بعد ذلک اظهر سبحانه تعالیٰ عن اشیاء فاخبر عنها لیکون ذلک معجزة له ودلالة علی صحة نبوته صلی اللہ علیه وسلم اس سے صاف واضح ہے کہ بہت سی صحیح حدیثوں میں آیا ہے آپ نے علم غیب سے خبر دی اور آیت لو کنت اعلم الغیب الخ اگر میں علم غیب جانتا تو بہت کچھ خیر جمع کرلیتا اُن احادیث صحیحہ کی مخالف معلوم ہوتی ہے پس اُن دونوں میں جمع و وجہ تطبیق کیونکر ہے پس وجہ یہہ بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے یہہ بطور تواضع و عجز و بسبیل ادب ہو۔ یا یہہ وجہ ہے کہ نفی علم غیب قبل الاطلاع سے ہے اور جو اللہ تعالیٰ نے علم غیب عنایت فرمایا پھر آپ نے غیوبات سے خبر دی جیسا کہ آیت فلا یظہر علی غیبه احدا اس پر شاہد ہے یا یہہ کہ ہو جائے یہہ کلام اُن کے جواب میں پھر اللہ تعالیٰ نے بعد اس کے علم غیب عنایت فرمایا پس آپ نے غیوب کی خبر دی تا کہ یہہ معجزہ ہو جائے اور آپ کی صحت نبوۃ پر دلیل ہو جائے الغرض یہہ بیانات مذکورہ سے احاطہ و شمول علم رسول با علام الٰہی ثابت ہوا گو دربارہ علم روح و وقت قیام ساعت مثلاً اختلاف درمیان اہل سنت ہے۔ شرح الصدور علامہ جلال الدین سیوطی میں ہے لقد قبض النبی صلی اللہ علیه وسلم وما یعلم الروح و قال طائفة بل علمها وھو نظیر الخلاف فی علم

Marfat.com

الساعة اور تاویلات امام ابو منصور ماتریدی میں اسی طرح سے
اور یہہ بھی لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس کے چھپانیکا
حکم نہ تھا اور عینی شرح بخاری جلد (۱) صفحہ (۶۱۲) میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو علم روح ہونا ثابت کیا ہے اور امام غزالی احیاء العلوم میں
متعلق بیان روح کے فرماتے ہیں و لا تظن ان ذٰلک لم یکن مکشوفا
لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعنے نہ گمان کر کہ علم روح
حضرت کو نہ تھا بلکہ علم روح تھا اور اپنے رسالہ مضنون صغیر میں فرماتے
ہیں ھذا سؤال عن سر الروح الذی لم یؤذن الرسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی کشفہ لمن لیس اھلا لہ ترجمہ یہہ سوال ہے کہ نہیں اذن
دئے گئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اُسکی اطلاع غیر کو دیویں ارشاد الساری
شرح صحیح بخاری جلد (۷) صفحہ (۱۷۸) میں و لا یعلم متی تقوم الساعۃ
(احد) الا اللہ الا من ارتضے من رسول فانہ یطلعہ علی ما یشاء من
غیب و الولی تابع لہ یاخذ عنہ انتہی یعنے کوئی علم قیامت جانتا نہیں
مگر جس سے کہ اللہ راضی ہو گیا اس کو اطلاع اپنے غیب پر کرتا ہے اور
ولی اللہ رسول اللہ کے تابع ہیں اُن سے اخذ کرتے ہیں بعض نادان یہہ
سمجھتے ہیں کہ علم جمیع ما کان و ما یکون اگر آنحضرت کو ہو جائے تو مساوات
علم الٰہی سے ثابت ہوتی ہے اور یہہ شرک ہے تو یہہ خیال خام ہے اس لئے
کہ اگر وہ معتقد اس کے ہیں کہ خدائے تعالی کو فقط اسیقدر جمیع ما کان و
ما یکون کا علم ہے و ما لم یکن و لم یکن و لو یکون کان ابدا من الممکنات

Marfat.com

الصرفة ومن الممکنات المستحیلة بالغیر ومن المستحیلات الذاتیة

و ما یترتب علیها بفرض الوجود کا علم اللہ تعالی کو نہیں ہے تو وہ خدائے تعالی کے علم کی تنقیص کرکے اپنے ایمان کو برباد کرنے والے ہیں اگر اس کے معتقد نہیں تو پھر مساوات بتانا فقط جمیع ما کان و ما یکون کے علم کے حصول سے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن کی اقبح جہالت یا عناد و کتمان حق دیدہ و دانستہ ہے اور لفظ شئ نزدیک اہل حق حقیقتاً موجود ہی پر اطلاق پاتا ہے نہ معدومات پر اور نہ مستحیلات پر اور علم خدا تو شامل ہے جمیع موجودات و ممکنات معدومہ و ممتنعات ذاتیہ و ما یترتب علیہا الآثار والاحکام کو پس مساوات کیونکر ثابت ہوسکتی ہے۔ علاوہ ازیں علم الہی استقلالی ازلی قدیم اور علم رسول بالواسطہ غیر استقلالی پس دعوی مساوات محض جہالت ہے اور اُس پر طرۂ شرک و کفر کا لگانا محض ضلالت ہے ایسے لوگ خواہ مخواہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وفور علم میں تنقیص و تخصیص ایسے حیلے و حوالوں سے کرتے ہیں اور آپ کی طرف نسبت جہالت کی کرتے ہیں ایسی تنقیص و نسبت جہالت کرنے والے کا حکم شفا و شرحہ الملا علی قاری کے جلد (۲) صفحہ (۳۹۷) و (۴۲۹) کو دیکھکر معلوم فرمائیں اور جو جو شبہات یہہ لوگ کرتے ہیں رسالہ السیف المسلول علی منکر علم غیب الرسول میں اُن کے جوابات شافیہ موجود ہیں اس فتویٰ میں گنجائش اُسکی نہیں اس واسطے متروک کئے گئے واللہ سبحانہ تعالی الموفق للحق والصواب الیہ المرجع والمآب وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحابہ اجمعین

Marfat.com

مواہیرِ علمائے بریلی و بدایون و دہلی

محمد رضا خاں قادری
محمد عبدالرحمن عرف

نصیر الدین حسن خاں

محمد سنی حنفی قادری
ولد مولوی احمد رضا خاں
عرف
محمد حامد رضا خان

سلطان محمد یحییٰ قادری ابن احمدی

محمد عبدالقادر البدایونی

عبدالقادر عفی عنہ

عبدالقیوم القادری البدایونی

محمد عبدالرشید عفی عنہ مدرس مدرسہ نعمانیہ دہلی

مواہیرِ علمائے حیدرآباد دکن ریاست نظام

مفتی اول دارالقضا
محبوب نواز الدولہ
مفتی اول سنہ ۱۳۰۵

مدرس اول مدرسہ
نادر الدین

محمد خلیل الرحمن

محمد حبیب الرحمن

سید عبدالحی

سید مصطفیٰ قادری

خواجہ شرف الدین قادری

الٰہی بخش شاہ حنفی قادری نقشبندی
چشتی نظامی فخری عفی عنہ

عبدالواحد منتظم مدرسہ
ابوالعلائی

عبدالصمد عفی عنہ

Marfat.com

محمد عبد الغنی ولد شیخ اعظم مدرس مدرسہ ابو العلائی		ولی محمد خاں طالب العلم مدرسہ ابو العلائی		سید اعظم علی
سید ممتاز		سید عمر علی شاہ قادری عفی عنہ		سید غلام غوث شطاری کان اللہ لہ
عبد النبی الامی سید حیدر شاہ الحنفی القادری		سید محمد علی شطاری عفی عنہ		سید محمد میر قادری

صورت مذکورہ سوال میں عمرو کا زید کو مشرک و کافر کہنا باطل ہے اسواسطے کہ زید نے اپنا یہہ اعتقاد بیان کیا ہے کہ اللہ تعالی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع اشیاء کا علم عطا فرمایا ہے یہہ ہرگز شرک ہنیں۔ ہاں جو صفت مختص بذات باری تعالی ہے وہ کسی دوسرے کے واسطے ثابت کرنا مشبہک شرک ہے۔ جمیع اشیاء کا علم بالذات اور بلاواسطہ ہونا مختص بذات باری جل جلالہ ہے۔ مگر زید نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا بالذات وباستقلال عالم جمیع اشیاء ہونا بیان ہنیں کیا پس زید کا کافر و مشرک کہنا بیجا و باطل ہے واللہ اعلم۔

حررہ محمد لطف اللہ عفی اللہ عنہ الہ تعالی و صفیہ السلطنۃ

۱۲ ربیع الآخر ۱۳۱۸ ہجری المقدس از مقام علیگڈہ

حق تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب لا تعد ولا تحصی عنایت فرمایا جو لوگ علم غیب رسول کا انکار کرتے ہیں وہ گمراہ ہیں

Marfat.com

محمد عبد الکریم صدر مدرس مدرسہ نظامیہ حیدر آباد دکن

بیشک جمیع اشیاء کا علم بالذات صفت مختصہ باری تعالیٰ ہے اس میں غیر کو شریک کرنا شرک ہے اور علم غیب بالواسطہ کو کفر و شرک کہنا بیجا ہے اور مجیب نے جو جواب لکھا ہے درست ہے۔

واللہ اعلم

بندہ ضعیف محمد حسین مدرس مدرسہ نظامیہ حیدر آباد دکن عفی عنہ

واضح ہو کہ مولانا بشیر الدین صاحب نے اپنی کتاب منیر الدین میں تحریر کیا ہے کہ جو مضمون کہ دربارۂ علم غیب وغیرہ مولانا غلام دستگیر صاحب قصوری نے تحریر فرمایا اُس پر علمائے حرمین شریفین کی مہریں ثبت ہیں پس چونکہ وہ مضمون بہت طول تھا لہذا حسب الارشاد حضرت مولانا حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی مضمون علم غیب کی تلخیص کی گئی پھر اُس پر حضرت حاجی صاحب نے مہر کی اور اُس وقت مکہ معظمہ میں مولانا انوار اللہ خاں صاحب بہا اُستاد رئیس حیدر آباد دکن جو مشاہیر علمائے عظام سے ہیں موجود تھے آپنے بھی دستخط سے مزین کیا اور بعض علمائے حاضرین نے بھی دستخط و مہریں کیں خلاصہ اُس کا تحریر کیا جاتا ہے۔ وھو ھذا۔

شیطان لعین کے وسعت علم کو نصوص قطعیہ سے ثابت جاننا اور عالم علوم الاولین والآخرین صلے اللہ وسلم علیہ وعترتہ اجمعین کے وسعت علم کو شیطان کے علم سے کم کہنا توہین ہے کیونکہ شرعاً ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعلم مخلوقات ہیں۔ تفسیر نیشاپوری میں آیۂ فاوحی الی عبدہ ما اوحی کے تحت میں لکھا ہے والظاھر انما اسرار وحقائق

Marfat.com

ومعارف لا یعلمہا الا اللہ ورسولہ تفسیر مدارک وخازن وغیرہما
میں ہے وعلمک من خفیات الامور واطلعک علی ضمائر القلوب
مسلم شریف میں بروایت عمرو بن خطب وارد ہے فاخبرنا بما کان
وبما ھو کائن پس خبر دی ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس چیز کی
جو ہو چکی اور ہونیوالی ہے اور مواہب ما لدنیہ میں ہے اخرج
الطبرانی عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ھو کائن الی
یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ھذہ اس حدیث کو امام سیوطی نے
خصائص کبری میں نقل کیا ہے۔ پس بشہادت قرآن و حدیث علمائے
اہل سنت وجماعت نے تصریح کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو علم ما کان وما یکون حاصل ہے جیسا کہ قاضی عیاض نے شفا میں
اور علامہ ملا علی قاری نے اُسکی شرح میں اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی
نے مدارج النبوۃ وغیرہ میں اس پر تصریح کی ہے۔ ما کتب فی ھذا
القرطاس صحیح لا ریب فیہ

عبد الحق عفی عنہ

تحریر بالا صحیح و درست ہے موافق اعتقاد فقیر کے ہے۔ اللہ تعالی اسکے
کاتب کو جزائے خیر دے

محمد امداد اللہ فاروقی

الجواب صحیح | محمد انوار اللہ رئیس حیدرآباد دکن | محمد حمزہ | محمد نور الدین

Marfat.com

مواہیر علمائے بمبئی وسورت وبنگلور ومدراس

عبدالغفور عفی عنہ

خادم الشرع قاضی شیخ محمد

قاضی اسمٰعیل ابن قاضی غلام علی

بحبل اللہ الجلیل خادم المتمسک الشرع قاضی اسمٰعیل

محمد عمرالدین

حسن

مرزا محمد

احمد ابن المولوی الشیخ عبدالقادر الجتیکر۔

محمد عبدالرزاق نقشبندی

محمد صدیق مدرس مدرسہ اعلی ومہتمم مدرسہ ہاشمیہ بمبئی

سید حسن

محمد عبدالقادر

احمد علی

قمرالدین

قاضی سید شاہ عبدالقدوس قادری بنگلوری ناظم مدرسہ قدوسیہ جامع العلوم

سید محمود قادری

محمد عظیم الدین

سید عبدالباسط میر مدرس مدرسہ جامع العلوم

محمود بن صبغۃ اللہ کان اللہ لہما

عبیداللہ

خادم الشریعۃ الغراء المولوی عبیداللہ قاضی اہلسنت مدراس

محمد قدرت حلیم

Marfat.com

نقل فتوی علامۂ دھر فہامہ عصر فاضل اجل عالم باعمل حاوی فروع واصول جامع معقول ومنقول مولانا مولوی احمد حسن صاحب چشتی صابری کانپوری خلیفۂ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زید قول واعتقاد مذکور سے کافر ومشرک نہیں ہے اس لئے کہ کفر انکار وجحود امور قطعیہ ثابتہ بادلہ شرعیہ کا نام ہے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم الغیب نہونا ادلہ قطعیہ قطعی الدلالتہ سے ثابت نہیں غایت مافی الباب بعض آیات کریمہ واحادیث نبویہ علی صاحبہا الف صلوٰۃ سے نفی علم غیب کی بطور ظاہر کے ثابت ہوتی ہے اور بعض دیگر سے ثبوت علم غیب ہوتا ہے۔ پس علمائے محققین نے اُن میں تطبیق باین طور دی ہے کہ علم غیب بالذات وبلا واسطہ تعلیم باری عز اسمہ نہ تھا اور بواسطہ تعلیم حق تھا پس علم غیب ہوا بھی اور نہ بھی ہوا باعتبار جہتین پس کسی شق میں کفر نہیں ہے اور اشراک شرع میں نقیض توحید شرعی کی ہے اور توحید شرعی بحسب اعتقاد علمائے ظواہر وبعض صوفیہ کرام یہہ ہے کہ مستحق عبادت بجز ذات حق سبحانہ تعالی کے دوسرا کوئی نہیں ہے اور یہی مفاد کلمہ توحید لا الٰہ الا اللہ کا ہے پس اشراک اثبات واعتقاد دوسرے معبود کا نام ہے اور بعض صوفیہ صافیہ کے نزدیک توحید اثبات واعتقاد ایک موجود حقیقی کا نام ہے

Marfat.com

پس اشتراک اثبات و اعتقاد وموجود حقیقی کا نام ہوگا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اثبات علم غیب سے دو معنی اشتراک کے نہیں ہوئے پس زید کیونکر مشرک ٹھیرا اور اگر یہہ بھی تسلیم کیا جائے کہ اثبات و اعتقاد صفات مختصہ ذات باری عزاسمہ کا غیر باری عزاسمہ اشتراک ہے ۔ چنانکہ مزعوم عوام اور بعض علمائے ظواہر یہی ہے تب بھی زید اعتقاد مذکور سے کا فر و مشرک نہیں بنتا اس لئے کہ خاصہ باری عزاسمہ در بارۂ علم غیب یہہ ہے کہ علم بالذات اُمور غیبیہ کا خواہ وہ موجود فی الحال وموجود فی المآل وفی الماضی ہوں خواہ معدوم ازلا و ابدا خواہ اُمور کونیہ سے ہوں خواہ غیر کونیہ سے بایں طور کہ کا غفلت ونسیان ہیچ نوع اُس پر طاری نہ ہو ۔ خاصہ حق سبحانہ تعالی ہے اور کوئی شخص حضرت نبی کریم علیہ الصلواۃ والتسلیم کیلئے ایسا علم ثابت نہیں کرتا بلکہ زید یہہ کہتا ہے کہ حق تعالی نے حضرت نبی کریم علیہ الصلواۃ والتسلیم کو علم اُمور کونیہ اور احاطہ اُن کا عنایت کر دیا ہے نہ یہ کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو علم استقلالی جمیع اُمور کا ہے خواہ کونی ہو خواہ غیر کونی ۔ اہل باطن وکشف جو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں لکھتے ہیں اور کہتے ہیں اگر عمرو سنے گا خدا جانے کیا کہے گا ۔ اب میں کچھ عبارت ابریز مطبوعہ مصر کی نقل کرتا ہوں تاکہ معلوم ہو کہ اہل باطن وکشف حضرت نبی کریم علیہ الف صلوۃ کی شان مبارک میں کیا

Marfat.com

اعتقاد رکھتے ہیں ثم الارواح مختلفة فی هذا التمیز علی قدر
بالاطلاع فمن الارواح من هو قوی فی الاطلاع و منها من هو ضعیف و اقوی الارواح
فی ذلك روحه صلی الله علیه وسلم فانها لم یحجب عنها شیئ من العالم
فهی مطلعة علی عرشه و علوه وسفله و دنیا و آخره و ناره
وجنته لان جمیع ذلك خلق لاجله صلی الله علیه وسلم فتمیزه
علیه السلام خارق بهذه العوالم باسرها فعنده تمیز فی
اجرام السموات من این خلقت و متی خلقت و لم خلقت و الی این تصیر
فی جرم کل سماء الخ الی ان قال وکذا ما بقی من العوالم ولیس فی
هذا مزاحمة للعلم القدیم الازلی الذی لا نهایة لمعلومات
وذلك لان ما فی العلم القدیم لم ینحصر فی هذا العالم فان اسرار
الربوبیة والاوصاف الالهیة التی لا نهایة لها لیست من هذا العالم
فی شیئ ثم الروح اذا احبت الذات امدتها لهذا التمیز فلذلك
کانت ذاته الطاهرة صلی الله علیه وسلم تمیز ذلك التمیز السابق
وتخرق به العوالم کلها فسبحان من شرفها وکرمها وقدرها
علی ذلك انتهی صفحه ۲۴ کتاب الابریز الذی تلقاه نجم العرفان
الحافظ سیدی احمد بن مبارك عن قطب الواصلین سیدی
عبد العزیز الدباغ اور صاحب ابریز نے اپنے شیخ عبد العزیز سے
سے نقل کیا ہے بعد نقل ایک حکایت عجیب وغریب کے ولقد
رایت ولیا بلغ مقاما عظیما وهو انه یشاهد المخلوقات الناطقة

Marfat.com

والصامتة والوحوش والحشرات والسموات ونجومها
والارضين وما فيها وكرة العالم باسرها تستمد منه ويسمع
اصواتها وكلامها فى لحظة واحدة ويمد كل واحد باحتياجه
ويعطيه ويصلحه من غير ان يشغله هذا عن هذا بل اعلى العالم
واسفله بمنزلة من هو فى حيز واحد عنده ثم يرجع هذا الولى
فينظر فيرى مدده من غيره وهو النبى صلى الله عليه وسلم من الحق
سبحانه فيرى الكل منه تعالى ابريز صفحہ ۲۵ واعظم الارواح
علما واقواها نظر روحه عليه الصلواة والسلام لانها يعسوب
الارواح فهي مطلعة على جميع ما فى العوالم كما سبق دفعة
واحدة من غير ترتيب ولا تدريج ثم لما وقع الاصطحاب بينها
وبين ذاته الطاهرة صلى الله عليه وسلم امدتها بعدام الغفلة
حتى صارت الذات مطلعة على جميع ما فى العالم مع عدم طوق
الغفلة لها فى ذلك لكن الاطلاع ليس الاطلاع فان اطلاع
الروح دفعة واحدة من غير ترتيب واطلاع الذات على
سبيل التدريج والترتيب بمعنى انها ما من شيئ تتوجه اليه فى
العالم الا وتعلمه لكن علمه لا يحصل الا بالتوجه فاذا توجهت
الى شيئ آخر علمته وهكذا حتى تاتى على ما فى العالم فلها
التسلط فى العلم على ما فى العالم ولكن بتوجه بعد توجه
ولا تطيق الذات ما تطيق الروح من حصول ذلك دفعة

Marfat.com

واحدۃ ولکن ایختلفان فی عدم الغفلۃ فانہ فی الروح علی نحو ما
سبق تفسیرہ واما فی الذات فھو بالنسبۃ الی توجہا بمعنی انہا اذا
توجہت الی شیئ یفوتہا ولا یلحقہا وفی توجہہا الیہ سہو ولا غفلۃ
ولا نسیان واما اذا لم تتوجہ الیہ فانہا قد تغفل عنہ ویقع لہا
فیہ السہو والنسیان ولہذا قال صلی اللہ علیہ وسلم کما فی
صحیح البخاری انما انا بشر انسی کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی
قال ذلک صلی اللہ علیہ وسلم حین وقع لہ السہو ولم یتنبہ لہ
ابریز صفحہ (۲۵) ہ

دل مرتضیٰ
امان احمد حسن

کتبہ احمد حسن عفی عنہ مقیم کانپور

واضح ہو کہ وہ فتوی جو مولانا غلام دستگیر صاحب قصوری نے تحریر فرمایا اور اُس پر علمائے حرمین شریفین کی تقریظیں اور مہریں ثبت ہیں بسبب طوالت بالاستیعاب نقل نہیں کرتے بلکہ ملخصاً تحریر کرکے علمائے موصوفین کے اسمائے گرامی درج کریں گے وہو ہذا۔

والدلائل القطعیۃ علی وسعۃ علمہ صلے اللہ علیہ وسلم منہا آیۃ
فاوحی الی عبدہ ما اوحی وعلمک ما لم تکن تعلم وقال المحدث الدھلوی
فی مدارج النبوۃ فی باب المعراج قال صلی اللہ علیہ وسلم اوتیت
علم الاولین والاخرین والاحادیث الصحیحۃ مثبتۃ لوسعۃ علمہ
صلی اللہ علیہ وسلم منہا ما فی بدأ الخلق فی الصحیح البخاری عن عمر
رضی اللہ تعالی عنہ قال قام فینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقاماً

Marfat.com

فاخبرنا عن بدء الخلق حتے دخل اهل الجنة منازلهم واهل النار منازلهم قال الطیبی دل ذلك علی انه اخبر عن جمیع احوال المخلوقات وفی الصحیحین عن حذیفة قال لقد خطبنا النبی صلی اللہ علیه وسلم خطبة ماترك فیها شیئا الی قیام الساعة قال العینی فی حاشیة علی البخاری **قوله** ماترك فیها شیئا ای من الامور المقدرة من الکائنات فی کتاب الفتن واشراط الساعة وفی صحیح مسلم عن حذیفة قال اخبرنی رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم قال فاخبرنا بما کان وما هو کائن وفی المشکوٰة فتجلی لی کل شیئ وعرفت قال المحدث الدهلوی تحته پس ظاهر شد و روشن شد مرا هر چیز از علوم و شناختم همه را الخ وقال العلامة القسطلانی فی المواهب اذ لا فرق بین موته وحیاته فی مشاهدته لامته ومعرفته باحوالهم ونیاتهم وعزائمهم وخواطرهم وذلك عنده جلی لاخفاء به فهذه الایات والاحادیث الصحیحة نصوص صریحة فی انه صلے اللہ علیه وسلم اطلع علی جمیع احوال الموجودات والامور المقدرة من الکائنات وماکان ومایکون فنعلم ان انکار اعتقاد علمه صلی اللہ علیه وسلم لایقول واحد من المسلمین سوی الوهابین من المکذبین فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین۔

مفتی الحنفیة محمد صالح کمال مکه	مفتی شافعیه محمد سعید بابصیلی
مفتی المالکیه محمد عابد الدین حسین مکه	مفتی الحنابلة خلف ابراهیم مکه

Marfat.com

مفتی الحنفیہ عثمان بن عبدالسلام واغستانی مدینہ منورہ

سید محمد علی بن طاہر مدرس اعظم مدرسہ مدینہ منورہ	عبدالحق مہاجر الہ آبادی

عبداللہ السندی

اسمائے گرامی مدرسین مدرسہ صولتیہ

محمد سعید	محمد نور	سید اعظم حسین	عبدالسبحان	عظمت علی	محمد رحمت اللہ مہاجر مکی

ان تمام تحاریر بالا سے ثابت ہوگیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ما کان وما یکون من جانب اللہ حاصل تھا اور بعض اعتراضات جو وہابی لوگ کرتے ہیں اُسکا جواب بھی دیدیا گیا اور مؤلف صاحب نے رسالہ علم غیب میں چند اعتراض کئے ہیں اُن کا جواب بھی دیدیا جائے گا مگر پہلے اشارہ کیا گیا تھا کہ مؤلف نے غیر متیقن بنجاتہ کے ترجمہ میں بہت ہی غت ربود کیا ہے اس لئے مناسب ہے کہ اُس کو بیان کر دیا جائے۔ رسالہ علم غیب میں جو فتوی نقل کیا گیا ہے اُس میں صفحہ (۲۰) میں یہہ فقرہ ہے لانہ متردد فی امرہ غیر متیقن بنجاتہ لما صح من الاحادیث الخ اس کا ترجمہ مؤلف نے صفحہ (۲۴) میں اس طرح بیان کیا ہے "اس لئے کہ تردد رکھا گیا ہے کام میں اُن کے نہیں یقین کرنیوالے ہیں اُس کی نجات کا جیساکہ صحیح ہوا ہے احادیث سے" (لانہ) میں ضمیر واحد ہے اور (فی امرہ) میں ضمیر واحد ہے متیقن صیغۂ واحد ہے اور (بنجاتہ) میں ضمیر واحد ہے

Marfat.com

تو اب سوال یہہ ہے کہ ترجمہ میں (اُن کے) اور نہیں یقین کرنیوالے ہیں لفظ جمع کیوں اختیار کیا گیا۔ واحد کا ترجمہ واحد ہی سے چاہئیے یہہ جہالت ہے یا نہیں؟ اگر یہہ کہا جائے کہ چونکہ مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لہذا عظمۃ لفظ جمع لائے تو میں کہتا ہوں کہ (اُن کے اور نہیں یقین کرنے والے ہیں) دو جائے تو تعظیم کیگئی اور پھر نجاتہ کا ترجمہ اُس کی نجات کا خلاف تعظیم واحد سے کیوں ہوا۔ اب بھی آپ کی ترکی تمام ہوئی یا نہیں اصل امر یہہ ہے کہ صحیح ترجمہ اُس کا یہہ ہے کہ۔ (اس لئے تحقیق کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر یقین تھے ساتھ اپنی نجات کے) یعنے آنحضرت کو اپنی نجات کا یقین نہ تھا مؤلف نے دیکھا کہ اگر یہہ صحیح ترجمہ لوگوں کو معلوم ہو جائے گا تو میرا اور دیگر وہابیوں کا بھید کھل جائے گا اور عوام الناس میں غلغلہ پڑجائے گا کہ دیکھو ان وہابیوں گمراہوں کا یہہ اعتقاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نجات کی بھی خبر نہ تھی اور جن کو اپنے خاتمہ کی خبر نہ ہو اُن کو اور باتوں کی کیا خبر ہو سکتی ہے اور وہ کسی کے کیا کام آسکیں گے اس لئے مؤلف نے چالاکی اور بے ایمانی سے دو جگہ تو لفظ جمع کا لکھا اور ایک جگہ واحد اس طرح تردد رکھا گیا ہے کام میں اُن کے نہیں یقین کرتے ہیں اُس کے نجات کا تاکہ اصل مطلب بغت ربود ہو جائے اور عوام یہہ سمجھ جائیں کہ یہہ نہ یقین کرنے والے اور لوگ ہیں کہ اُس کی نجات کا یقین نہیں کرتے ہیں بھلے مانس کو ذری غیرت اور شرم نہیں کہ اس مکاری و عیاری سے

Marfat.com

کیا فائدہ۔ کیا اہل علم اس بلدہ میں نہیں ہیں جو یہہ چالاکی وسفاکی ظاہر کرد ئیے اور صاف عبارت کا مطلب بیان کردیں گے کہ وہابیوں کا یہہ اعتقاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نجات کی خبر نہ تھی اور یہی محمد بن عبدالوہاب نجدی نے کتاب الشرک والتوحید میں نقل کیا ہے چنانچہ اوپر مذکور ہوا اور لما صح من الاحادیث صاف اس بات پر دال ہے کہ عدم علم نجات رسول احادیث سے ثابت ہوچکا ہے اور یہہ امر محقق ہے اب ہر شخص جان سکتا ہے کہ پس یہی مذہب مؤلف ہے کیونکہ بلا تکیر ترجمہ کردیا اور اُس پر اعتراض وانکار نہ کیا جس سے واضح ہے کہ یہہ بات اُن کے نزدیک مسلم الثبوت ہے۔ اب مؤلف صاحب سے کہا جاتا ہے کہ مفتی صاحب نے تو الی آخر ما فی المرقات لکھکر ٹالدیا لیکن مہربانی فرماکر آپ مرقاۃ سے اور دیگر کتب سے ثابت کریں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نجات کی خبر نہ تھی اور یہہ امر محقق وطے شدہ علمائے اہل سنت وجماعت ہے اگر آپ کہیں کہ میں نے صرف نقل کیا ہے اور یہہ میرا اعتقاد نہیں تو جناب والا یہہ ہرگز مسموع نہ ہوگا۔ آپ کو لازم تھا کہ اس پر اعتراض کرتے اور اپنا اعتقاد بیان کرتے کہ یہہ میرے اعتقاد کے خلاف ہے اور یہہ کہتے کہ وہابیوں کا مقولہ ہے میں اس کے مخالف ہوں اور جب کہ آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ ہی انصاف کیجئے کہ وہابیوں کا اعتقاد تو آپ نقل کریں اور بلا تنکیر اُس کو مان لیں پھر آپ سنی کیونکر ہوسکتے ہیں۔ بار بار جو آپ لفظ علمائے اہل سنت لکھتے ہیں اُس سے بجز ابلہ فریبی کے کیا نتیجہ پھر ہے

Marfat.com

مکرر سہ کرر کہتا ہوں کہ ذرہ بھی غیرت وشرم دامنگیر ہو تو یہی تبلا دیجئے کیا علمائے اہل سنت وجماعت کا یہہ اعتقاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نجات کی خبر نہ تھی جو فتوی ہم نے نقل کیا ہے اگر اُس میں یعنی بخاری شریف کی روایت (ھنیئًالک یا رسول اللہ لقد بین اللہ لک ما ذا یفعل فماذا یفعل بنا) مطالعہ کریں گے اور آیت لیغفرلک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر اور دیگر آیتیں واحادیث جو فتوے میں تحریر کیے گئے پڑھ لیں گے تو اُمید قوی ہے کہ اپنے اعتقاد ناپاک سے تائب ہوں گے مگر یہہ یاد رہے کہ جب تک آپ علی الاعلان مکہ مسجد یا کسی مشہور مقام میں توبہ نکریں گے تو عوام یہی سمجھیں گے کہ مؤلف رفیع الدین صاحب کا یہہ اعتقاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نجات کی خبر نہ تھی کیونکہ آپ نے اسکو بلا انکار تسلیم کرلیا ناظرین ایک عجیب امر ملاحظہ فرمائیں کہ صفحہ (۶) میں مؤلف صاحب تحریر کرتے ہیں مثلاً کہتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا علمت علم الاولین و الاخرین یعنے تعلیم کیا گیا ہوں میں علم اولین وآخرین کا یہہ نہیں سمجھتے علم جو اولین وآخرین کا تمادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا یہہ کہ علم خداوند تعالی جل جلالہ کا ابن مسعود سے مروی ہے من اراد العلم فعلیہ بالقران فان فیہ خبر الاولین والاخرین الی قول اور کہا مزنی نے کہ قرآن تمامہ علم اولین وآخرین کا ہے مؤلف صاحب اقرار کرتے ہیں کہ علم اولین وآخرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت ہوا مگر یہہ علم خداوند تعالی کا نہیں ماشاء اللہ چشم بد دور یہہ علم اولین وآخرین خدا

Marfat.com

کا علم نہیں تو پھر کس کا علم ہے کیا لوح محفوظ میں اولین و آخرین کا حال مندرج نہیں اگر کہتے ہو کہ نہیں ہے تو یہہ محض جہالت ہے ہم نے جو فتوی نقل کیا ہے مطالعہ کیجئے اور اگر کہتے ہو کہ علم اولین و آخرین لوح محفوظ میں موجود ہے پھر اُس کے علم باری ہونے میں کیا شک رہا۔ آپ کا یہہ کہنا کہ مگر یہہ علم اولین و آخرین کا ہے خداوند تعالی کا علم نہیں جہالت اور ضلالت نہیں تو پھر کیا ہے اور طرہ یہہ کہ پہلے تو کہا کہ علم اولین و آخرین خدا کا علم نہیں اور پھر ابن مسعود کا قول نقل کیا کہ جسکو منظور ہو علم پس وہ قرآن لازمی پکڑے کیونکہ اُس میں خبر اولین و آخرین ہے اور مزنی کا یہہ مقولہ کہ جمیع القرآن علوم الاولین و آخرین ہے اس عبارت سے ثابت ہو گیا کہ علم اولین و آخرین قرآن پاک میں مندرج ہے اور قرآن مجید علم باری ہے لہذا علم اولین و آخرین کا علم الٰہی ہونا ثابت ہو گیا خلاصہ یہہ کہ پہلے تو انکار کیا پھر لفحوائے دروغ گورا حافظہ نباشد۔ اُسی کے خلاف نقل کیا اب کوئی مؤلف سے دریافت کرے کہ آپ کے کلام میں تناقض ہے پہلے آپ نے انکار کیا پھر اقرار کیا اب کونسی بات تسلیم کیجائے سچ یہہ ہے مؤلف صاحب کا کوئی قصور نہیں یہہ فتور وہابیوں کا ہے کہ ایک ایسے شخص کو (کہ جس کو یہہ بھی خبر نہیں کہ جب علم اولین و آخرین قرآن میں مندرج ہے پھر بھی کہتا ہے کہ علم اولین و آخرین خدا کا علم نہیں) تحریری مباحثہ کیلئے آمادہ کیا اور یہہ خیال نہ کیا کہ لینے کے دینے پڑ جائینگے اور ایسا ہوگا کہ اپنے ہاتھ کلہاڑی اپنے سر پر ماری۔ افسوس صد افسوس

Marfat.com

وہ بیچارہ کیا کرے گا جو کچھ آتا ہے بس اُسی کے مطابق ہاتھ پاؤں مارتا اور لبسبب جہالت کفریات بکتا ہے اب اس سے بڑھکر اور کیا کفر ہوگا کہ علم اولین وآخرین جو قرآن شریف میں موجود ہے اُس کو کہتا ہے کہ یہہ علم خدا کا نہیں گویا اُس نے قرآن کا انکار کیا کیونکہ جو کچھ قرآن شریف میں ہے وہ خدا کا علم ہے اور جب ما فی القرآن کو علم باری سے خارج کیا تو لازم آگیا کہ قرآن علم باری نہیں وھوالکفر الصریح استغفر اللہ من ذالک ضمیمہ کے صفحہ (۱۳) میں ہے بہرحال اُن کا مطلب یہ تمامہ عطا ہوا تو ثابت نہیں ہوتا **اقول** ۔ آپ کے خیال میں آگیا کہ تمامہ علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرحمت ہوگیا کہ یہہ دعوی اہل سنت سے ہرگز نہیں ۔ کوئی اہل سنت سے یہہ نہیں کہتا کہ جملہ معلومات الہیہ پر احاطہ علم رسول ہوگیا ۔ آپ فتوی بخوبی غور سے پڑھیں صرف یہہ ظاہر کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ما کان و ما یکون جو بعض معلومات الہیہ سے مرحمت ہوا ۔ دلایل فتوی میں بکثرت موجود ہیں زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہاں کچھ اور تحریر کر دیتے ہیں ۔ روح البیان میں ہے وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المعراج قطرت فی حلقی قطرۃ علمت ما کان وسیکون یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج میرے حلق میں ایک قطرہ ٹپکایا گیا پس جان لیا میں نے ما کان وسیکون کو اور تفسیر عرائس البیان میں تحت آیہ کریمہ وعلمك ما لم تكن تعلم کے ہے

Marfat.com

ای علمك عواقب الخلق وعلم ما كان وما سيكون اس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ کو علم ماکان و مایکون عنایت کیا گیا اگر کوئی اعتراض کرے کہ علم ماکان و مایکون بعض معلومات الہیہ ہے یہہ کیونکر تسلیم کیا جائے تو جواب اس کا یہہ ہے کہ ماکان و مایکون صرف موجودات کو شامل ہے اور معدومات ممکنہ و ممتنعات ذاتیہ و ما یترتب علیہا الآثار والاحکام کو شامل نہیں اور معلومات الہیہ کا اطلاق سب پر آتا ہے چنانچہ پیشتر ہم نے بیان بھی کیا اور فتوی بھی مندرج ہے پس ثابت ہے کہ علم ماکان و مایکون بعض معلومات الہیہ سے تفسیر روح البیان کا حوالہ ابھی اوپر نقل کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو علم ماکان و مایکون دیا گیا اور ان کی

تفسیر روح البیان صفحہ ۲۷۵ میں ہے علم الاولیاء من علم الانبیاء بمنزلۃ

قطرۃ من سبعۃ ابحر وعلم الانبیاء من علم نبینا محمد صلی اللہ علیہ

وسلم بهذه المنزلة وعلم نبينا من علم الحق سبحانه بهذه المنزلة

یعنی علم اولیاء اللہ کا بمقابلہ علم انبیاء بمنزلہ ایک قطرہ کے ہے سات دریاؤں سے اور علم انبیاء کا بمقابلہ علم محمد صلی اللہ علیہ وسلم بمنزلہ ایک قطرہ کے ہے سات دریاؤں سے اور علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم حق سبحانہ تعالی شانہ سے یہی نسبت ہے صاحب روح البیان نے ایک جگہ تحریر فرمایا ہے کہ علم ماکان و مایکون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مرحمت ہوا اور دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ علم حضرت کا بمقابلہ علم الہی کم ہے تو ان دونوں عبارتوں کے ملانے سے واضح ہوا کہ علم ماکان و مایکون

Marfat.com

جو آنحضرت کو عنایت ہوا وہ بمقابلہ معلومات آلہیہ بعض ہے نہ تمام علم خدا پہنچا ہے مولف کو ان باتوں سے کیا علاقہ اُسکو تو چاہیے کہ وہ ہمیشہ بھی ضد الگاتار ہے کہ آنحضرت کو اپنے خاتمہ کی خبر نہ تھی۔ افسوس صد افسوس

قولہ صفحہ ۱۵۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان اُٹھنے سے عرصہ دراز تک رنجیدہ رہے الی قول اگر علم غیب ہوتا تو کیوں رنجیدہ ہوتے۔ **اقول** حدیث افک میں یہہ الفاظ موجود ہیں فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یعذرنی من رجل بلغنی اذاہ فی اھلی فواللہ ما علمت علی اھلی الا خیرا وقد ذکروا رجلا ما علمت علیہ الا خیرا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون شخص مجھے معذرت کریگا ایسے شخص سے جس نے ہماری اہل کو ایذا پہنچائی۔ پس قسم اللہ تعالی کی نہیں جانتا ہوں میں اپنے اہل پر مگر خیر اور جس مرد کی نسبت اُنھوں نے ذکر کیا نہیں جانتا ہوں میں مگر خیر۔ اس سے ہویدا ہے کہ آپ کو حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کی نسبت شک وشبہ نہ تھا اُن کی پاکدامنی وعصمت کے پر کلی یقین تھا اسیواسطے آپ قسم کھاکر فرماتے ہیں کہ میں اپنی اہل پر بجز خیر کچھ اور خیال نہیں کرتا مجھ کو ان کی عصمت کا یقین ہے ہاں البتہ منافقوں کی افواہ اور جھوٹی خبر دینے سے آپ کو ایذا پہنچی اور اسیوجہ سے آپ رنجیدہ تھے پس رنج کی یہہ وجہ ہے نہ یہ کہ آپ کو شک تھا اور علم براءت حاصل نہ تھا لنڈ وہابیوں کو ایسا خیال ناپاک مبارک رہے۔ ہم تو یقین رکھتے ہیں کہ جب آنحضرت صلعم نے قسم کھاکر بیان فرمایا تو صاف صاف نمایان ہوگیا

Marfat.com

کہ آپ کو علم برأت تھا رہا تفتیش فرمانا اور تحقیقات کرنی اُس میں محض
تشریع منظور تھی۔ آپ برأت وحی سے چاہتے تھے تاکہ منافقوں کی
زبان طعن بند ہو اگر آپ بطور خود برأت فرما لیتے تو منافقین و مخالفین کہتے
کہ دیکھو غیروں کے معاملات میں کس طرح تحقیقات کیجاتی ہے اور خود اپنے
معاملہ میں تحقیقات نہیں کرتے۔ پس بدون وحی مقتضائے مصلحت وقت
نہ تھا کہ آپ بذاتہ اپنی طرف سے برأت فرماتے۔ مختصر حاشیہ علامہ
جلال الدین سیوطی علی البخاری مطبوعہ مصر صفحہ (۲۹۲) میں ہے
سید الوجود صلے اللہ علیہ وسلم لا یخفی علیہ شیء
وانما خفی علی من رأوا صورۃ لا تخلوا غالبا عما قالوہ فانظر
ما علمہ من الوحی وآدم بین الماء والطین فکون تلون
الشاک بالامر تعلیما لورثتہ الدین بعدہ
الی یوم القیامۃ کیف یتحلون بالاسرار
کتما حتی جاء علمہ برفع ما خفی عن اولئک فلم یطلق
کما قیل اس عبارت سے ظاہر ہے کہ آنسرور موجودات صلی اللہ
علیہ وسلم پر کوئی شئی مخفی نہیں ہے۔ انہیں لوگوں پر پوشیدہ رہا
جنھوں نے یہہ جانا کہ ایسی صورت (یعنے تہمت جیسی عائشہ صدیقہ
پر لگائی تھی) غالباً اُس امر سے خالی نہیں ہوتی ہے کہ جس امر کی تہمت
لگاتے ہیں۔ یعنے ایسے بدگمان لوگوں پر پوشیدہ رہی نہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پر جنکی ذات ایسی بدگمانیوں سے بلند و بالا اور پاک ہے

Marfat.com

کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ایسی حالت میں ہو چکا تھا کہ حضرت آدم کے پتلے کا خمیر پانی و مٹی کے درمیان تھا پس یہہ تلون (تفتیش و سوال و مشورہ) و معاملہ شاک بالامر کا سا سواسطے حضرت نے کیا کہ تعلیم کریں اپنی اُمت و وارثین علم نبوی کو جو بعد آپ کے قیامت تک ہونیوالے ہیں کہ وہ بھی اسرار کو اسیطرح پوشیدہ کریں۔۔ یہ معاملہ شاک بالامر کا سا آپنے اُس وقت تک کیا کہ جب تک علم برا ءت اُن لوگوں کو نہ آگیا جن پر یہہ معاملہ پوشیدہ تھا خلاصہ یہہ کہ آپ کو برأت کا علم تھا مگر مصلحت تعلیم اُمت کے باعث معاملہ مذکورہ ایک حد تک کیا گیا۔ پس حدیث افک کو دلیل عدم علم غیب قرار دینا سراسر عداوت و موجب طعن علی الرسول ہے۔
قولہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدعی و مدعا علیہ کی روئداد پر فیصلہ کر دیتا ہوں جو شخص جھوٹا ہے اور اُس کی چالاکی کے سبب اگر ناحق اُس کی طرف فیصلہ ہو گیا تو گویا آگ کا ٹکڑا اُس کو ملا اگر علم غیب ہوتا اپنے فیصلہ فرمائی ہوئی چیز کو آگ کا ٹکڑا کیوں فرماتے **اقول** ماشاء اللہ خوب مطلب سمجھکر نتیجہ نکالے جو کچھ غبار عداوت تھا ظاہر کر دیا جناب عالی ملاحظہ کیجئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں ظاہر معاملہ دیکھتا ہوں ثبوت دعوی کا ہے یا نہیں روئداد ظاہری (ثبوت ظاہری یعنی موافق شرع شریف کے بینہ عادل پائے جائیں۔ اگر گواہ نہوں تو مدعا علیہ سے قسم لیجائے بہرحال جو جو احکام شرع ہیں) پر بحکم کتاب اللہ فیصلہ کرتا ہوں۔ اب جو زیادتی کریگا یعنے جھوٹے گواہ بنا کر یا طمع سازی کے

Marfat.com

معاملہ جیت لیگا وہ آپ قیامت کے روز سزا پائے گا۔ خلاصہ یہہ کہ میں تو روئداد کے موافق فیصلہ کرونگا کیونکہ مجھکو بھی حکم خداوند تعالیٰ کا ہے اب اگر دروغ گوئی و ملمع سازی جو کریگا وہ آپ سزا پائے گا ہمیں کچھ غرض نہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک واقعہ میں یہہ فرمایا کہ دیکھو یہہ بچہ جو پیدا ہوگا وہ کس کی شکل پر ہوتا ہے پس وہ زانی کی شکل پر پیدا ہوا تو آپ نے ارشاد کیا کہ میں نے فیصلہ موافق روئداد ظاہری کے کیا جس کے باعث یہہ شخص بچگیا ورنہ برابر حد شرعی اس پر قایم کرتا وہاں تو حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ واقف تھے لیکن اپنے مافی الضمیر کے موافق آپ نے فیصلہ نہ کیا کیونکہ حکم الٰہی اس طرح نہیں ہے۔ پس باعتبار روئداد ظاہری آپ حکم خدا بجالائے کوئی ذیعقل بھی تسلیم کریگا کہ موافق روئداد ظاہری فیصلہ کرنا مستلزم عدم علم غیب کو ہے ہرگز نہیں۔ ہاں دشمن رسول سے عجب نہیں ہم یہاں ایک تقریر کرتے ہیں جس سے مؤلف کی کئی باتوں کا جواب ہوجائیگا۔

واضح ہو کہ فتویٰ مولانا احمد حسن صاحب کانپوری میں بحوالہ کتاب ابریز مطبوعہ مصر منقول ہے کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک بہ نسبت جملہ ارواح کے اقویٰ ہے کہ اس سے عالم میں کوئی شئے محجوب نہیں ہوئی پس وہ روح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مطلع ہے عرش پر علو عرش پر اور تحت العرش دنیا و آخرت و نار و جنت جملہ اشیا پر کیونکہ یہ تمام عالم تو آپ ہی کے باعث پیدا ہوا ہے پھر اس کے چند سطر کے بعد فرماتے ہیں کہ یہہ انکشاف عوالم اسوقت سے جبکہ

Marfat.com

روح مبارک اُس طرف متوجہ ہوا اور درصورت عدم توجہ اُس سے غفلت
ہو جاتی ہے اور سہو و نسیان واقع ہو جاتا ہے اس لئے صحیح بخاری میں
آیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں بشر ہوں بھولتا ہوں
جس طرح تم بھولتے ہو پس جب بھولوں تو مجھکو یاد دلاؤ۔ پس اس سے
واضح ہو گیا کہ اگر کسی وقت کوئی معاملہ آپ پر پوشیدہ رہا جیسا وہ کتے
کا بچہ مکان میں تھا اُس کے باعث وحی نہ آئی۔ یا جو حضرت عثمان غنی کے
متعلق غلط خبر شہادت کی اُڑائی گئی یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکرر بیعت لینا
جیسا کہ صلح حدیبیہ میں یہ واقعہ ہوا۔ یا وہ واقعہ کہ نعلین مبارک میں
نجاست لگی تھی آپ نے عین نماز میں باعلام جبرئیل پاؤں سے علیحدہ
کیا اس کے مثل اور جو کوئی واقعہ ہو اُس کے یہی معنی ہیں کہ اُس وقت
روح مبارک کو اُس طرف توجہ نہ تھی بلکہ اور سمت توجہ تھی مثلاً مشاہدہ
ذات و مستغرق فی الصفات ہوں جس کے باعث اُس طرف سے
ذہول ہو گیا۔ یہ تو عین وصف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے ان
واقعات کو دلیل عدم علم غیب قرار دینا سراسر جہالت و بلادت و موجب
عداوت ہے مثنوی شریف میں مولانا روم ایک واقعہ تحریر فرماتے
ہیں اور اُس کے تحت میں حضرت مولانا عبد العلی بحر العلوم لکھنوی کیا
لکھتے ہیں ناظرین ملاحظہ کریں۔ **شعر**

اندریں بودند کاواز صلا	مصطفےٰ بشنید از سوئے علا
خواست آبے و وضو را تازہ کرد	دست و رو را شست او زاں آب سرد

Marfat.com

دست سوئے موزہ برد آں خوش خطاب — موزہ را بربود از دستش عقاب
درفتاد از موزہ یک مارے سیاہ — زاں عنایت شد عقابش نیک خواہ
پس سولش شکر کرد و گفت ما — این جفا دیدیم خود بد آں وفا
گرچہ ہر غیبی خدا ما را نمود — دل دراں لحظہ بخود مشغول بود
مار در موزہ بہ بینم در ہوا — نیست از من عکست اے مصطفی

بحر العلوم فرماتے ہیں پس معنی بیت اینچنیں ست کہ دل بخود مشغول بود کہ نفس دل را مشاہدہ میکرد ذات باحدیت با جمیع اسماء در دلست پس بسبب استغراق دریں مشاہدات توجہ بسوئے اکوان نہ بود پس بعض اکوان مغفول عنہ ماندند و ایں وجہ وجیہہ است الخ مقصود آنست کہ باوصف تنزل بشریت دل در تماشائے نفس خود بود والتفات بسوئے اکوان کہ غائب از حس بودند نبود یا ایں تماشہ والتفات باں چوں بردن عقاب دیدہ مزاج بر عقاب برہم شد و ایں منافی آں تماشا نیست و نیست مراد از استغراق محویت یا فنا تا درہم بودن صورت نہ بندد۔ مولانا عبد العلی بحر العلوم نے فرمایا کہ بسبب استغراق اکوان کی سمت توجہ نہ تھی اس لئے بعض اکوان مغفول رہے موزہ میں سانپ تھا آنحضرت کو معلوم نہ ہوا عقاب اوپر اڑا لیگیا اُس میں سے سانپ گرا تو آپ نے فرمایا کہ اگرچہ ہر غیب خداوند تعالیٰ نے مجھکو عنایت کیا لیکن دل اُس وقت اور سمت مشغول تھا امر ہا کے باعث یہہ محجوب رہا۔ پس معلوم ہوا کہ گا ہے یہ حالت ہے کہ عرش سے فرش تک کل اشیاء پیش نظر چنانچہ عبارت ابریز و

Marfat.com

دلائل مذکورہ فی الفتاوی سے واضح ہے اور کہا ہے بوجہ کمال استغراق
اشیاء محجوب چنانچہ حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

گہے بر طارم اعلی نشینم گہے بر پشت پائے خود نہ بینم

ع گرچہ ہر غیبے خدا ما را نمود

کو دیکھکر مؤلف صاحب بہت پریشان ہوں گے کہ یہ تو غضب ہو گیا کہ جملہ غیوب پر اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہو گئی۔ لطف انگیز تو یہہ معاملہ ہے کہ علم غیب تو اللہ تعالی عنایت فرماوے اپنے حبیب پاک کو اور وہابیوں کا دل جلے بیشک بغض وعناد اور تعصب کے یہی معنی ہیں۔ **قولہ** صحیح بخاری شریف اور مسلم شریف میں سہل بن سعد سے مروی ہے کہ قیامت کے روز فرشتے بعض لوگوں کو دوزخ کی طرف لیجائیں گے اُن کو سردار دو عالم فرمائیں گے کہ میرے لوگ میرے لوگ الی قولہ اگر علم غیب ہوتا تو اول میرے لوگ میرے لوگ فرما کر بعد عرض دوری کیوں فرماتے اور صفحہ (۱۷) میں مولف نے یہہ آیت نقل کی ہے یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لاعلم لنا انک انت العلام الغیوب جس دن جمع کرے گا اللہ تعالی پیغمبروں کو پس فرمائے گا کیا جواب دیئے گئے تم فرمائیں گے نہیں علم ہے ہمکو تحقیق تو علام الغیوب ہے **اقول** جمل الجزو الاول صفحہ ۶۴۹ میں ہے فاجابوا عنہ بوجوہ الاول انہ لیس لنفی العلم بل کنایۃ عن اظہار التشکی والالتجاء الی اللہ بتفویض الامر

Marfat.com

کلمہ الیہ الثانی انہ لنفی العلم فی اول الامر لذھولھم من الخوف ثم یجیبون فی ثانی الحال وبعد رجوع العقل وھو فی حال شہادتھم علی الامم فلا یکون قولھم لا علم لنا منافیا لما اثبت اللہ تعالیٰ لھم من الشہادۃ علی الامم - جلالین میں تحت آیت انک انت علام الغیوب کے ہے ذھب عنھم علمہ لشدۃ ھول یوم القیامہ وفزعھم ثم لیشھدون کما یسکتون اور جمل میں تحت ذھب عنھم علمہ کے ہے فلا یرد کیف قالوا ذلک مع انھم عالمون ماذا اجیبوا بہ فیلزم الاخبار بخلاف الواقع ؛
خلاصہ یہہ کہ انبیاء کہدینگے کہ ہمیں علم نہیں تو علام الغیوب ہے حالانکہ انبیاء عظام کو علم ہے اس امر کا کہ کیا جواب دیں گے اور شہادت اُن کی اپنی اپنی اُمت پر ہوگی - پس بظاہر منافاۃ معلوم ہوتی ہے کہ درصورت علم لاعلم لنا کیونکر کہیں گے تو جلالین وجمل کی عبارتوں سے منافاۃ رفع ہوگئی کہ مقصود لاعلم لنا سے یہ نہیں ہے کہ ہمیں علم نہیں بلکہ اظہار لتشکی والتجا الی اللہ وتفویض الامور الی اللہ مقصود ہے یعنے کل امور یا اللہ تیری طرف سونپ دئے ہیں اور التجا وتشکی سب تیری طرف ہے اسسے نفی علم مقصود نہیں پس منافاۃ نہ ہوئی اور دوسری توجیہ یہہ ہے اگرچہ انبیاء کو علم جواب ہوگا مگر بسبب شدت ہول قیامت ذہول اُمت ہوجائے گا پھر رفع ہول کے بعد علم آجائے گا تو وہ برابر جواب و شہادت دینگے پس منافاۃ اُٹھ گئی - یہہ خلاصہ ہے اُس کا جو جمل

Marfat.com

وجلالین میں لکھا ہے۔ پس اسی پر خیال کر لینا چاہئے کہ آپ پہچان کر فرمائیں گے کہ میرے لوگ میرے لوگ اور بسبب فکر اُمت علم آنکے امر محدث کا جاتا رہیگا من بعد فرشتے اطلاع دیں گے کہ ان لوگوں نے آپ کے بعد یہ امر محدث کیا پس آپ کو خیال آجائے گا کہ واقعی ان لوگوں نے فلاں فلاں امر محدث کیا ہے تو فرمائیں گے سحقاً سحقاً یعنے دور ہو دور ہو اور یہ اس لئے کہ اعمال اُمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کئے جاتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ کس نے امر حسن کیا اور کس نے امر محدث کیا چنانچہ باقوال فقہا و حدیث شریف عرض اعمال اُمت ثابت و متحقق ہے کما مر اور ذہول علم بسبب فکر اُمت متصور لہذا صورت تطبیق اُسی طرح کیجائے گی جس طرح صاحب جلالین و جمل نے تحریر کی پس آیت مذکورہ اور حدیث شریف عدم علم غیب کی دلیل نہیں ہوسکتی۔ دیکھئے شب قدر ایک مرتبہ آپ کو معلوم کرائی گئی پھر آپ بھول گئے یا نماز میں گاہے سہو ہوگیا تو یہ سہو و نسیان سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ کو علم نہ تھا بیشک علم ہے مگر کسی عارضہ کے باعث خیال نہ رہا اب کیا خیال نہ رہنے کے باعث کوئی دانشمند کہسکتا ہے کہ آپ کو علم ہی نہ تھا ہرگز نہیں ہاں وہابیوں سے بعید نہیں جسطرح اُن کا دل چاہے وہ گستاخی و بے ادبی کیا کریں واللہ یشھد انھم لکاذبون ہمیں اُنسے کچھ سروکار نہیں وہ خود اپنے کئے کی سزا پائیں گے **قولہ** نظرت الی بلاد اللہ جمعا۔ کخردلۃ علی حکم اتصال مولوی صاحب کی تاویل کو ملاحظہ فرماؤ کہ اصل مطلب شعر کا صاف ہے کہ مقابل دولت وصل الٰہی

Marfat.com

تمام دنیا کوئی چیز نہیں برابر درست ہے مگر مولوی صاحب نے اپنے عطا کے لفظ کے لحاظ سے یہہ حاصل مطلب نکالا جو مضحکہ طفلاں ہے شاید مولوی صاحب اپنے ذہن میں تصور فرمایا کہ میں اپنے لفظ عطا الخ **اقول** مولوی یسین صاحب نے شعر کا مطلب جو تحریر کیا بہت درست ہے معنی حقیقی اُس کے یہی ہیں کہ تمام بلاد اللہ کو میں نے بحیثیت اجتماع نظر کیا یعنے دیکھا تو دولت وصل الٰہی کے مقابلہ میں دانہ رائی کے مثل پایا صاف متبادر یہی معنی ہیں کہ بلاد اللہ کو تمام دیکھ بھال لیا اور صریح یہی مفہوم ہے لیکن آپ تعصب و جہالت و عداوت سے اس صریح مفہوم کو تاویل کہتے ہیں اور لطف یہ ہے کہ مضحکہ طفلاں فرماتے ہیں سبحان اللہ۔ حضرت من الفاظ سے جو مفہوم متبادر ہوتا ہے اُس کو تاویل کہنا مضحکہ طفلاں و بازیچہ کودکاں ہے ذرا کتب اُصول سے تعریف کر کے یہاں تاویل تو ثابت کیجئے اُسوقت آپ کے علم کا اندازہ ہوسکتا ہے اور مؤلف کا یہ فقرہ (شاید مولوی صاحب اپنے ذہن میں تصور فرمایا) نہایت ہی طرب انگیز ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی انگریز یا کرسٹان اُردو بول رہا ہے۔ آپ نے تو خوب ہی اُردو کی مٹی پلید کی (تصور فرمایا) متعدی ہے اسلئے لفظ (نے) علامت فاعل تحریر کرنا ضروری ہے۔ خدارا الکعفو کا نام بدنام نہ کیجئے صحیح ایسا لکھئے (شاید مولوی صاحب نے اپنے ذہن میں تصور فرمایا) چونکہ آپکو اولیاء اللہ سے سخت عداوت ہے اسلئے یہ شعر دیکھکر آپ پریشان ہوئے کہ جب جناب غوث پاک نے تمام عالم کا معائنہ کرلیا تو اب رسول اللہ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کیا پوچھنا ہے۔ پس فضول تقریر سے ٹالا یہ نہ سمجھے
کہ حیدر آباد میں اہل علم موجود نہیں آپ کی عدم لیاقت پر صاد کر دینگے
اپنے گوش سے پنبہ غفلت نکالکر ملاحظہ کیجئے کتاب ابریز مطبوعہ مصر میں
لکھا ہے ولقد رأیت ولیا بلغ مقاما عظیما وھو انہ یشاھد
المخلوقات الناطقۃ والصامتۃ والوحوش والحشرات والسموات
ونجومھا والارضین ومافیھا وکرۃ العالم باسرھا تستملہ و
یسمع اصواتھا وکلامھا فی لحظۃ واحدۃ الخ تحقیق دیکھا میں نے
ایک ولی کو کہ پہنچگیا بڑے مقام پر کہ وہاں سے کل مخلوقات ناطقہ
وصامتہ ووحوش وحشرات اور آسمانوں اور تاروں اور تمام زمینوں
ومافیہا کو دیکھتا ہے اور کرۂ عالم کا معائنہ کرتا ہے اور سب کی آواز
وکلام ایک لحظہ میں سنتا ہے ملاحظہ ہو کہ ولی مذکور میں یہ قوت تھی
کہ جمیع کرۂ عالم پیش نظر تھا پس اگر حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی
جو نہایت اعلیٰ مقام پر پہنچے ہوئے ہیں اُن کیلئے مشاہدۂ عالم ثابت
ہو تو کیا عجب ہے اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو نعمت غیر مترقبہ
سے باریاب کرتا ہے مرقاۃ جلد (۲) صفحہ ٥ میں ملا علی قاری ناقلا
عن القاضی فرماتے ہیں وذلک ان النفوس الزکیۃ القدسیۃ
اذا تجردت عن العلایق البدنیۃ عرجت واتصلت بالملاء
الاعلی ولم یبق لھا حجاب فتری الکل کالمشاھد بنفسھا
او باخبار الملک لھا وفیہ سر یطلع من تیسر لہ ملا علی قاری نے

Marfat.com

یہ عبارت تحت حدیث صلوا علی فان صلوتکم تبلغنی حیث کنتم کے تحریر کی ہے۔ خلاصہ یہ کہ جہاں سے درود شریف مجھ پر بھیجو گے مجھ کو پہنچے گا یہ اسواسطے کہ نفوس زکیہ قدسیہ جبکہ مجرد اور خالی ہوجاتی ہیں علایق بدنیہ سے تو عروج کر کے ملاء اعلیٰ فرشتوں سے ملجاتی ہیں اُن کیلئے کوئی حجاب باقی نہیں رہتا کل کا مشاہدہ کرتے ہیں جسطرح اپنی ذات کا مشاہدہ ہوتا ہے یا ساتھ اخبار ملک کے جانتے ہیں اور اس میں ایک بھید ہے جس کو میسر اور آسان ہو وہی واقف ہے۔ یہی ملا علی قاری مرقاۃ المفاتیح جلد اول صفحہ ۲۰۵ میں تحریر کرتے ہیں قال ابو یزید قدس سرہ لو وقع العالم الف الف مرۃ فی زوایۃ من زوایا قلب العارف ما احس بہ حضرت مولانا جامی قدس سرہ نفحات الانس فی حضرات القدس کے صفحہ (۲۴۹) میں فرماتے ہیں حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند قدس سرہ می فرمودند کہ حضرت عزیزان علیہ الرحمۃ والرضوان می گفتہ اند کہ زمین در نظر ایں طایفہ چوں سفرہ ایست و ما میگوئیم کہ چوں روئے ناخن است ہیچ از نظر ایشاں غایب نیست۔ یعنے حضرت بہاؤالدین نقشبند فرماتے ہیں کہ حضرت عزیزان رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اولیا اللہ کی نظر میں زمین مثل ایک سفرہ کے ہے اور میں کہتا ہوں کہ مثل روئے ناخن کے ہے کوئی چیز اُن کی نظر سے غائب نہیں۔ شرح یمین العلم جلد ۱ صفحہ ۱۲ میں ہے۔ فی روایۃ الطبرانی وابو نعیم عن الحارث بن مالک الانصاری قال مررت بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کیف اصبحت یا حارث

Marfat.com

قلت اصبحت مومنا حقا فقال انظر ما تقول فان لکل شیئ حقیقة فما حقیقة ایمانك قلت قد عرفت نفسی عن الدنیا واسهرت لذالك لیلی واظمأت نهاری وکانی انظر الی عرش ربی بارزا وکانی انظر الی اهل الجنة یتزاورون فیها وکانی انظر الی اهل النار یتضاغون وفی روایة یتعادون فقال یا حارث عرفت فالزم وفی روایة ابن عساکر قال له علیه السلام وانت امرء نور الله قلبه فالزم۔ اور حارث بن مالک الانصاری کہتے ہیں کہ گذرا میں ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ نے فرمایا اے حارث کیونکر صبح کی تونے میں نے کہا صبح کی میں نے اس حال میں کہ سچا ایماندار ہوں پس فرمایا آپ نے کہ دیکھ کیا کہتا ہے تحقیق ہر شی کیلئے حقیقت ہے پس کیا حقیقت ہے تیرے ایمان کی میں نے کہا تحقیق پہچان لیا میں نے اپنے نفس کو دنیا سے اور رات میں آنکھ کو بیدار رکھا اور پیاسا رہا میں دن میں اور گویا کہ تحقیق میں دیکھتا ہوں اپنے پروردگار کے عرش کو ظاہر یعنے کھلم کھلا اور تحقیق میں دیکھتا ہوں اہل جنت کی طرف کہ وہ زیارت کررہے ہیں اور دیکھ رہا ہوں طرف اہل جہنم کے کہ وہ شور کررہے ہیں اور چلا رہے ہیں فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ تو ایک مرد ہے کہ منور کردیا اللہ تعالی نے تیرے قلب کو پس لازم کر اس قسم کی اگر دس پانچ روائتیں اور تحریر کردی جائیں تو معلوم نہیں مؤلف صاحب کا کیا حال ہوگا۔ چشم حق بیں چاہئے بغض و عناد کا کوئی علاج نہیں اور یہ جو مؤلف نے صفحہ ۲۶ و ۲۷ میں تحریر کیا ہے کہ الحاصل بعد نماز مفروضہ

Marfat.com

کے انحراف قبلہ سے اور تعین سمت مزار کسی اور ولی سے کرنا اور کسی قدر
قدم ساتھ ہیئت نماز گزارنے والے تعظیم کرنے والے کے اُس طرف جانا
اور تذلل وخشوع تمام کرنا ہرگز درست نہیں بلکہ بعض علماء نے اس کو کفر
وشرک بتایا ہے جواب اس کا یہ ہے کہ بہجۃ الاسرار نہایت معتبر کتاب ہے
اُس میں جواز ضرب الاقدام الی العراق مذکور ہے اور شیخ عبدالحق محدث
دھلوی حنفی قادری اخبار الاخیار کے صفحہ ۲۳ میں جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ
کے حالات شریفہ میں تحریر فرماتے ہیں فرمود رضی اللہ عنہ ہر کہ استعانت
کند بمن در کربتے کشف کردہ شود آں کربت ازوے وہر کہ منادی کند بنام
من در شدتے کشادہ شود آں شدت ازوے وہر کہ توسل کند بمن بسوئے خدا
در حاجتے قضا کردہ شود آں حاجت مراد او فرمود کسیکہ دو رکعت نماز بگزارد
بخواند در ہر رکعت بعد از فاتحہ سورۂ اخلاص یازدہ بار بعد ازاں درود بفر
بہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بعد از سلام وبخواند آں سرور صلی اللہ علیہ وسلم را
بعد ازاں یازدہ گام بجانب عراق برود ونام مرا گیرد وحاجت خود را ازدرگاہ
خداوندی بخواند حق تعالی آں حاجت او قضا گرداند ۔ شیخ محدث دھلوی
کی عبارت سے واضح ہے کہ ضرب الاقدام الی العراق جائز اور باعث
قضائے حاجت ہے اور جامع علوم ظاہری وباطنی حضرت مولانا محمد باقر
آگاہ صاحب نے تو منکر دوگانہ قادریہ کا رد بخوبی کیا ہے اور ایک
اُس میں تحریر کیا ہے اُس کی عبارت بقدر ضرورت تحریر کیجاتی ہے
اُس رسالہ کا نام رد منکر دوگانہ قادریہ ہے ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً ومصلیاً ومسلماً

عظما، علما، اعلام وکبرا، اولیا، عظام کہ ارکان اسلام واقطاب شرع عالی مقام اند اتفاق کردہ اند بریں کہ حضرت سید الاصفیا وامام العلماء جناب قطب الاقطاب سید ابو محمد محی الدین عبدالقادر حسنی حسینی جیلانی رضی اللہ عنہ وارضاہ در اقامت شعائر شریعت والتزام احکام کتاب وسنت چنداں مبالغہ داشتند وہر صاحب حال کہ اندک فتور در تتبع شریعت باہر النور دریافت می فرمودند تادیبش ہمت می گماشتند کہ مزید بر آں متصور نبود فرمودہ اند۔ ترجمہ آں ارشاد اینکہ اگر کسے دو رکعت بگزارد ودر ہر رکعت بعد سورۂ فاتحہ سورۂ اخلاص یازدہ بار بخواند وبعد سلام درود خواند ویازدہ قدم جانب بغداد برود وبنام من توسل کردہ عرض حاجت نماید البتہ حاجت او برآید ذکرہ الامام الحافظ العلامۃ العارف الشیخ نور الدین الشطنوفی فی بھجۃ الاسرار والشیخ الامام الفقیہ المحدث العارف الجامع الشیخ عبداللہ الیافعی فی خلاصۃ المفاخر و الشیخ الامام الحافظ العلامۃ الشیخ مجد الدین الشیرازی فی روض الناظر والشیخ الامام المقدم شیخ الاسلام الشیخ محمد بن سعید الزنجانی فی نزھۃ الخواطر والشیخ الامام العلامۃ الشیخ شہاب الدین

Marfat.com

القسطلانی فی روض الزاہر والشیخ الامام العارف الربانی والعلامۃ الحقانی الشیخ ابوبکر عبداللہ بن نصر فی انوار الناظر والشیخ العارف بحر المعارف السید عبدالقادر العیدروس فی الدر الفاخر وغیرہٗ من المشائخ والعلماء قدس اللہ اسرارہم الحاصل ایں دوگانہ نماز ومشی یازدہ قدم بجانب عراق مشہور مشائخ وعلمائے آفاق است تاحال کسی بریں عمل مبارک حرف نہ نہادہ دریں وزہا کاغذ براختلاے از جاہل مجہول رسیدہ کہ عبارتش بغایت رکیک واتبرو معنیش ازاں پوچ تر بلکہ بکفر قریب تر است کہ منع دوگانہ قادریہ ومنع یازدہ گام بجانب عراق میکند بنابرایں ردآں واجب باشد تا جاہل دیگر اقدام کذائی نکند۔ الی آخرہٖ خلاصہ یہہ کہ بڑے بڑے علماء او نہایت ذی عظمت اولیاء کبار جو ارکان دین مبین واقطاب شرع متین ہیں اس امر پر اتفاق کئے ہیں کہ حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اقامت شریعت والتزام احکام سنت میں اسقدر مبالغہ رکھتے تھے کہ جہاں کسی صاحب حال کو من وجہ خلاف شرع کرتے دیکھا فوراً اُس کی تادیب کی اور ایسی کرہمت باندھتے تھے کہ اُس سے زیادہ متصور نہیں خود حضرت غوث پاک کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی شخص دو رکعت نماز پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھے اور بعد سلام درود شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھے پھر گیارہ قدم بسمت بغداد چلے اور میرے نام کو وسیلہ کرکے خداے تعالیٰ سے عرض حاجت کرے البتہ اُس کی حاجت برآوے گی چنانچہ عارف نورالدین نے بہجۃ الاسرار میں لکھا ہے اور شیخ عارف فقیہ محدث عبداللہ

Marfat.com

الیافعی نے خلاصۃ المفاخر میں اور شیخ امام حافظ علامہ مجدالدین شیرازی نے کتاب روض الناظر میں اور شیخ الاسلام محمد بن سعید زنجانی نے کتاب نزہۃ الخواطر میں اور شیخ امام علامہ شہاب الدین قسطلانی فی الروض الزاہر میں اور شیخ امام عارف ربانی شیخ ابو بکر عبداللہ بن نصر نے کتاب انوار الناظر میں اور شیخ بحر المعارف عبدالقادر عیدروس نے کتاب در الفاخر میں تحریر فرمایا ہے اور علاوہ ان حضرات کے بہت مشایخ وعلمائے کبار نے اپنی اپنی کتابوں میں اس کو تحریر کیا ہے پس یہہ دوگانہ قادریہ وضرب الاقدام الی العراق مشہور مشایخ وعلمائے آفاق سے ہے آج تک کسی نے اس عمل مبارک کا انکار نہ کیا مگر اس زمانہ میں بعض جاہل ومجہول الحال کیجانب سے کاغذ پر اختلال پہنچا کہ اُسکی عبارت نہایت رکیک اور اُس کے معنی تو اس سے بدتر بلکہ قریب بکفر ہیں کہ دوگانہ قادریہ ویازدہ قدم بجانب عراق کو منع کرتا ہے بنابرایں اُس کا رد واجب ہے تاکہ کوئی دوسرا جاہل اُس کا اقدام نہ کرے اور قلائد الجواہر فی مناقب الشیخ عبدالقادر مؤلفہ قاضی القضاۃ بحیرالدین عبدالرحمن العلیمی صفحہ ۳۵ میں ہے خلاصہ اُس کا نقل کیاجاتا ہے کہ شیخ علی الخباز فرماتے ہیں کہ میں نے سنا شیخ ابوالقاسم عمر سے اور اُنھوں نے سنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا آپ نے جو شخص بوقت حاجت دو رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں ایک بار الحمد اور گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور بعد سلام درود شریف پڑھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور گیارہ قدم بسمت عراق چلے اور میرا نام لیکر

Marfat.com

وسیلہ گردانے تو خداوند تعالیٰ اُس کی حاجت پوری کرے گا۔ صاحب کتاب کہتے ہیں اس عمل کا کئی بار تجربہ ہوا ہے اور کتاب انہار المفاخر فی مناقب الشیخ عبدالقادر جیلانی مؤلفہ مولانا محمد غوث صاحب کے صفحہ (۲۳۰) میں ہے در مناقب غوثیہ نوشتہ است کہ این نماز را صلواۃ الاسرار میگویند و از ملفوظ غیاثی نقل کردہ است کہ مسمی است بہ صلواۃ الحاجت و گام یازدہم بجانب عراق زدہ این بخواند یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ از دعوات عظیمہ و اسرار فخمہ و در قضائے حوائج از مجربات و معمولات شیوخ سلسلہ قادریہ است اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دھلوی اپنے رسالہ انتباہ فی سلاسل الاولیاء میں فرماتے ہیں بدانکہ دوگانہ قادریہ از معمولات شیوخ قادریہ است و در قضائے حوائج تریاق مجرب است اور شیخ عبدالحق محدث دھلوی نے زاد المتقین میں لکھا ہے۔ وقتی سخن در دوگانۂ قادریہ کہ مسمی بہ صلواۃ الاسرار و متعارف این سلسلہ عالی مقدار است افتاد فرمودند کہ شیخ عبدالوہاب خود این دوگانۂ عالیہ رانمی گزارند و شیخ محمد بکری نیز انتساب باین سلسلہ عالیہ داشتند و بدان قائل نمودند فقیر عرض کرد کہ ذکر این دوگانہ عالیہ در بہجۃ الاسرار کردہ است پس بہجۃ الاسرار طلبیدند فقیر نقل از انجا برآورد۔ فرمودند مگر نقل بایشاں نرسیدہ باشد۔ اس عبارت سے واضح ہو گیا کہ شیخ عبدالحق محدث دھلوی کے نزدیک بہجۃ الاسرار مسلم الثبوت ہے اور اس میں جو دوگانہ عالیہ کا ذکر ہے وہ بھی جائز ہے پس قول الحاق مولف صاحب کا باطل ہوا اور بکثرت کتابیں دربارۂ جواز ضرب الاقدام الی العراق موجود ہیں اگر کل کی عبارتیں

Marfat.com

پیش کیجائیں تو باعث طوالت ہے لہذا کتب مرقومۂ بالا پر اکتفا کیا گیا اور
شیخ عبدالحق محدث دھلوی کا تسلیم کرنا استدلال عظیم ہے بناءً علیہ
بعض حضرات قادریہ اس پر عمل کرتے ہیں اس میں کسی نوع کا شرک وکفر
نہیں اور یہہ دعوی کہ بہجۃ الاسرار میں بعض فسقانے الحاق کردیا ہے محض
بے دلیل ہے اور قول بعض فسقا ہے ہرگز قابل سماعت نہیں اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ حدیث من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد
کے یہہ معنی ہیں کہ جو اعمال قبیحہ ایجاد کئے جائیں وہ منع ہیں اور جو اعمال حسنہ
ہوں وہ ہرگز مصداق حدیث وخلاف شرع نہیں اگر آپ کو یہہ بات پسند
نہ آئے تو از راہ عنایت قول الجمیل مؤلفہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب
محدث دھلوی کا مطالعہ کیجئے اور جسقدر اعمال واشغال انھوں نے نقل
فرمایا ہے سب کو احادیث صحیحہ سے ثابت کیجئے درصورت عدم ثبوت از
احادیث کیا آپ شاہ صاحب کو مصداق حدیث ٹھہراتے ہیں نعوذ باللہ
من ذلک یاد رکھئے جو توجیہ آپ اُن اشغال واوراد مخصوصہ کے بیان
کریں گے وہی عمل مذکور کے ثبوت میں کافی ہے۔ آپ نے انحراف قبلہ جو
تحریر فرمایا ہے اس سے کیا غرض ہے۔ اگر یہہ مقصد ہے کہ یہہ لوگ بحیثیت
انکار قبلہ سے منہ پھیرتے ہیں تو محض غلط ہے کیونکہ یہہ حضرات تو پھر جب
نماز کا وقت آتا ہے تو رُخ قبلہ کی طرف کرتے ہیں اور بکمال خشوع وخضوع
نماز پڑھتے ہیں۔ اگر انکار تھا تو پھر یہہ قبلہ کی طرف کیوں جھکتے اور اگر صرف
قبلہ سے منہ پھیرنا مراد ہے تو بایں معنی آپ اور آپ کے لوگ ہر روز

Marfat.com

بعد ہر نماز کے قبلہ سے منحرف ہوتے ہیں۔ مثلاً نماز پڑھ کے گھر کی طرف چلے
تو پشت قبلہ کی طرف ہوگئی پس پوری طور سے قبلہ سے منحرف ہوگئے سمت
عراق متوجہ ہونے سے پشت قبلہ کی طرف نہیں ہوتی مگر تم لوگ تو قبلہ کی
طرف پشت کر کے اچھی طرح منحرف ہوگئے اور یہہ جو لکھا ہے کہ یہہ غیر خدا
کی عبادت ہے لہذا کفر ہے محض غلط ہے کیونکہ مشی بالاقدام مشابہت صلوٰۃ
کو مانع ہے۔ جب کوئی سمت عراق چند قدم چلا تو صاف معلوم ہوگیا کہ یہہ
شخص نماز نہیں پڑھ رہا ہے کیونکہ بچہ بچہ بھی جانتا ہے کہ بھلا کوئی نماز میں
بھی چلتا ہے۔ پس شابہت کافور ہوگئی۔ فقہ اکبر ملاحظہ کیجیے کہ جب تک
دلیل قطعی نہو کسی مسلمان کو کافر نہ کہنا چاہئے اب فرمائیے کہ کفر کس پر پلٹا مصرع
افسوس چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی۔ اور نفس قیام خاص عبادت
خدا نہیں بلکہ سوائے خداوند تعالی کے تعظیماً قیام اوروں کیلئے بھی آیا ہے
کتب حدیث کا مطالعہ کیجئے یہاں طول دینا ضرور نہیں قولہ صفحہ (۲۱)
اور بہت جگہ اللہ تعالی قرآن شریف میں فرماتا ہے قولہ تعالی وممن حولکم
من الاعراب منافقون ومن اھل المدینۃ مردوا علی النفاق لا تعلمھم
نحن نعلمھم اقول مولف کی یہہ غرض ہے کہ اللہ تعالی آنحضرت صلعم
فرماتا ہے کہ آپ منافقوں کو نہیں جانتے ہیں ہم جانتے ہیں اس سے
عدم علم غیب کا ثبوت ہوگیا یہہ آیت سورہ برات میں ہے اور اس سے
پیشتر یہہ آیت لتعرفنھم جو سورہ محمد میں ہے نازل ہوئی چنانچہ تفسیر اتقان
بحث ترتیب نزول سورہ میں یہہ امر ہے کہ سورہ محمد جس کو سورہ قتال بھی

Marfat.com

کہتے ہیں پہلے نازل ہوئی اور سورہ براءت بعد نازل ہوئی اور جب یہہ متحقق ہوچکا کہ آیت لتعرفنھم پہلے ہے آیت لا تعلمھم ونحن نعلمھم سے تو مولف صاحب کے استدلال کا بطلان واضح ہوگیا۔ جمل کی جلد رابع میں ہے معنی الآیۃ وانک یا محمد لتعرف المنافقین فیما یعرضون بہ من القول من تھجین امرک وامر المسلمین وتقبیحہ والاستہزاء بہ فکان بعد ھذا لا یتکلم منافق عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا عرفہ بقولہ ویستدل بفحوائے کلامہ علی فساد باطنہ ونفاقہ اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالی خود فرماتا ہے کہ اے محمدؐ تم منافقین کا اصول باطنی اُن کے فحوائے کلام وغیرہ سے پہچان لیتے ہو دیکھئے آیت لا تعلمھم نحن نعلمھم کے نازل ہونیکے پیشتر ہی خود خدائے تعالی فرماتا ہے کہ تم اُن کے لحن قول اور مقتضائے کلام استہزاء وغیرہ سے حال منافق جانتے ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ آیت لا تعلمھم کے پہلے ہی آنحضرت کو علم منافقین تھا من بعد آیت لا تعلمھم نازل ہوئی اب اگر کوئی کہے کہ باوجود علم لا تعلمھم کیوں اللہ تعالی نے فرمایا پس وجہ مطابقت یہہ ہے کہ پہلے آپ کو علم منافقین اُن کے فحوائے کلام ولحن قول سے تھا کہ آپ اُن کے انداز کلام اور طرز مرام سے پہچان لیا کرتے تھے گویا اس طریق سے علم حاصل تھا اور طریق آخر وحی الٰہی سے نہ تھا پس ثبوت علم من وجہ اور عدم اُس کا بطریق آخر دونوں کا اجتماع ہوسکتا ہے اسی نظر سے اللہ تعالی نے دونوں باتیں بیان کردیں کہ یا رسول اللہ آپ منافقوں کو جانتے اور اُن کے فحوائے کلام وغیرہ سے پہچانتے ہیں

Marfat.com

اور پھر نفی علم بالوحی کو آیت لاتعلمھم نحن نعلمھم سے بیان کر دیا پس آیت
لاتعلمھم دلیل عدم علم غیب کی ہرگز نہوئی کما لایخفی علی اہل العلم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقوں کے حال کی برابر خبر تھی۔ عینی شرح بخاری
جلد رابع صفحہ (۲۲۱) میں ہے۔ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خطب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ فقال اخرج یا فلان انک منافق اخرج یا فلان انک
منافق فاخرج من المسجد ناسا منہم فضحہم اور شرح شفا ملا علی قاری جلد اول صفحہ (۲۴۱)
میں ہے قال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان المنافقون من الرجال
ثلثمائۃ ومن النساء مائۃ وسبعین مردوں میں سے منافق تین سو تھے
اور عورتوں میں سے ایک سو ستر تھے اور عینی شرح بخاری کی وہ عبارت
پہلے ہم نے نقل کر دی جس کا خلاصہ یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت حذیفہؓ کو احوال منافقین سے خبر کر دی تھی حضرت عمرؓ کا یہہ حال
تھا کہ اگر حضرت حذیفہؓ نماز جنازہ کسی کی پڑھتے تو آپ اُس
کا اتباع کرتے اگر وہ نہ پڑھتے تو آپ بھی نہ پڑھتے اور علامہ
ملا علی القاری نے مرقاۃ شرح مشکوۃ کی جلد خامس صفحہ ۶۱۸ میں فرمایا۔
(اولیس فیکم صاحب السر) ای صاحب السر النبی صلی اللہ علیہ وسلم
(الذی لا یعلمہ) ای ذلک السر (غیرہ) ای غیر حذیفۃ من
الاسرار اسرار المنافقین وانما بھم اسرھا اللہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کما دل حدیثہ الخ اس سے بھی واضح ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو اور بعض اصحاب کو علم احوال منافقین تھا پس تعرفنھم

Marfat.com

میں معرفت احوال منافقین اور وجہ سے ہے اور لاتعلمھم میں نفی دوسری
طرح سے بیان کرنا ضروری ہوا اور اگر تسلیم کیا جائے کہ آیۂ لاتعلمھم نحن
نعلمھم پہلے نازل ہوئی اور آیت لتعرفنھم اس کے بعد نازل ہوئی جیسا کہ
بعض کتب تفسیر سے مفہوم ہوتا ہے تب بھی ہمارے لئے مفید ہے کیونکہ
آپ پہلے بذریعۂ حصول علم ماکان ومایکون احوال منافقین اجمالاً معلوم
ہی کر چکے تھے اور بذریعۂ لحن قول وفحوائے کلام بھی جان لیا کرتے تھے
پس اس طریق سے حصول علم احوال منافقین تھا پس آیت لاتعلمھم
سے نفی علم تفصیلی بہ تعلیم الٰہی کی ہے نہ کہ نفی علم من کل الوجوہ ہے پھر آیت
لتعرفنھم سے خدائے تعالیٰ نے اُسی علم احوال منافقین کو جو آنحضرت صلعم
کو پیشتر حاصل تھا بیان کر دیا کہ آپ تو فحوائے کلام وطرز لحن سے منافقین
کو پہچانتے ہیں پس اس صورت میں بھی ثبوت علم ایک طریقہ سے ہے
اور نفی علم بطریق آخر ہے۔ لہٰذا آیت مذکورہ عدم علم غیب کی دلیل کسی
طرح نہیں ہوسکتی کما ہو الظاہر مولف صاحب نے صفحہ ۱۳ میں پھر اس
آیت کو تحریر کر دیا ہے حالانکہ پہلے کئی بار تحریر کر چکے ہیں قولہ تعالیٰ وعندہٗ
مفاتیح الغیب لایعلمھا الا ھو یعنی مفاتیح الغیب اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی
نہیں جانتا بیشک حق ہے کہ بالذات ان کا علم سوائے خدا کے اور کو نہیں
ہاں بالواسطہ علم ہو تو جائز ہے چنانچہ پہلے اس کی تحقیق گزر چکی چونکہ مولف
نے یہاں پھر لکھا ہے لہٰذا ہمیں بھی لکھنا ضرور ہوا سوال یہ ہے کہ
مفاتیح الغیب کا علم سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا اس کے کیا معنی ہیں

Marfat.com

اگر کہتے ہو کہ بالذات کوئی نہیں جانتا اور بالواسطہ بھی کوئی نہیں جانتا
تو یہ غلط ہے کیونکہ یہ بمنزلہ سالبہ کلیہ کے ہے اس کا نقیض ایجاب
جزئی ثابت ہے یعنے آپ کہتے ہو کہ مفاتیح الغیب سوائے خدائے
تعالیٰ کے کسی نوع سے کوئی نہیں جانتا میں کہتا ہوں کہ مسلم شریف بخاری شریف
میں حدیث ہے اُس سے واضح ہے کہ آپ نے کل کی بات کی خبر دی ہے

عن سھل بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم خیبر لاعطین
ھذہ الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ علی یدیہ یحب اللہ ورسولہ
ویحبہ اللہ ورسولہ فلما اصبح الناس غدوا علی رسول اللہ صلعم
کلھم یرجون ان یعطاھا فقال این علی بن ابی طالب قالوا ھو یا رسول اللہ
یشتکی عینیہ فارسلوا الیہ فاتی بہ فبصق رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی عینیہ فبرا حتی کان لم یکن بہ وجع فاعطاہ الرایۃ

الحدیث متفق علیہ بروز خیبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا کہ کل کے روز ایسے شخص کے ہاتھ میں جھنڈا دونگا کہ اس کے ہاتھ
پر فتح ہوگی اور وہ دوست رکھتا ہے اللہ اور اس کے رسول کو اور اللہ
اور اُس کا رسول اسکو دوست رکھتا ہے جب صبح ہوئی تو سب لوگ
آپ کے پاس آئے اس خیال سے کہ ہمیں دیں۔ پس فرمایا حضرت نے
کہاں حضرت علی ہیں لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ان کی آنکھیں دکھتی
آئی ہیں کہا بلاؤ اُن کو پس آئے۔ آپ نے اپنا لب مبارک اُن کی
آنکھوں میں لگایا جس سے وہ اچھے ہوگئے پس جھنڈا انہیں کہہ دیا

Marfat.com

غور کا مقام ہے کہ جب کوئی کسی نوع سے مفاتیح الغیب جانتا ہی نہیں
تو پھر یہہ آنحضرت صلعم نے کل کی بات کی خبر کیسے دی - پس یا تو یوں کہو کہ
حدیث غلط ہے یا یوں کہو کہ آیت کا جو مطلب تراشیدہ وہ غلط ہے دونوں
کا اجتماع نہیں ہو سکتا کیونکہ اجتماع نقیضین محال ہے - بخاری شریف
و مسلم شریف کی حدیث تو غلط نہیں ہو سکتی پس ثابت ہوا کہ آپ کا
تراشا ہوا مطلب سوائے خداوند تعالی کے کسی طور سے نہ بالذات
نہ بالواسطہ کوئی جانتا ہی نہیں غلط اور رد ہو گیا - اور اگر یہہ کہتے ہو کہ
آیت میں بالذات نفی علم غیب ہے اور بالواسطہ خداوند تعالی خبر و
علم غیب عنایت کرتا ہے پس میں کہتا ہوں کہ یہی مطلب ہے چنانچہ
علمائے اہل سنت نے یہی مطلب بیان کیا ہے کما مر فی الفتاوی

ابو داؤد میں ہے عن سہل بن الحنظلۃ انہم ساروا مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین فاطنبوا السیر حتی کان عشیۃ فجاء
فارس فقال یا رسول اللہ انی طلعت علی جبل کذا وکذا فاذا
بھوازن علی بکرۃ ابیہم بظعنہم ونعمہم اجتمعوا الی حنین
تبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال تلک الغنیمۃ المسلمین
غدا ان شاء اللہ تعالی ؛ ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ
کرام چلے یہانتک کہ شام ہو گئی - پس ایک سوار نے آکر خبر دی کہ
یا رسول اللہ میں نے فلاں فلاں پہاڑ پر چڑھ کر دیکھا کہ قبیلہ ہوازن اپنے
اونٹوں اور مال و اسباب کے ساتھ طرف حنین کے جمع ہیں رسول اللہ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمائے کہ انشاء اللہ یہہ کل کے روز مسلمانوں کی غنیمت ہے یعنے ہیں کل ان پر فتح ہوگی اور سب مال مسلمانوں کے لئے غنیمت ہو جائے گا - یہاں بھی حضرت صلعم نے کل کی خبر دی - ایسا ہی واقعہ جنگ بدر میں آنحضرت صلعم نے بعض بعض شخص کے متعلق خبر دی ہے کہ یہہ جائے گرنے اور پچھڑنے فلاں کی ہے یعنے اس جگہ فلاں شخص مارا جائے گا - چنانچہ جس طرح حضرت صلعم نے ارشاد فرمایا تھا اُسی طرح ہوا - اس سے معلوم ہوا کہ بای ارض تموت کی خبر آپ نے دی کہ اس جگہ یہہ شخص مریگا پھر اُسی طرح ہوا اور موطا امام مالک میں ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے یہہ بیان کیا کہ میری زوجہ کے شکم میں لڑکی ہے اس سے واضح ہوگیا کہ مافی الارحام کی خبر حضرت صدیق اکبر نے دی - پس ظاہر ہوگیا کہ اگر تسلیم کیا جائے کہ مفاتیح الغیب سوائے خداوند تعالی کے کسی نوع سے کوئی نہیں جانتا تو لازم آتا ہے کہ احادیث مذکورہ غلط ہو جائیں اور لازم باطل ہے پس ملزوم بھی باطل - یعنے احادیث مذکورہ تو باطل نہیں ہو سکتے - پس یہہ کہنا کہ کسی نوع سے کسی کو غیر خدا کے علم مفاتیح الغیب نہیں باطل ہوگیا وہو المطلوب شیخ عبدالحق محدث دھلوی مفاتیح الغیب کے نسبت فرماتے ہیں - مراد آنست بے تعلیم الٰہی بحساب عقل ہیچ کس اینہارا نداند الی قول مگر آنکہ وے تعالی از نزد خود بوحی والہام بدانند - یعنے ان پانچ چیزوں کو بالذات کوئی نہیں جانتا مگر وہ لوگ کہ اللہ تعالی اپنی جانب سے بذریعۂ وحی والہام اُن کو معلوم

Marfat.com

کرائے مؤلف صاحب صفحہ (۱۳) میں یادہ گوئی کرتے ہیں کہ مولوی صاحب کی منطق درست نہیں ہوتی وہی جو اوپر جواب دیا گیا کہ ممکن ہے کہ انکی غرض یہہ ہے کہ نقط بدانا منے سے امکان نکلتا ہے ماشاء اللہ تعجب تو یہہ ہے کہ آپ بغیر علم منطق پڑھے منطق بولنے لگے اے جناب مقصود یہہ ہے کہ جو لوگ اس آیت وعندہ مفاتیح الغیب کو عدم علم غیب رسول کیلئے دلیل لاتے ہیں اُن کی غرض یہہ ہے کہ سوائے خدا کے کسی نوع سے کوئی مفاتیح الغیب جانتا ہی نہیں تو عبارت شیخ سے اُن کی تردید ہوگئی کہ بذریعہ وحی والہام علم مفاتیح الغیب غیر خدا کو جائز ہے پس غرض وہابین باطل ہوگئی اور حصر فی الآیہ بحسب الذات رہا اور بالواسطہ غیر خدا کو ممکن وجائز رہا اور یہی علمائے اہل سنت کہتے ہیں اب آپ ہی انصاف فرمائیے کہ منطق درست ہوئی یا نہیں۔ اور تفسیرات الاحمدیہ فی الآیات الشرعیہ میں ہے ولک ان تقول ان علم ھذہ الخمسۃ وان کان لا یعلمھا احد الا اللہ لکن یجوز ان یعلمھا من یشاء من محبیہ واولیائہ بقرینۃ قولہ ان اللہ علیم خبیرا علی ان یکون الخبیر بمعنی المخبر یعنے اگرچہ ان پانچ چیزوں کا علم سوائے خدا کے کوئی جانتا نہیں مگر جائز ہے کہ خداوند تعالی اپنے دوست اور اولیاء کو معلوم کرادے کیونکہ اللہ تعالی خبیر یعنے خبر دینے والا ہے۔ علامہ شنوانی جمع النہایہ فی بدء الخیر والغایۃ میں فرماتے ہیں قال بعض المفسرین لا یعلم ھذہ الخمس علما لدنیا ذاتیا بلا واسطۃ الا اللہ فالعلم بھذہ الصفۃ مما اختص اللہ تعالی بھا واما بواسطۃ

Marfat.com

فلا یختص بہ تعالی بعض مفسرین کہتے ہیں ان پانچ چیزوں کا علم بالذات وبلا واسطہ صفت خاصہ باری تعالی ہے اور بالواسطہ یس نہیں مختص ہے ساتھ اللہ تعالی کے اس سے کئی باتیں ثابت ہوئیں اولا یہ کہ وہابیوں کا حصر باطل ہوا کہ کسی نوع سے کوئی غیر خدا مفاتیح الغیب کو نہیں جانتا ثانیا یہاں سے ظاہر ہو گیا کہ بالذات علم غیب خاصہ رب العزۃ ہے اور بالواسطہ ہرگز خاصہ نہیں پس بذریعہ وحی والہام علم غیب انبیاء واولیاء کو عطا ہونا عین ہمارا ایمان ہے علامہ شیخ ابراہیم بیجوری شرح قصیدہ بردہ میں فرماتے ہیں ولم یخرج صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا الا بعد ان اعلمہ اللہ تعالی بھذہ الامور الخمسۃ یعنی نہیں تشریف لے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے مگر بعد اس کے کہ معلوم کرا دیا اللہ تعالی نے ان پانچ باتوں کو۔ اور شنوانی جمع النہایہ میں فرماتے ہیں وھذا الحصر ینافی ان بعض الاولیاء لکشف واجیب بان ھذا الحصر بالنسبۃ للعامۃ للخاصۃ وقد ورد ان اللہ تعالی لم یخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اطلعہ علی کل شیئ یعنی اس حصر سے معلوم ہوتا ہے کہ اولیاء کو کشف نہیں پس جواب یہ ہے کہ یہ حصر بہ نسبت عام کے ہے خاص کے لحاظ سے نہیں تحقیق وارد ہوا ہے کہ نہیں تشریف لیگئے آپ دنیا سے مگر یہ کہ مطلع کر دیا اللہ تعالی نے آپ کو ہر شی پر۔ کتاب الابریز صفحہ ۱۸۵ میں ہے قلت للشیخ رضی اللہ تعالی عنہ فان علماء الظاہر من المحدثین وغیرھم اختلفوا فی النبی

صلی اللہ علیہ وسلم ھل کان یعلم الخمسۃ المذکورات فی قولہ تعالی ان اللہ عندہ علم الساعۃ الایہ فقال کیف امر الخمس علیہ صلی اللہ علیہ وسلم والواحد من اھل التصرف مراقبہ اللہ نفسہ لایمکنہ التصرف الا بمعرفۃ ھذا الخمس میں نے اپنے شیخ سے دریافت کیا علمائے ظاہر محدثین وغیرہم اختلاف کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن پانچ چیزوں کو جو آیت میں مذکور ہیں جانتے تھے یا نہیں پس فرمایا کہ انکا علم کیونکر آپ پر خفی رہ سکتا ہے حالانکہ آپ کی اُمت میں سے ایک اہل تصرف کو نہیں ممکن ہے اُس کو تصرف کرنا سوائے معرفت ان پانچ چیزوں کے عینی شرح بخاری جلد اول صفحہ (۳۲۷) میں نفی خمس لایعلمھا الا اللہ کے تحت میں ہے قال القرطبی لامطمع لاحد فی علم شیئ فی ھذہ الامور الخمسۃ بھذا الحدیث وفسر النبی صلی اللہ علیہ وسلم **قول** اللہ تعالی وعندہ مفاتح الغیب لایعلمھا الا ھو بھذہ الخمس قال ممن ادعی علم شیئ منھا غیر مسند الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان کاذبا اس سے واضح ہے کہ ان پانچ چیزوں سے کسی چیز کے جاننے کا مدعی بایں شرط کاذب ہے کہ اُس کی اسناد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف نکرتا ہو پس واضح ہو گیا کہ ان اشیاء خمسیہ کے اسناد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ درست ہے واضح ہو کہ اس خمس کی نسبت ایک اور تقریر کیجاتی ہے آیت کریمہ علمک مالم تکن تعلم عند الفریقین

Marfat.com

مسلم الثبوت سے ہے یعنے معلوم کرادیا آپ کو وہ چیز جو آپ نے نہ جانی
تھے اب سوال یہہ ہے کہ اُمور خمسہ تحت عالم تعلم ہے یا نہیں اگر کہتے
ہو کہ عالم تعلم میں اُمور خمس داخل ہیں تو اُس کے نقیض تعلم کے تحت میں
ضرور داخل ہوں گے کیونکہ ارتفاع نقیضین محال ہے پس ثابت ہو گیا
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان پانچ باتوں کو جانتے تھے اور اگر کہتے
ہو کہ عالم تعلم میں داخل ہے تو اب علمک سے اُن کا علم ہو گیا وہو المطلوب
زیادہ طول دینے کی ضرورت نہیں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ مجھ پر کل اشیاء روشن ہو گیا اور آپ نے اول سے آخر تک کا
احوال بیان فرمایا اور آپ کو علم ما کان و ما یکون مرحمت ہوا چنانچہ ترمذی
و بخاری شریف و نسائی شریف و دیگر کتب احادیث کا حوالہ فتویٰ میں تحریر
کیا گیا ہے جو چاہے بغور مطالعہ کرے بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر ہر شئی
کا علم آپ کو دیا گیا تسلیم کیا جائے تو آیت ولقد ارسلنا من قبلک
منهم من قصصنا علیك ومنهم من لم نقصص علیك کے خلاف ہوتا ہے
تو جواب یہہ ہے کہ ملا علی قاری مرقاۃ جلد (۱) صفحہ (۵۰) میں فرماتے
ہیں وعن الامام احمد عن ابی امامة عن ابی ذر قلت یا رسول اللہ
کم وفاء عدة الانبیاء قال مائة الف و اربعة وعشرون الفا
الرسل من ذلك ثلاثمائة وخمسة عشر ابو ذر فرماتے ہیں کہ میں نے
کہا یا رسول اللہ انبیاء کی کسقدر تعداد ہے آپ نے فرمایا ایک لاکھ
چوبیس ہزار اُن میں سے تین سو پندرہ رسول ہیں اس حدیث سے واضح

Marfat.com

ہے کہ کل انبیاء کی مقدار آپ کو معلوم تھی اور آیت سے معلوم ہوتا ہے
کہ بعض کی خبر آپ کو نہیں تھی تو منافاۃ حدیث و آیت میں ہوئی اس لئے
ملا علی قاری فرماتے ہیں وہذا الآیۃ فی قولہ تعالی ولقد ارسلنا رسلا من
قبلک منہم من قصصنا علیک ومنہم لم نقصص علیک لان المنفی و
ہو التفصیل والثابت ہو الاجمال والنفی مقید بالوحی الجلی والثبوت
متحقق بالوحی الخفی۔ فرماتے ہیں کہ حدیث مخالف آیت نہیں کیونکہ نفی
تفصیل کی ہے اور ثبوت علم اجمالا ہے یا نفی وحی جلی کی ہے اور ثبوت
وحی خفی سے ہے اب منافاۃ جاتی رہی آیت میں جو نفی ہو رہی ہے کہ
بعض کا قصہ ہم نے نہیں بیان کیا تو یہ معنی کہ یا تو تفصیلاً نہ بیان کیا یا یہ کہ
ساتھ وحی جلی کے نہ بیان کیا اور وحی خفی سے آپ کو معلوم ہے اور
بعض لوگ تلقیح تمر کو دلیل عدم علم غیب قرار دیتے ہیں جواب یہ ہے
شفاء و شرحہ لملا علی قاری کے جلد اول صفحہ (۷۲۰) میں ہے (خصہ من الاطلاع
علی جمیع مصالح الدنیا والدین) ای مایتم بہ اصلاح الامور الدنیویۃ
والاخرویۃ واستشکل بانہ صلی اللہ علیہ وسلم وجد الانصار
یلقحون النخل فقال لو ترکتموہ فترکوہ فلم یخرج شیئا واخرج
شیصا فقال انتم اعلم بامر دنیاکم واجیب بانہ انما کان
ظنا منہ لا وحیا قال الشیخ السید محمد السنوسی اراد انہ
یحملہم علی خرق العوائد فی ذالک الی باب التوکل وماھنالک
فلم یمتثلوا فقال انتم اعرف بدنیاکم ولو امتثلوا وتحملوا فی سنۃ

Marfat.com

و سنتین لکفوا امرہم ہ المحنۃ انتہی ؛ ماتن نے یہہ کہاکہ اللہ تعالیٰ نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع جمیع مصالح دنیا و دین کے ساتھ خاص
کیا شارح نے ایک اشکال تلقیح ثمر کا پیش کرکے جواب اُس کا شارح نے
شیخ سنوسی سے نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خرق و خلاف عوائد
پر برانگیختہ کرنے کا اور رباب توکل کی طرف منتہی ہونیکا ارادہ کیا تھا اُنھوں
نے فرمانبرداری نہ کی اور جلدی کی تو آپ نے فرمایا کہ اپنے دنیا کے کام کو
تم بخوبی جانتے ہو اگر وہ سال دوسال تلقیح نہ کرتے اور ترک تلقیح میں آپ کی
پیروی کرتے تو اس محنت تلقیح سے چھوٹ جاتے اس کے بعد شارح فرماتے
ہیں وھو فی غایۃ اللطافۃ اور یہہ جواب نہایت ہی لطیف ہے معلوم ہوا
کہ ملا علی قاری نے اس کو نہایت پسند کیا اور یہی ملا علی قاری نے شرح شفا
جلد ثانی صفحہ (۳۴۸) میں ایک عبارت نقل کی ہے بخوف طوالت ہم
نقل نہیں کرتے اُس کا خلاصہ یہہ ہے کہ تلقیح ثمر سے جو آپ نے منع فرمایا
تھا اُس میں آپ مصیب تھے یعنے آپ سے غلطی نہیں ہوئی تھی مگر صحابہ
کرام نے جلدی کی اگر سال دوسال نقصان ثمر پر صبر کرتے تو پھل بکثرت لگتے
جس طرح کہ بوقت تلقیح ثمر بکثرت ثمر ہوتے تھے پس حدیث مذکور دلیل عدم
علم غیب نہیں ہوئی کما ھو الظاہر قولہ صفحہ ۳۰ قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم واللہ لا ادری واللہ لا ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بی
ولا بکم متفق علیہ صحیح بخاری میں ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے قسم ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کی میں غیب نہیں جانتا ہوں کہ میرے

Marfat.com

ساتھ اور تمھارے ساتھ کیا معاملہ ہوگا حالانکہ میں رسول اللہ تعالیٰ کا ہوں

اقول مؤلف نے حدیث مذکور کو دلیل عدم علم غیب قرار دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ خبر نہ تھی کہ میرے ساتھ کیا ہوگا اور تمھارے ساتھ کیا معاملہ ہوگا اور جب کہ اس بات کی خبر نہیں تو بھلا علم غیب کیونکر ہوسکتا ہے پس ظاہر ہو گیا کہ اعتقاد مؤلف کا یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے حال کی مطلق خبر نہ تھی اور پہلے ہی ترجمہ فتویٰ میں لکھا ہے کہ آپ کو اپنی نجات کا یقین نہ تھا اور محمد بن عبدالوہاب نجدی نے کتاب التوحید والشرک میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حین حیات اپنے خاتمے کی خبر نہ تھی کہ کیسا ہوگا اور دیگر وہابیوں نے بھی اسی نجدی کا اتباع کر یہی مضمون لکھا ہے ان کے نزدیک حدیث مذکور منسوخ نہیں ہے جب ہی تو یہہ لوگ اس سے استدلال کرتے ہیں اور اس کو عدم علم غیب کی دلیل قرار دیتے ہیں اگر منسوخ تسلیم کریں کہ یہہ پہلے کا واقعہ تھا من بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم کرا دیا گیا کہ آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا چنانچہ فتویٰ میں مندرج ہے کہ بخاری شریف میں ہے کہ جب آیۃ کریمہ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر نازل ہوئی اسوقت صحابہ کرام نے کہا ھنیئا لک یا رسول اللہ لقد بین اللہ ماذا یفعل بک الخ حضور کو مبارک ہو کہ تحقیق بیان کر دیا اللہ تعالیٰ نے وہ چیز جو آپ کے ساتھ کریگا اور دوسری ایسی ہی حدیثیں فتویٰ میں مذکور ہو چکیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بکلی الیقین تھا کہ میرے ساتھ نہایت عمدہ معاملہ ہوگا یہاں مکرر لکھنا کیا

Marfat.com

ضرور ہے پس ہرگز ہرگز حدیث منسوخ کو دلیل نہ گردانیں مگر یہہ وہابی لوگ
عداوت قلبی سے مجبور ہیں بوجہ شقاوت ازلی و بغض دلی حدیث مذکور کو
منسوخ نہیں کہتے بلا نسخ اُسی پر اپنا اعتقاد رکھتے ہیں اور کہتے ہیں حیات رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نجات کا یقین نہ تھا افسوس صد افسوس اے حضرات
اہل سنت وجماعت بغور ملاحظہ کرو کہ کیسا ان لوگوں کا پلید اعتقاد ہے کس
درجہ یہہ لوگ گستاخ ہیں الاماں الاماں تنقیص شان مصطفوی میں کوئی دقیقہ
باقی نہیں رکھا بلا سے ایمان گیا تو گیا مگر غبار تعصب تو ظاہر و نمایاں ہوگیا یہہ لوگ
بظاہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توصیف کرتے ہیں وہ صرف چالاکی
اور عیاری اور ابلہ فریبی ہے چنانچہ مؤلف نے بھی ضمیمہ رسالہ علم غیب میں
عوام کالانعام کو فریب دینے کی غرض سے چند احادیث نقل کی ہیں کہ ہم بھی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توصیف کرتے ہیں افسوس صد افسوس اگر
آپ کا اعتقاد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت درست ہوتا تو آپ اخیر کتاب
میں کیوں کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے حال کی خبر نہ تھی کہ میرے
ساتھ کیا معاملہ ہوگا آپ کا تو یہی اعتقاد ہے اور سب وہابیوں کا یہی اعتقاد
ہے جیسا کہ ہم نے اوپر تحریر کر دیا اب اگر ذرا غیرت و شرم ہے تو یہہ ثابت
کیجیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نجات کا یقین نہ تھا اور آپکو
یہہ معلوم نہ تھا کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا پھر میں کہتا ہوں کہ اگر آپ
سچے ہیں تو ثابت کیجیے تا کہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کی روح بھی خوش ہو جا
کہ مجھ سے ثبوت نہ ہو سکا مگر پوت سپوت کچھ ہاتھ پاؤں مار رہا ہے آپ

Marfat.com

آمادہ تو ہو جائیے پھر دیکھئے اہل حق یعنی علمائے اہل سنت
کیسی خبر لیتے ہیں اب میں دعا کرتا ہوں کہ خداوند تعالی جملہ اہل سنت
کو وہابیوں سے بچائے اور اُن کے مکر و فریب و زور سے محفوظ رکھے اور
ان لوگوں کو اس گستاخی (کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نجات کا
یقین نہ تھا) کی سزا دنیا و آخرت میں دیوے آمین یارب العالمین و آخر
دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین و صلے اللہ تعالی علی خیر خلقہ سیدنا
محمد و علی آلہ و اصحابہ اجمعین

تمت بالخیر

قطعہ تاریخ از رشحہ کلک گوہر سلک عمدۃ الافاضل مولنا مولوی
ابو المعانی شیخ عبد القادر صاحب قیصر منشی فاضل فارغ التحصیل
مدرسہ نظامیہ و مصحح مجلس اشاعۃ العلوم۔

چو ایں مرجع غیب را صواب	برد و ہابیہ شد لاجواب
سن ہجریش گفت قیصر چنیں	خہی ایں کلام و عجب ایں کتاب
	۱۳۳۲ھ

ہمارے مطبع میں ہر قسم کی چھپائی نہایت عمدہ اور وعدہ پر ہوتی ہے
المشتہر محمد عبد الحی مالک عثمان پریس چار مینار حیدرآباد

Marfat.com

غلط نامہ مرجع غیب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۴	۴	مولف مقالیا حب قت	مولف مقالیات حب قت
〃	〃	رہیں	ہے
〃	۱۳	بردؔ	بُرد
۵	۱۹	مخزلطے	فخرنظامی
۶	۳	ترکیب ہوئی	ترکیب ہوئی
۷	۴	درمیانی ٹکڑا	درمیانی ٹکڑا
〃	۸	خیرالخطاط	خیر الخطاطؒ
〃	۹	تجربہ کتاب	تحریر کتاب
〃	۱۰	اپنی غلطیاں	غلطیاں
〃	۱۲	جرایا	چڑآیا
۹	۱۹	مرجوع	مرجوح
۱۰	۶	امۃ	امتہ
۱۱	۵	اُس	اِس
۱۲	۷	الا	الاہو
〃	۷	فی غدا	فی غدٍ
〃	۱۴	احاطۃ	احاطہ
۱۴	۱۴	متنفی	منتفی
〃	۱۷	الغزبیۃ	الغویۃ
۱۵	۱	جاری	پروازی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۱۵	۱۸	التعلم	التعلیم
۱۷	۱۶	برگزبدہ	برگزیدہ
۱۹	۵	الایۃ دالہ	الایۃ دالۃ
۲۳	۱۱	انبیارکو	انبیارکا
۲۷	۱۰	سیف	السیف
۲۸	۷	فتاول	فتاودن
۲۷	۵	اس	اس لئے
۳۹	۵	حضرب عمر	حضرت عمر
۴۰	۱۰	وتری	اتری
۴۱	۱۹	زکھی	رکھی
〃	۴	اُنجہ	آنجہ
۴۳	۱	مزرار	مزار
۴۵	۳	سؤلھو	سوالھم
〃	۱۰	لبیل	ببیل
۴۶	۳	نھا	تھا
۵۱	۵	الدنہ	الدنیہ
۵۲	۲	هوالنبے	هوالنبی
۵۷	۱۹	دناالنبے	نباالنبی
۵۸	۳	النبے	النبی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۵۸	۱۰	حیانہ	حیاتہ
۵۹		حانب	جانب
۶۲	۶	آتین	آیتین
۶۹	۲	بھی	یہی
۷۷	۹	زوایۃ	زاویۃ
〃	۱۹	ابجت	اصحت
۷۸	۱	ابجت	اصحت
〃	۴	بیترادرن	بیترادرون
〃	۳	کافی	کانی
〃	۴	کافی	کانی
۸۴	۱۹	مہ	منہ
۸۶	۶	عندالنبے	عندالنبی
۸۷	۵	مناقق	منافق
〃	۶	〃	〃
〃	۱۷	الناھم	الناہد
۸۹	۲	[illegible]	[illegible]
〃	۶	خبیر	خیبر
〃	۸	عدوا	عذروا
۹۴	۱۴	منید	مسند
۹۷	۱۲	مبیح	تلقیح
۹۸	۴	قیب	غیب

Marfat.com

اطلاع

دفتر اشاعۃ العلوم میں بغرض افادت قومی کتب دینیہ [illegible]
چنانچہ کتب مندرجہ نقشۂ ذیل اصلی لاگت پر دفتر مجلس اشاعۃ العلوم [illegible]
میں ملتے ہیں اور کتبخانہ دائرۃ المعارف واقع چھتہ بازار میں بھی کتب مذکورہ [illegible]
منظور ہو ہر دو جگہ سے خرید فرما سکتے ہیں۔

فہرست کتب طبع شدہ مجلس اشاعۃ العلوم مع صراحت قیمت [illegible]

نمبر	نام کتاب	نام مصنف	فن	قیمت	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱	خدا کی قدرت	حضرت مولانا مولوی محمد انوار اللہ صاحب قبلہ	استمداد اولیا	۲ مر	
۲	مکارم الحنفیہ	مولوی حفیظ اللہ خاں صاحب	تنبیہ [illegible]	۳ر۴ مر	
۳	السمع الاسمع	مولوی احمد مکرم صاحب چریاکوٹی	خطبہ	۱۰ مر	
۴	سرمایۂ نجات	مولوی عبد الجلیل صاحب نعمانی	فقہ	۳ر۹ مر	
۵	نقشۃ الوراد الفرائض	مولوی فتح الدین صاحب ازہر	[illegible] الفرائض	[illegible]ر۶ مر	
۶	نقشہائے فقہ	مولوی عبد اللہ صاحب مولوی فاضل	فقہ	۶ مر	
۷	خطبۂ میلاد النبی	مولوی سجاد مرزا بیگ صاحب	خطبہ	۳ر	
۸	العروۃ الوثقیٰ عربی	مولوی سید غلام محمد برہان الدین صاحب [illegible]	میلاد شریف	۵ر	
۹	الوسیلۃ العظمیٰ عربی	ایضاً	”	۴ر	
۱۰	زاد السبیل الی دار الخلیل	مولوی سعد اللہ صاحب	مناسک حج وغیرہ	۴ر	
۱۱	مقاصد الاسلام حصۂ پنجم	حضرت مولانا مولوی محمد انوار اللہ صاحب قبلہ	اخلاق	۱۲ر	
۱۲	اعظم التجوید	مولوی سلامت اللہ صاحب	تجوید	۱۰ر	
۱۳	سفرنامہ حرمین شریفین	مولوی محی الدین حسین صاحب مولوی	سفرنامہ حج	۱۲ر۲ مر	
۱۴	احسن التوضیح فی مسئلۃ التراویح	مولوی مشتاق احمد صاحب انبیٹوی	فقہ	۱ر۳ مر	

المعلن

حافظ محمد ولی الدین مہتمم مجلس اشاعۃ العلوم

Marfat.com